www.kitabmart.in

دفتر امامیہ مشن - حسین آباد - لکھنؤ

امامیہ مشن لکھنؤ کا
پانچوان تبلیغی رسالہ

عورت اور تعزیہ

مطبوعۂ سرفراز قومی پریس
وکٹوریہ اسٹریٹ - لکھنؤ

قیمت چار آنہ

www.kitabmart.in



www.kitabmart.in

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

اے قوم جواب دے خدا کی طرف سے پکارنے والے کا

برادران ایمانی سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

امامیہ مشن کی خدمات آپ حضرات کی نظرون سے پوشیدہ نہین ہین اگر آپ اس کام کو ضروری خیال فرماتے ہون تو پھر ہماری کسی ممکن امداد سے دریغ نہ فرمائیے اور کم سے کم ممبر ہی بنکر ہماری تقویت کا سبب بنیئے۔ جو حضرات ایک روپیہ سالانہ چندہ مرحمت فرمادین گے انکو ممبر بننے کے بعد جو رسالہ شایع ہوگا وہ نصف قیمت پر دیا جاویگا اور جو حضرات پانچ روپیہ سالانہ چندہ مرحمت فرمادین کے اُن کو کل رسائل جو اب تک شایع ہو چکے ہین و نیز جو آیندہ شایع ہون گے بلا قیمت ارسال کیے جاوینگے۔ فقط

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین عفی عنہ،
آنریری جنرل سکرٹری۔
امامیہ مشن۔ حسین آباد۔ لکھنؤ

www.kitabmart.in

فہرست مضامین رسالہ "اصول دین و قرآن"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	قرآن مین اصول دین کی تصریح	۸
۲	احادیث رسولؐ سے مدعا کی تائید	۱۵
۳	مرزا صاحب قادیانی کے تصریحات	۲۰
۴	اصول دین کا حقیقی معیار	۲۶
۵	مسئلہ امامت کی مختصر تحقیق	۲۸
۶	عدل و امامت کا قرآن سے ثبوت	۳۷
۷	ایمان باللہ کی تحقیق	۳۸
۸	قرآن مین عدل و توحید کا مساوی بلیہ	۴۹
۹	عدل کی حقیقت	۵۰
۱۰	آیات قرآن کا متفقہ فیصلہ	۵۲
۱۱	اصول دین اور اصول مذہب کی تشریح	۶۱
۱۲	عقل اور اصول دین -	۶۵

www.kitabmart.in

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳	مسئلہ امامت کی مختصر بحث، امامت کے معنی	۶۷
۱۴	امامت عامہ و خاصہ	۷۳
۱۵	امامت اور حسکم عقل	۷۴
۱۶	جعل الٰہی اور نص فعلی	۷۵
۱۷	نص خدا اور فعل رسولؐ	۷۹
۱۸	احادیث ثلاثہ کی وقعت	۸۳
۱۹	امامت ائمہ اثنا عشر کے قرآنی نظائر	۸۸
۲۰	امامت کے متعلق قرآنی ادلّہ	۹۴
۲۱	مرزا صاحب قادیانی اور خلافت حقہ امیر المومنینؑ کا اعتراف	۱۰۱
۲۲	کیا خدا کو ظالمین سے محبت ہے مظلومین سے عداوت ہے خدا کی عمارت کس کس طرح مسمار کی گئی	۱۰۸
۲۳	پہلے جواب پیچھے سوال	۱۱۹
۲۴	برہان عقل یا استقرار	۱۲۵
۲۵	مفہوم عدل کی توضیح	۱۳۲
۲۶	احمدیت کے پایہ کا ارتفاع	۱۳۷
۲۷	عدل کے قرآنی ادلہ اور مشتہر کی پریشانی	۱۴۰

www.kitabmart.in

صوت دین و قرآن

مصنفہ

سرکار حجۃ الاسلام سید العلما مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر مدظلہ العالی

www.kitabmart.in

امامیہ مشن لکھنؤ کی پانچوین دینی خدمت

اور

اُسکی ضرورت

عام برادران اسلام نے اصول دین سے عدل و امامت کو خارج کر دیا ہے اور وہ عدل کے تو سرے سے منکر ہی ہو گئے ہین اور اُنکا خیال ہی کہ خدا کے لئے عادل ہونا ضروری نہین ہی اور امامت کو وہ ایک فروعی چیز قرار دیتے ہین، اسکے برخلاف ہمارے فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک عدل و امامت دونون اصول دین مین داخل ہین اور انکا اعتقاد ضروری ہی اور اس وجہ سے یہ مسئلہ اکثر حلقون مین مورد توجہ سمجھا جاتا ہی کہ عدل و امامت کے اصول دین مین سے ہونیکی کیا دلیل ہی اور نیز خداوند عالم کے عادل ہونیکے معنی کیا ہین اور شاہدات عالم کی بنا پر عدل الٰہی کے خلاف جو توہمات پیدا ہوتی ہین اُنکا حل کیا ہی۔ چنانچہ چار برس قبل مدرسۃ الواعظین کے جلسۂ سالانہ منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر جماعت احمدیہ کیطرف سے ایک اشتہار شایع ہوا تھا جسمین علمائے شیعہ کو مخاطب کرکے شیعی فرقہ کے معتقدہ اصول دین پر اعتراضات کئے گئے تھے جس کے بعد اس بحث کا سلسلہ شروع ہوا اور اس سلسلہ مین حضرت شیخ العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ کے قلم سے تین زلزلہ افگن مضامین متواتر شایع ہوئے جنھون نے شکوک و اعتراضات کے قلعہ کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیا۔ چونکہ یہ مضامین مدرسۃ الواعظین کے مؤقر رسالہ الواعظ مین متفرق طور پر شایع ہوئے تھے اور عام طور سے لوگ اُنپر مطلع نہین ہین اور یہ اعتراضات آجکل بھی گوش زد ہوتے ہین اس لئے مصنف علام دام ظلہ کی اجازت سے ہم ان مضامین کو یکجا شایع کرتے ہین

سید ابن حسین سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ

www.kitabmart.in

نقل اشتہار منجانب جماعت احمدیہ لکھنؤ

جماعت احمدیہ لکھنؤ

کے خوشی کی اُس وقت سے انتہا ہی نہین رہی جب سے اُسکو یہ علم ہوا کہ مدرسۃ الواعظین کا سالانہ جلسہ (۱۴) ۱۵، ۱۶ جنوری ۲۸ء کو منعقد ہو گا چونکہ بفضلہ تعالیٰ یہ مجمع اہل علم کا ہی جسکی ادنیٰ بزرگی کا مرتبہ اُسکے سامعین کے عظمت و وقار سے اندازہ ہو سکتا ہے جسمین شرفاء، بنجبا، وکلاء، علما، نوابین، والیان تک جلوہ افگن ہین؛

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علماء کی پیشگاہ عالی مین باادب عرض کیا جائے کہ قرآن کریم نہایت شد و مد سے صرف پانچ چیزون کا نام لیکر اُسپر ایمان لانے کی تاکید کرتا ہے اور وہ پنجتن پاک یہ ہین۔ **توحید، رسالت، کتب، ملائکہ، معاد** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انھین پانچ چیزون کو قرآن کریم نے بتایا ہے اور انھین پانچ باتون پر آپ کا ایمان تا وفات رہا جسکو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به فقد اهتدوا لیکن اس ایمان کے خلاف ایمان رکھنے والے کو خدائے تعالیٰ نے فقد ضل ضلالا بعیدا فرمایا ہے اب اس کے علاوہ اگر کوئی اور چیزون پر ایمان رکھے اور نہایت ہی عمدہ کام کرے حتیٰ کہ محبت اہل بیت علیہ السلام ہی کی کیون نہ ہو یا اعمال فریضہ ہی کیون نہون وہ سب کے سب بیکار و خبط ہو جائینگے

www.kitabmart.in

اُنکا کوئی بدلہ نہ ملے گا جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین لیکن حضرات اثنا عشر صاحبان نص مبین کے خلاف ایمان کی یون تعلیم فرماتے ہین، توحید، عدل، نبوت، امامت قیامت، اب جائے تعمق ہے کہ یہ تعلیم سلیم ہمکو کہان سے دی جاتی ہے جسکا تذکرہ قرآن کریم مین کسی رنگ مین بھی نہین پایا جاتا ہے پس اس اختلاف وبعد کا ثبوت علمائے اہل دانش سے طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ معاملہ ایمان کا ہے جسپر تمام کمال انسانی کے حاصل کرنے کا منتہا ہے،

اس مقام پر صرف لفظ امامت کو دریافت کرنا ضروری ہے اسلیئے کہ وہ غیر نبوت ہے اسپر قرآن حمید مین ایمان لانا کہان مسطور ہے جو یہان ایمانیات مین مستغرق کیا جائے اسلیئے کہ نبی کریم صلوات اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کو مسلمان بنایا تو اسکو آپنے اسی ایمان کی تلقین فرمائی جسکو قرآن کریم نے ظاہر فرمایا ہے اور اس ایمان لانیوالے کو بھی سخت ہدایت فرمائی کہ خبردار بجز نبیون کے کسی غیر نبی پر ایمان نہ لانا، مگر اس جگہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جونہی آپکی وفات ہوتی ہے فوراً ہی اشاعت ہوتی ہے کہ جبتک امامت پر جو غیر نبوت ہے ایمان نہ لاؤگے اُسوقت تک باب خلد کا منہ نہ دیکھوگے گویا عہد نبوی کے مسلمانونکا ایمان اور تھا اور بعد وفات آپکے مسلمانونکا ایمان اور ہے العجب ثم العجب ہان یہ بات سچ ہے کہ نبیون کی اصطلاح میں لفظ امامت سے مراد نبوت ہی ہوا کی ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے ووھبنا لہ اسحق ویعقوب اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا

www.kitabmart.in

کہ حضرت ابراہیم کی امامت سے مراد نبوت تامہ ہی تھی لیکن موجودہ ساختہ عقیدہ
کی رو سے اس امت مرحومہ اور انتخاب شدہ میں ایسے ائمہ طاہرین کا دروازہ بند ہے
جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں،

(۱) یہ کہ امت محمدیہ تمام کی تمام ظالم ہو گئی ہے جس وجہ سے اول ذریت ابراہیم
علیہ السلام کا سا امام آخری ذریت ابراہیم میں برپا نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کا عہد
ظالموں کو نہ پہونچے گا، اور ایسا فرمانا ہتک اہل بیت کی ہو گی،

(۲) یا یہ تکلف قبول فرمائیے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں اس وجہ سے انکے
بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا تھا اہل بیت علیہ السلام کیوں کر نبی ہو سکتے تھے تو یہ جرأت
ایک طرفہ کار ہو گی کہ بعد خاتم النبیین کے نبی اسرائیل کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نبی ہو کر
مبعوث ہوں اور امت محمدیہ میں آکر وہ کام کریں کہ جو خاتم النبیین اور خیبر شکن جناب امیر
علیہ الصلوٰۃ سے نہ ہو سکیں روے زمین سے کفر مٹا دینا اور تمام دنیا کا ایک مذہب کر دینا
لیکن خاتم النبیین انکے مبعوث ہونے سے پھر بھی مانع نہیں آتا۔ مگر وائے قسمت کہ امام ظہور
علیہ السلام خاتم النبیین کی رو سے نبی نہیں ہو سکتے، اور آپ خوشی سے اسکا اقبال
فرما رہے ہیں۔

ایسی صورت میں حضرات فرمائیں کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہونگے جبکہ بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نبی مبعوث ہو رہا ہے، ہمارے اس مطالبہ میں کسی
ذی شعور کا یہ فرمانا قابل مسموع نہ ہو گا کہ حضرت عیسیٰ پہلے نبی ہو چکے ہیں اس لئے انکا

www.kitabmart.in

مانع خاتم النبیین نہین ہوسکتا تو واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کی
قید لگاکر پہلے ہی نبیون کو روکا ہے ورنہ حضرت عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول
و آخر نبی ہونگے اور انکی نبوت اور وحی ہمارے لئے متاع ہوگی جو مخالف نص صریح ہی
عرض یا تو آپ امامت کو مثل امامت اسحٰق و یعقوب تسلیم فرمائیے تب انکو داخل ایمانیات کیجئے
اور پھر ہم کو انکی وہ وحی الٰہی دکھلائیے جو اُن پر نازل ہوئی ہو جس مین خدائے تعالیٰ نے
اُنکو نبی کہکر پکارا ہو، اور ائمہ علیہم السلام نے اس وحی کی اشاعت کی ہو اور لوگون کو انپی
نبوت کی دعوت دی ہو ورنہ خالی آپکا اونکو نبی یا نبیون سے افضل فرمانا مفید اذہان
عقلا کے نہ ہوگا۔

تتمۂ کلام یہ ہی کہ ابطال کے لئے صرف یہ ہی کافی ہی کہ آپ نے جو کہ ایمان تراشا ہے اُسکا
وجود تمام قرآن شریف مین نہین ہے اور نہ آجتک کسی کتب سماویہ مین غیر نبی پر ایمان
لانا پایا جاتا ہی، فرمائیے آپنے یہ ایمان کہان سے پایا ہی جسکی نفی قرآن شریف کر رہا ہی اور
کہہ رہا ہی کہ اسکے خلاف ایمان رکھنے والے کے اعمال حبط ہونگے اور نہ صرف اعمال ہی
حبط ہونگے بلکہ ایسے لوگون کے لئے قرآن کا فیصلہ ہے، یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا
باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل ومن
یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلالا بعیدا۔

خاکسار حسام الدین احمد احمدی اکبر آبادی ثم بشیرت گنج لکھنؤ

۱۴ر جنوری سنہ ۲۹ء

www.kitabmart.in

جناب مشہر صاحب کا وہ خط جو جناب مولانا قاسم علیہ صاحب سابق مدیر الواعظ مرحوم کو لکھا تھا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کو اپنے اعتراضات پر کتنا اعتماد ہے اور وہ اونکو کس درجہ ناقابل جواب خیال کرتے ہین۔

مکرمی اڈیٹر صاحب الواعظ دام اقبالہم

السلام علیکم۔ عید مبارک، قبلہ ماہ رجب واقعہ نگاری مین صرف ہوا ماہ صیام اطاعت گذاری مین گذر گیا، مگر حسب وعدہ آنجناب اشتہار کا جواب آپکی طرف سے نہ موصول ہوا۔ آج قبلہ وکعبہ مداح شاہ زمن سید سبط حسن صاحب کو پھر خط لکھ رہا ہون متوقع ہون کہ جناب میرے جواب کی طرف التفات فرمائینگے۔

اڈیٹر صاحب سہیل مین کو بھی ذریعہ تحریر توجہ دلاتا ہون خدا کرے کہین وہی جرات کر جائین مگر امید نہین انشاء اللہ کل نواب صاحب رامپور کو بھی ایک رجسٹری بھیجتا ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتے ہیں ورنہ ایک تحریک اور اخبارون کے ذریعہ کر کے انشاء اللہ ایک مستقل ٹریکٹ مفت تقسیم کرون گا آپکی طرف سے امید ہے کہ جواب شایع وذایع ہو جائے زیادہ والسلام خیر ختام مرزا حسام

۲ر اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

www.kitabmart.in

اُصولِ دین اور قرآن (۱)

نمبر ۱

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین

تحقیق مذہب اچھی چیز ہے اگر انصاف کے ساتھ ہو، ہمارے سامنے مذہب شیعہ کے اصول پر معترضانہ سوال پیش کیا جارہا ہے کہ "قرآن کریم صرف پانچ چیزوں کا نام لیکر اُسپر ایمان لانیکی تاکید کرتا ہے اور وہ پنجتن پاک یہ ہین توحید، رسالت، کتب، ملائکہ معاد، پھر مذہب شیعہ کے اصول مین یہ پانچ چیزین کیونکر قرار دی گئی ہین کہ توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت یہ تعلیم اُس ایمان کے خلاف ہی جسکی قرآن نے تعلیم دی ہے"

ہم اس اعتراض کے بنیادی مطالب پر ایک تحقیقی نظر ڈالنا چاہتے ہین، خدا کرے کہ اصل اعتراض خوش نیتی اور انصاف پر مبنی ہو ورنہ عالم کی دلیلین اور دنیا کے حجج وبراہین بیکار ہین،

قرآن مین اصول دین کی تصریح

توحید ونبوت ومعاد باجماع امت اصول دین مین داخل ہین اور کوئی مسلمان اس سے

(۱) الواعظ لکھنؤ جولائی ۲۸ء ج، نمبر

www.kitabmart.in

انکار نہین کرسکتا مگر کیا قرآن مجید سے کوئی ایسی آیت پیش کیجاسکتی ہے جو صاف صاف ان چیزون کو اصول دین مین داخل کرتی ہو، یقینا اگر تمام قرآن کی صفحہ گردانی کیجائے اور حفاظ قرآن کی جماعت بیٹھکر ایک ایک آیت کا ورد کرے تب بھی کوئی آیت ایسی پیش نہین کی جاسکتی جس مین بتایا گیا ہو کہ توحید نبوت معاد اصول دین مین داخل ہین اگر کوئی آیت قرآن مین موجود ہو تو پیش کی جائے، ہم بہت اشتیاق سے منتظر ہین۔

معترض کی پیش کردہ آیت پر ایک نظر

سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا جاتا ہی وہ یہ ہی کہ قرآن مین پانچ چیزون پر ایمان کو خصوصیت سے بتایا گیا ہے وہ آیت یہ ہی یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا (سورۂ نساء) اس آیت مین پانچ چیزون کو اصول دین بتلایا گیا ہے لہذا جو شخص اس سے زیادہ کسی چیز کا عقیدہ رکھے وہ من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ کا مصداق ہے"

اس بات کو جانے دو کہ من یکفر بالایمان کے معنی یہ ہین "جو شخص ان چیزونکا انکار کرتا ہے اُس کا عمل حبط ہوگا" نہ یہ کہ جو ان چیزون کے اعتقاد کے ساتھ کسی اور چیز کا اعتقاد بھی رکھے اُسکا عمل رائیگان کردیا جائیگا" لیکن معترض سے یہ سوال ہے کہ کیا جس چیز پر قرآن مین ایمان کی ہدایت کی گئی ہو یا جس چیز کے کفر پر ملامت کی گئی ہو

www.kitabmart.in

وہ اصول دین مین داخل ہے، اگر یہ معیار تسلیم کرلیا جائے تو ہم اصول دین آپکو گنوائے دیتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ آپ کے مذکورہ اصول کے علاوہ کتنی چیزین قرآن سے ثابت ہوجاتی ہین،

پہلی آیت - صفحہ اُلٹنے کی ضرورت نہین سورۂ بقر کی دوسری آیت ملاحظہ ہو،

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اس کتاب (قرآن) مین کسی شک کی گنجائش نہین، یہ ہدایت کا ذریعہ ہر اُن باتقوی لوگون کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور جو کچھ ہمنے انکو دیا ہے اُسمین سے انفاق کرتے ہین اور وہ کہ جو ایمان لائے ہین اُس کتاب کے ساتھ جو تم پر نازل ہوئی ہے اور تمھارے قبل اُتری تھی اور آخرت کے ساتھ یقین رکھتے ہین۔

اس آیت مین معترض کے متذکرۂ بالا پانچ اصول کے علاوہ غیب پر ایمان کا بھی تذکرہ ہے، اگر بعض اکابر مفسرین کی موافقت مین غیب کے معنی امام غائب کے مان لئے جائین تو پھر فیصلہ ہے، معترض کی محنت پر بالکل پانی پھر جائیگا اور امامت اصول دین مین ثابت ہوجائے گی لیکن مگر اس سے قطع نظر کیا جائے تب بھی اصول خمسہ کے علاوہ ایک چھٹی چیز (غیب) ثابت ہوگئی اور لطف یہ ہے کہ اسی کے بعد صاف اعلان کیا گیا ہے کہ

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

www.kitabmart.in

(یعنی) یہ لوگ جو مذکورۂ بالا چیزون پر ایمان لاتے ہین یہی اپنے پروردگار کیطرف سے ہدایت پر ہین اور یہی نجات پانے والے ہین" جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان کا معیار یہی چیزین ہین۔

دوسری آیت ان الذین لایؤمنون بایات اللہ لایھدیھم اللہ ولھم عذاب الیم (سورہ نحل)

جو لوگ خدا کے آیات پر ایمان نہین لاتے اُنکو خدا ہدایت نہین کرتا اور اُنکے لئے عذاب دردناک مقرر ہے۔

اس مضمون کے آیات بہت ہین جن مین آیات قرآن پر ایمان کی دعوت دی گئی یا اُسکے کفر پر تہدید کی گئی ہے قل یا اھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ (سورۂ آل عمران) ان الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیھم نارا (سورۂ نساء) باء والغضب من اللہ وضربت علیھم المسکنۃ ذلک بانھم کانوا یکفرون بایات اللہ (سورۂ آل عمران) انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون بایات اللہ (سورۂ نحل) یاعباد لاخوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین (سورۂ زخرف) واذا جاءک الذین یؤمنون بایاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (سورۂ انعام) رحمتی وسعت کل شئ فسا کتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ھم بایاتنا یومنون (سورۂ اعراف) ان الذین ھم من خشیۃ ربھم مشفقون والذین ھم بایات ربھم یومنون (سورۂ مومنون) کفروا

www.kitabmart.in

بایات اللہ فاخذھم اللہ بذنوبھم (سورۂ انفال) ذلک جزاءھم بانھم کفروا بایاتنا (سورۂ اسرا) اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم (سورۂ کہف) وکذلک نجزی من اسرف ولم یومن بایات ربہ ولعذاب الاخرۃ اشد وابقی (سورۂ طٰہٰ)

یہ توہم کیا جاسکتا ہے کہ خدا کی آیات پر ایمان کتب پر ایمان کا مرادف ہے نئی چیز نہیں لیکن یہ توہم درست نہیں ہے کیونکہ اول تو آیات الٰہیہ کے معنی ہیں خدا کی نشانیاں جس سے مراد معجزات وعجائب قدرت ہیں۔ لہذا ایمان بالکتب سے کوئی ربط نہیں ہے، دوسرے اگر تسلیم کرلیا جائے کہ اس سے مراد آیات لفظیہ ہیں تب بھی ایمان بالکتب سے مراد یہ ہے کہ اجمالی طور سے اعتقاد رکھے کہ مثلاً توریت وانجیل وزبور خدا کی طرف سے نازل ہوئی کتابیں ہیں لیکن ایمان بالآیات سے مضامین آیات الٰہیہ اور انکے مطالب کا اعتقاد مراد ہے، ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے، دیکھو یہ ساتویں اصل ہے جس کو قرآن بتلا رہا ہے۔

تیسری آیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلماتہ (سورۂ اعراف)

ایمان لاؤ خدا کے ساتھ اور اسکے اُس نبی امّی رسول کے ساتھ جو خدا پر اور اُسکے کلمات پر ایمان لائے ہوئے ہے

اس آیت میں اُن پانچ چیزوں کے علاوہ کلمات خدا پر ایمان لانیکا ذکر ہے

www.kitabmart.in

چوتھی آیت قل ارایتم ان اتاکم عذابہ بیاتا او نھارا ماذا یستعجل منہ المجرمون اثم اذا ما وقع امنتم بہ الآن وقد کنتم بہ تستعجلون (سورۂ یونس)

کہو کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر عذاب خدا شب یا روز مین کسی وقت تم پر آجائے تو کونسی چیز وہ تھی جس کے لئے گناہ گار جلدی کرتے تھے؟ کیا بعد اسکے کہ عذاب آگیا اُسکے ساتھ ایمان لاتے ہو؟ اب اُس پر ایمان لاتے ہو؟ حالانکہ اسی کے لئے تم جلدی کرتے تھے،

اس آیت مین عذاب خدا پر ایمان نہ لانیوالون کو تنبیہ کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ بعد از وقت ایمان لانے سے کوئی فائدہ نہین، یہ نوین چیز ہے۔

پانچوین آیت افبالباطل یومنون وبنعمۃ اللہ ھم یکفرون (سورۂ نحل)

کیا یہ لکفار باطل پر تو ایمان لاتے ہین اور خدا کی نعمت کے ساتھ کفر اختیار کرتے ہین،

اس مضمون کی آیتین متعدد ہین جنمین نعمات خدا کے کفر پر عذاب سے ڈرایا گیا ہے افبالباطل یومنون وبنعمۃ اللہ یکفرون (سورۂ عنکبوت)

ضرب اللہ مثلا قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیھا رزقھا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (سورہ نحل)

یہان خدا کی نعمت پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے کیا یہ اُن پانچ چیزون

www.kitabmart.in

کے علاوہ نہین ہے؟

آیات مذکورہ سے معترض کے بیان کئے ہوئے اصول خمسہ "توحید، رسالت، کتب، ملائکہ، معاد" کے علاوہ پانچ چیزین اور ثابت ہوئین (۱) غیب (۲) آیات آفاقیہ یعنی معجزات وعجائب قدرت (۳) کلمات خدا (اس کی تفسیر عموماً مخلوقات آفاقیہ سے ہوئی ہے اور ایک تفسیر کی بناء پر مخصوص مقرب بندے خدا کے مراد ہین انبیاء ورسل کی قید نہین تاکہ کہا جائے یہ رسالت کی طرف راجع ہی) (۴) عذاب خدا۔ (۵) نعمات آفاقیہ،

اگر معرفت رکھتے ہو تو امام کو سب سے بڑی نعمت خدا کی سمجھو اسلئے کہ دنیاوی نظام زندگانی کے علاوہ حیات ابدی اُسکے وجود پر موقوف ہے اور اتممت علیکم نعمتی کہکر خدا نے بھی اُسپر نعمت کا اطلاق کیا ہے پھر تو نعمات آفاقیہ کے ذیل مین مذکورۂ بالا آیات مبارکہ صاف صاف امام پر ایمان لانے کی دعوت دینگے اور اپنا مذکورۂ بالا اصول کہ جس پر ایمان کو خدا نے بتلایا وہ اصول مین داخل ہے جاری کرو تو امامت کا اعتقاد تم کو اصول دین مین دکھلائی دیگا،

ایک مذکورہ کا نتیجہ ان مسلسل آیات کے نقل کرنے سے ہماری غرض دو باتون کا ثابت کرنا تھا جو ہر بابصیرت پر واضح ہین۔

(۱) معترض کا خیال کہ سوائے توحید ورسالت وکتب وملائکہ ومعاد کے کسی چیز پر ایمان رکھنا جائز نہین ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کسی چیز کا اعتقاد رکھے

www.kitabmart.in

وہ من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ کا مصداق ہے" خود قرآن مجید کی رو سے باطل ہو گیا اور معلوم ہوا کہ خود کلام الٰہی نے علاوہ ان پانچ چیزوں کے بعض اشیاء پر ایمان کی ہدایت کی ہے، لہذا یہ کلیہ درست نہیں ہے،

(۲) معلوم ہوا کہ اصول دین کا معیار یہ نہیں ہے کہ جس چیز پر ایمان کا خدا نے حکم دیا یا جسکے انکار پر تہدید کی ہو وہ اصول دین میں داخل ہو ورنہ پانچ اصول دین کے بجائے دس اصول دین کا اقرار کرنا پڑیگا جو تمام عالم اسلامی کے مسلمہ کے خلاف ہے۔

احادیث رسول سے ہمارے مدعا کی تائید

معترض کا خیال ہے کہ گذشتہ پانچ اصول کے علاوہ کسی چیز کو ایمان میں دخل نہیں ہو سکتا، اگرچہ محبت اہلبیت یا کوئی اور عمل فریضہ کیوں نہ ہو لیکن رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احادیث ہم کو معترض کے ساتھ ہم آواز نہیں ہونے دیتے لطف یہ ہے کہ معترض صاحب نے بہت سادگی کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کو مسلمان بنایا تو اسکو آپ نے اسی ایمان کی تلقین فرمائی جس کو قرآن کریم نے ظاہر فرمایا ہے اور اس ایمان لانے والے کو بھی سخت ہدایت فرمائی کہ خبردار بجز نبیوں کے کسی غیر نبی پر ایمان نہ لانا"

اگر مذکورۂ بالا عبارت معترض کی نہ ہوتی تو ہم کو کبھی احادیث رسول کے پیش کرنے

www.kitabmart.in

کی جرأت نہوتی کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ وہ حسبنا کتاب اللہ کی رو سے سوائے قرآن کے کسی چیز کو سننا پسند نہ کرینگے لیکن اس عبارت نے ہم کو جرأت دلائی کہ ہم کتب حدیث واخبار پر بھی ایک سرسری نظر ڈالین۔

اب ذیل کے احادیث پر مسلسل نظر ڈالو اور دیکھو کہ رسولؐ نے علاوہ گذشتہ پانچ باتون کے کسی شئے کو ایمان مین دخیل بتایا ہے؟

پہلی حدیث عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایؤمن لحدکم حتی اکون احبّ الیہ من ولدہ و والدہ والناس اجمعین ۵

انس سے روایت ہی کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص مومن نہین ہوسکتا تاوقتیکہ میری محبت اُسکو باپ اور اولاد اور تمام خلق سے زیادہ نہو۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم دونون نے صحیحین مین وارد کیا ہی،

دوسری حدیث۔ حافظ بیہقی اور ابوالشیخ اور دیلمی نے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا،

لایومن عبد حتی اکون احبّ الیہ من نفسہ وتکون عترتی احب الیہ من عترتہ وتکون اھلی احب الیہ من اھلہ وتکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ

کوئی بندہ خدا مومن نہین ہوسکتا تاوقتیکہ مین اُسکو اُسکے نفس سے زیادہ اور میری اولاد اوسکی اولاد سے زیادہ اور میرے اہلبیت اسکے اہلبیت سے زیادہ اور میری ذات اُسکی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو،

www.kitabmart.in

تیسری حدیث ۔ حضرت رسول ؐ نے عباس بن عبدالمطلب سے ایک موقع پر ارشاد فرمایا۔

لا یدخل قلب رجل الایمان حتی	کسی شخص کے دل مین ایمان نہین
یحبکم اللہ ورسولہ	داخل ہوسکتا تاوقتیکہ تم لوگون کی محبت

خدا اور اُسکے رسول کی خاطر نہ رکھتا ہو" اس روایت کو حافظ سخاوی نے روایت کیا ہے

چوتھی حدیث مابال اقوام یتحدثون	کیا حال ہے اُن لوگون کا جو باتین کرتے
فاذا رأوا الرجل من اھلبیتی قطعوا	کرتے ادہر میرے اہلبیت مین سے کسی کو
حدیثھم واللہ لا یدخل قلب رجل	دیکھ لیتے ہین باتین موقوف کردیتے ہین
الایمان حتی یحبھم اللہ ولقرابتھم منی،	خدا کی قسم کسی شخص کے دل مین ایمان نہین

پہونچ سکتا تاوقتیکہ خدا کی خاطر اور میری قرابتداری کے پاس سے ان لوگون کی محبت نہ رکھتا ہو،

علامہ سیوطی نے خصائص کبریٰ مین اس روایت کو نقل کیا ہے،

پانچوین حدیث واللذی نفسی بیدہ	خدا کی قسم یہ لوگ جنت مین نہین پہنچسکتے
لا یدخلون الجنۃ حتی یؤمنوا ولا	تاوقتیکہ ایمان نہ لائین اور ایمان حاصل
یؤمنون حتی یحبوکم للہ ولرسولہ	نہین ہوسکتا تاوقتیکہ خدا اور رسول کی خاطر
	سے تمھاری محبت نہ رکھین،
چھٹی حدیث واللذی نفسی بیدہ	خدا کی قسم کوئی شخص ایمان نہین لاسکتا تاوقتیکہ

www.kitabmart.in

لایومن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی۔

مجھے دوست نہ رکھے اور مجھے دوست نہین رکھ سکتا مگر یہ کہ میرے والون کو (اہلبیت کو) دوست رکھے،

ان تمام روایات کو علامہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ مین بھی نقل کیا ہے یہ احادیث کہ جنکو حفاظ و محدثین نے اپنے صحاح و مسانید مین درج کیا ہے اور جنمین سے بعض صحیحین مین بھی مذکور ہین صاف بتلاتے ہین کہ محبت رسولؐ و اہلبیت ارکان ایمان مین داخل ہے۔ اسکے بعد معترض کا یہ کہنا کہ رسولؐ نے ایمان کی تلقین مین کبھی کسی چیز کا علاوہ پانچ چیزون کے ذکر نہین فرمایا کہانتک وقعت رکھ سکتا ہے۔

رہ گیا یہ خیال کہ رسولؐ جب کسی کو مسلمان بناتے تھے تو سوائے ان پانچ چیزوں کے کسی بات کا تذکرہ نہ کرتے اس بنا پر قابل وقعت نہین کہ رسالتمآبؐ کا طریقہ تبلیغ یہ تھا کہ ارکان ایمان تدریجی طور پر بتلایا کرتے تھے ورنہ وہ جاہل عرب جو آج بھی کل کی بات ہی بتون کے سامنے سر تسلیم خم کیئے ہوئے چلا آرہا ہی اور اپنے عیش و عشرت مین مذہب کے قیود سے آزاد تھا اُسپر اگر ایکا ایکی بہت سی پابندیان عائد ہوجائیں تو یقیناً وہ اس بار کو قبول نہین کرسکتا رسول کے اوائل زمان بعثت پر نظر کرو تاریخ و حدیث بتلائیگی کہ رسول کا تبلیغی اعلان صرف اتنا تھا قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا بس خدا کو ایک مان لو نجات پاؤگے، تو کیا کہا جاسکتا ہے کہ ایمان صرف توحید کا نام ہے اسکے بعد بھی جب حضرت نے تبلیغ فرمائی تو یہی تدریجی اصول جاری رہا معترض صاحب پانچ چیزون کو اصول دین تسلیم کرتے ہین لیکن ہم مشاق ہین کہ وہ کوئی واقعہ ایسا

www.kitabmart.in

پیش کرسکین جہان حضرت رسولؐ نے کسی نومسلم کو ان پانچ چیزون کی تعلیم دی ہو جہان
واقعات بتلاتے ہین حضرت ان نومسلمین کو صرف توحید و نبوت کے اعتقاد کو بتلاکر
کچھ عملی عبادات صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ کی ہدایت کردیا کرتے تھے بس، دیکھو صحیح بخاری
حضرت نے فرمایا من شھد ان لا الہ الا اللہ واستقبل قبلتنا وصلّی صلوتنا
واکل ذبیحتنا فذلک المسلم (۲) صحیح بخاری مین ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسالتمآب نے وفد عبد القیس کو ایمان باللہ وحدہ کا حکم دیا پھر فرمایا
اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شھادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ الخ (۳) نیز
امام بخاری نے صحیح مین ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسالت مآب نے معاذ بن
جبل کو مین بھیجا اور فرمایا انک ستاتی قوماً اھل کتاب فاذا جئتھم فادعھم
الی ان یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ فان اطاعوا لک
بذلک فاخبرھم ان اللہ قد فرض علیھم خمس صلوات (۴) صحیح مسلم مین جنگ
خیبر کا تذکرہ کرتے ہوئے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے فرمایا قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ فاذا فعلوا
ذلک فقد منعوا منک دماءھم معلوم ہوا کہ رسالتمآبؐ کے طرز عمل سے یہ نتیجہ نکالنا
کہ اصول دین اسی تعداد مین منحصر ہین بہت بڑی غلطی ہے گذشتہ احادیث سے ثابت
ہو گیا کہ علاوہ اُن پانچ چیزون کے جنکو معترض نے ذکر کیا ہے محبت اہلبیت بھی

www.kitabmart.in

ایمان کا ایک رکن اعظم ہی،

مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات سے معترض کی زبان بندی

اعتراض چونکہ اُس فرقہ کی طرف سے ہی جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حلقہ بگوش ہے لہذا اس موقع پر موضوع کلام کے متعلق مرزا صاحب کے کچھ بیانات کا نقل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، معترض صاحب کا بیان ہے کہ توحید و رسالت، کتب، ملائکہ، معاد ان پانچ چیزوں کے علاوہ کسی چیز کا ایمان جائز نہیں ہے جس کو ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں باطل کر چکے لیکن اب دیکھنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ان پانچ چیزوں کے علاوہ کبھی کسی اور چیز کا ایمان ضرور رکھایا اپنے متبعین کو ہدایت فرمائی یا نہیں، ہم کو اُنکے تصریحات سے اُن اصول خمسہ کے علاوہ کچھ امور ملتے ہیں جن پر ایمان کا اُنکو اعتراف تھا اور اپنے اتباعوں کو بھی تعلیم دی۔

حمامۃ البشریٰ ایک کتاب ہی جو ممدوح نے عربی زبان میں اہل مکہ کی ہدایت کیلئے ۱۳۱۱ھ سنہ میں تصنیف فرمائی ہی اور وہ پنجاب میں شائع ہوئی ہے اور اُس میں ممدوح نے تفصیل سے اپنے عقائد اور تبلیغی تعلیمات تحریر کئے ہیں اُس کا صفحہ ۸ ملاحظہ ہو۔

ان هولاء قد افتروا علیّ وقالوا ان هذا الرجل یدعی انه نبی ویقول فی شان عیسی بن مریم کلمات الاستخفاف	یہ لوگ (علمائے اسلام) مجھ پر افترا باندھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص دعوئی نبوت کرتا ہی اور عیسی بن مریم کی شان میں

www.kitabmart.in

ویقول انہ توفی ودفن فی ارض
الشام ولایؤمن بمعجزاتہ ولا
یؤمن باللہ خالق الطیور ومحیی الاموات
وعالم الغیب وحی قائم الی الان فی
السماء ولایؤمن بان اللہ قد خصہ
وامہ بالمعصومیۃ التامۃ من
مس الشیطان ومن کل ماھو من
لوازم المس ولا یقر بانھما مخصوصان
متفردان فی العصمۃ المذکورۃ
لاشریک لھما فیھا احد من الرسل
والنبیین ویقولون ان ھذا الرجل
لایؤمن بالملائکۃ وتنزلھم ونحو
ویحسب الشمس والقمر والنجوم
اجسام الملائکۃ ولا یعتقد بان
محمدًا خاتم الانبیاء ومنتھی المرسلین
لانبی بعدہ وھو خاتم النبیین
فھذا کلھا مفتریات وتحریفات

اہانت آمیز کلمے کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ وہ مرگئے ہین اور زمین شام
مین دفن ہوئے ہین اور اُنکے معجزات
پر ایمان نہین لاتا اور اس بات پر
ایمان نہین لاتا کہ وہ طیور کے خالق
تھے اور مردون کو زندہ کرتے تھے
اور غیب کی باتون کو جانتے تھے،
اور زندہ اسوقت تک آسمان پر موجود
ہین اور ایمان نہین لاتا اس بات پر
کہ خدا نے اونکو اور اونکی مان کو عصمت
کاملہ کے ساتھ مخصوص کیا ہی اور اقرار نہین
کرتا کہ وہ تمام انبیاء ورسل کی مابین اس صفت کے
ساتھ مخصوص ہین اور کہتے ہین کہ یہ شخص ملائکہ
اور اُنکے آسمان سے اترنے پر ایمان نہین لاتا
اور آفتاب وماہتاب وستارون کو اجسام ملائکہ
خیال کرتا ہی اور حضرت محمد مصطفے کو خاتم الانبیاء
اور آخری رسول کہ جسکے بعد کبھی دین ہو سکتا
نہین مانتا یہ سب باتین میری اوپر افترا ہین

www.kitabmart.in

سبحان ربی ما تکلمت مثل ھذا ان ھو الا کذب واللہ یعلم انھم من الدجالین ۵	سبحان اللہ مین نے کبھی ایسی باتین نہین کہین اور خدا شاہد ہے کہ یہ لوگ دجال ہین۔

اس عبارت سے صاف ثابت ہی کہ علمائے اہل اسلام کا یہ کہنا کہ یہ شخص معجزات عیسیٰ اور اُنکے خلق طیور وغیرہ پر ایمان نہین رکھتا بہتان، افترا، جھوٹ، ہے اور وہ لوگ اسکی وجہ سے دجال سمجھے جانے کے قابل ہین، حقیقۃً وہ لوگ سچ کہتے ہین یا جھوٹ اور واقعًا اِن عقائد کی نسبت مرزا صاحب کی طرف درست ہی یا نہین؟ سچ تو یہ ہے کہ یہ تمام باتین مرزا صاحب کی کتابون سے ثابت ہین اور اُنکے اقوال علمائے اسلام کے مذکورہ بیانات کی دلیل ہین پھر نہ معلوم اُن بیچارون نے کیا قصور کیا کہ وہ کاذب مفتری، دجال بنا دیئے گئے لیکن اس سے ہم کو یہان کام نہین، اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا مذکورۂ ذیل چیزون پر ایمان تھا (۱) حضرت عیسیٰ کے معجزات (۲)، اُنکا خالق طیور ہونا (۳)، اُن کا مردون کو زندہ کرنا (۴)، اُنکا غیب کی باتون سے خبر دینا (۵)، خدا کا اون کو مس شیطان سے معصوم بنانا۔ (۶) حضرت رسولؐ کا خاتم النبیین ہونا اور یہ کہ اُنکے بعد کوئی نبی آنے والا نہین اب معترض صاحب سے پوچھو کہ یہ باتین اُن اصول خمسہ کے علاوہ ہین یا نہین اور جبکہ مرزا صاحب کا ایمان ان باتون پر خود اُنکے اقرار سے ثابت ہے تو وہ من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ کے مصداق ہوئے یا نہین؟

www.kitabmart.in

مرزا صاحب کی صریح ترین عبارت۔ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۹ ملاحظہ ہو،

واذا قیل لھم امنوا بما صرح اللہ	جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ ایمان
فی کتابہ من وفاۃ المسیح وضلالۃ	لاؤ اُس شے کے ساتھ جس کی خدا نے
النصاریٰ بعد وفاتہ لا فی زمن حیاتہ	اپنی کتاب مین تصریح کی ہے یعنی مسیح کی
قالوا انؤمن بمعانی تخالف الاحادیث	وفات اور نصاریٰ کا اُنکی وفات کے بعد
وقد کانوا یعلمون الناس ان الخبر	گمراہ ہوجانا نہ اُنکی زمان حیات مین تو
الواحد یرد بمعارضۃ کتاب اللہ فنسوا	وہ لوگ کہتے ہین کہ کیا ہم ایمان لائین ایسے
ماذکروا الناس وانقلبوا الی الجھل	مطالب پر جو احادیث کے خلاف ہین۔
بعد ما کانوا عالمین۔	حالانکہ تمام لوگ جانتے ہین کہ خبر واحد

کتاب خدا کے مقابلہ مین رد کردی جاتی ہے، یہ لوگ بھول گئے اُس چیز کو جو لوگون کو یاد دلائی گئی تھی اور جہالت کی طرف پلٹ گئے بعد اسکے کہ عالم تھے،

اس عبارت مین صاف صاف مرزا صاحب نے دو باتون پر ایمان کی دعوت دی ہے ایک یہ کہ حضرت مسیح کی وفات ہوگئی ہے، دوسرے یہ کہ تمام نصاریٰ عیسیٰ کی وفات کے بعد گمراہ ہوگئے اب معترض صاحب ہمین بتلائین کہ وفات مسیح اور نصاریٰ کا گمراہ ہونا اُنکے بتلائے ہوئے اصول خمسہ مین سے کس اصل مین داخل ہے؟

اب کیا ہمین معترض کو اُنہی کی صدائے بازگشت سنانے کا حق نہین ہے کہ مرزا صاحب نے جو ایمان تراشا ہے اُسکا وجود تمام قرآن شریف مین نہین ہے۔ اب فرمائیے۔

www.kitabmart.in

یہ ایمان آپ نے کہان سے پایا ہے جسکی نفی قرآن شریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اسکے خلاف ایمان رکھنے والے کے اعمال حبط ہون گے الخ

غیر نبی پر ایمان۔ معترض صاحب نے بہت زور وشور سے اس بات کا دعوے کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو مسلمان بنایا تو سخت ہدایت فرمائی کہ خبردار بجز نبیون کے کسی غیر نبی پر ایمان نہ لانا" یہ سخت ہدایت کس کتاب صحیح یا مسند یا تاریخ وسیرت مین مذکور ہے؟ اسکا پتہ نہین، پھر تحریر فرماتے ہین کہ "آجتک کسی کتب سماویہ مین کسی غیر نبی پر ایمان لانا نہین پایا جاتا" لیکن جب اُنکے مجدد دین ومقتدائے ملت مرزا صاحب کے اقوال پر نظر کی جاتی ہے تو اُنکی تعلیم اس کے خلاف نظر آتی ہے، اگر کسی غیر نبی پر ایمان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے اور کسی کتاب سماوی مین غیر نبی پر ایمان لانا نہین پایا جاتا تو مرزا صاحب اپنے اوپر ایمان کی کس بنا پر دعوت دیتے تھے اور کس لئے اُن بیچارے علماء اسلام کو جو آپ کی مجددیت کے مقر نہ تھے آپ نے یہود ونصاریٰ اور دجّال کا لقب دیا ہے، حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸ مین آپ نے اپنا الہام نقل فرمایا ہے لن ترضی عنك الیھود ولا النصاریٰ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین (یعنی) تم سے یہود اور نصاریٰ کبھی راضی نہ ہونگے وہ تمھارے ساتھ فریب کاری کرتے ہین اور خدا اُنکے ساتھ اور خدا سب سے بہتر مکر کرنے والا ہے" آپ اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہین۔

www.kitabmart.in

فادخل اللہ سبحانہ فی لفظ الیھود معشر علماء الاسلام الذین تشابہ الامر علیھم کالیھود وتشابھت القلوب والعادات والجذبات والکلمات من نوع المکائد والبھتانات والافتراءات

خدا نے یہودیون کی لفظ کے اندر اُن علمائے اسلام کو داخل کیا ہے جن پر امر حق (مرزا صاحب کی مجددیت) مثل یہودیون کے مشتبہ ہوگیا ہے اور ان لوگون کے دل اور عادتین اور جذبات اور کلمات اور طرح طرح کے مکر و فریب اور بہتان و افترا یہودیون سے مشابہ ہین،

اب بتاؤ جبکہ غیر نبی پر ایمان کی ممانعت ہوچکی ہے اور کسی کتاب سماوی مین وارد نہین تو اُن غریب علمائے اسلام نے کیا قصور کیا کہ مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے،

غیر نبی پر ایمان کا ایک اور ثبوت صفحہ ۸ احمامۃ البشریٰ ملاحظہ ہو۔

واما السلف الصالح فما تکلموا فی ھذہ المسئلۃ تفصیلا بل آمنوا اجمالا بان المسیح عیسی بن مریم قد توفی کما ورد فی القراٰن وآمنوا بمجدد یاتی من ھذہ الامۃ فی اٰخر الزمان عند غلبۃ النصاری علی وجہ الارض اسمہ عیسی بن مریم ۵

رہ گئے سلف صالحین اونھون نے اس مسئلہ (نزول عیسیٰ) مین تفصیل سے کلام نہین کیا بلکہ مجملا ایمان رکھتے تھے کہ مسیح عیسی بن مریم وفات پاگئے ہین جیسا کہ قرآن مین موجود ہے اور وہ ایمان رکھتے تھے ایک مجدد پر جو اس اُمت مین سے روے زمین پر نصاری کے غلبہ کے وقت

www.kitabmart.in

آیا الا تھا کہ اُسکا نام عیسیٰ بن مریم ہے،

اب بتاؤ کہ غیر نبی پر ایمان تو شریعت کے منافی اور کتب سماویہ کے خلاف ہے پھر یہ ارباب سلف جنکو مرزا صاحب بھی سلف صالحین کا خطاب دیتے ہین کیونکر مجدد آخر الزمان پر ایمان رکھتے تھے؟

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سلف صالح غیر نبی پر ایمان لانا جائز سمجھتے تھے اور مرزا صاحب نے بھی اُسکا امضا کیا ہے بلکہ اُس پر دعوت دی ہے،

اگر کہا جائے کہ مرزا صاحب خود اپنے تئین نبی سمجھتے تھے اور یہ مجدد جس پر سلف صالح کا ایمان تھا نبی ہونے والا تھا لہذا اُس پر ایمان کی دعوت دینا غیر نبی پر ایمان نہین کہا جا سکتا" تو یہ جواب بالکل پاور ہوا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اس مجدد کی جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہے اور جسکو مرزا صاحب خود اپنی ذات سمجھتے تھے نبوت سے انکار کیا ہے دیکھو حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰

کیف یجیئ نبی بعد رسولنا فقد انقطع	ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیونکر
الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین ط	آسکتا ہی حالانکہ اُنکی وفات کے بعد وحی

منقطع ہو گئی اور خدا نے اُنپر انبیاء کو ختم کر دیا،

اصول دین کا حقیقی معیار

جبکہ معترض صاحب کا بیان کیا ہوا معیار قرآن و حدیث کے قطعی ادلہ سے

www.kitabmart.in

باطل ہو گیا تو اب غور کرنے کی ضرورت ہے کہ واقعاً اصول دین کا معیار کیا ہے؟
کسی چیز کا حقیقی معیار سمجھنے کے لئے ضرورت ہے کہ اُس کے معنی سمجھ لئے جائین،
اصول دین کی لفظ ایک مرکب اضافی جملہ کی حیثیت رکھتی ہے جس کے معنی
مفردات کی تحقیق پر موقوف ہین (دین) کے معنی مایتعبد بہ اللہ عز وجل
وہ شئے جسکے ذریعہ سے خدا کی عبودیت کا اظہار ہو (قاموس طبع طہران صفحہ ۵۹۱) اور
قرآن نے ان الدین عند اللہ الاسلام کہکر دین کے معنی کی تشریح کردی کہ
اس سے مراد صرف اسلام ہے اصول کی لفظ اصل کی جمع ہے اور اسکے معنی ہین
مایبتنی علیہ الشئ یعنی جس کے اوپر کسی شئے کی بناء قائم ہو اسی وجہ سے درخت
کا وہ پائینی حصہ جسکے ریشہ دور تک زمین مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین اُسکو اصل
کہا جاتا ہے اسکے مقابل فروع دین ہین اور فروع سے مراد درخت کی وہ شاخین ہوتی
ہین جو جڑ کے اوپر سے روئیدہ ہوکر بلند ہوتی ہین، اصل اور فرع کے خصوصیات
ہر شخص جانتا ہی جب تک جڑ قائم ہی اُسوقت تک شاخین ہوسکتی ہین لیکن اگر جڑ
فنا ہو جائے تو پورا درخت زمین پر آرہیگا اسی طرح پہلے جڑ مضبوط ہو اُسکے بعد شاخین
روئیدہ ہوسکتی ہین لیکن اگر جڑ موجود نہ ہو تو محال ہے شاخین موجود ہوسکین، فروع
دین کی اصطلاح سمجھنے پر اصول دین کے معنی خود بخود واضح ہو جائینگے کیونکہ اصول
اُنہی بنیادونکا نام ہے جن پر وہ شاخین قائم ہین، فروع دین سے مراد وہ عبادات و
طاعات عملیہ ہین جو خدا کی طرف سے بندون پر واجب ہین نماز، روزہ، حج، زکوۃ،

www.kitabmart.in

جہاد وغیرہ ان احکام شرعیہ کو فروع دین کہتے ہین، اب اصول دین سے مراد وہ عقائد
سمجھ لو کہ جن پر ان چیزون کی بنا ہے کہ اگر وہ مضبوط نہون تو شرعی احکام اور اسلامی
عبادات اپنی اصلی شکل اصلی صورت پر موجود نہین ہو سکتے، اب اصول دین کا
معلوم ہو گیا قرآن وحدیث سے جن عقائد کا یقین رکھنا ضروری معلوم ہوا
ایک نظر ڈالو جن چیزون پر احکام شرعیہ کا پہونچنا اور حقیقی طور سے اُنپر عمل پیرا ہونا
موقوف ہو وہ اصول دین ہین اور بقیہ اصول دین سے خارج ہون گے اسکے
لئے صرف اصل عقیدہ کا قرآن وحدیث وغیرہ سے ثابت ہونا ضروری ہے لیکن اصول دین
مین سے ہونا اوسکا کسی تصریح کا محتاج نہین، خود اس معیار پر جانچ لو،

مسئلہ امامت کی مختصر تحقیق

جب اصول دین کا معیار معلوم ہو گیا تو اب دیکھو کہ اس کے تحت مین کون کون
سے عقائد مندرج ہو سکتے ہین؟ توحید ونبوت اور معاد پر اجماع مسلمین ہے اور سب
اسکے قائل ہین، کیون؟ اسلئے کہ فروع دین اُن احکام کا نام ہے جو شارع مقدس
کی طرف سے اسکے بندون پر واجب ہین اگر اصل شارع حقیقی خداوند عالم کا وجود
اور مبلغ شریعت کی نبوت ہی نہ ثابت ہو تو احکام شرعیہ کیسے؟ اسی طرح اگر حشر ونشر
اور اطاعت پر ثواب اور مخالفت پر عقاب کا کوئی دن تسلیم نہ کیا جائے تو وجوب وحرمت
بے اثر اور احکام شرعیہ الفاظ بے معنی کا مجموعہ ہونگے لہذا احکام شرعیہ مترتب ہین

www.kitabmart.in

توحید، نبوت، معاد، پر اور یہی منشار ہے کہ اونکو مسلمہ طور پر اصول دین مانا جاتا ہے
لیکن دو چیزین ایسی ہین جنکے اصول دین کے اندر مندرج ہونے مین برادران
اسلامی نے اختلاف کیا ہے اور وہ عدل و امامت ہے لہذا ہم کو ضرورت ہے کہ
اسی معیار پر جس کی بنا پر توحید و عدل و نبوت کو اصول دین مین مانا جاتا ہے
ان دو عقیدون کو بھی جانچ لین، لیکن معترض صاحب نے چونکہ خصوصیت سے
امامت کے مسئلہ کو محل بحث قرار دیا ہے۔ لہذا ہمارا ابھی نصب العین فعلاً وہی ہے
عدل کے مسئلہ کے متعلق صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک عبارت لکھنا
ضروری سمجھتے ہین جس سے اُسکی اہمیت پر کافی روشنی پڑے گی۔

مرزا صاحب کی عبارت سے عدل کا ثبوت۔ حمامۃ البشری صفحہ ۸ ملاحظہ ہو،

لایصح علیہ سبحانہ الکذب فانہ	خدا پر جھوٹ بولنا صحیح نہین ہے کیونکہ
رجس ومن النقائص والنقائص	وہ رجس ہے اور نقائص مین سے ہے
کلھا تستحیل علیہ تعالیٰ ذاتاً وعقلاً	اور نقائص رب کے سب خدا پر ذاتاً عقل و عرف
وعرفاً وقد اتفق العلماء علی ان اللہ	کی رو سے محال ہین اور علماء نے اتفاق
تعالیٰ لایکذب ولایخلف المیعاد و	کیا ہے کہ خدا جھوٹ نہین بولتا اور وعدہ خلافی
الکذب علیہ محال لما فیہ من امارۃ	نہین کرسکتا اور کذب اُسپر محال ہے اسلئے کہ اسمین
العجز او الجھل او العبث ولما فیہ	عاجزی یا جہالت یا بیہودگی کی علامت ہے

www.kitabmart.in

من زیادۃ نقص وتعالی اللہ عن
النقائص کلھا وکل انواعھا وجواز
الکذب فی اخبارہ تعالیٰ ووحیہ و
الھامہ یفضی الی مفاسد لا تخفی
قال فی شرح المواقف ویمتنع علیہ
الکذب اتفاقاً ولو کان اللہ کاذبا
لکان کذبہ قدیما اذ لا یقوم الحادث
بذاتہ تعالیٰ فکیف یکون الکذب
من صفاتہ القدیمۃ وھو اصدق
الصادقین،

اور چونکہ یہ نقص ہے اور خدا تمام
نقائص سے بری ہے لہذا کذب اگر
خدا کے اخبار و وحی والہام مین جائز
ہو تو بڑے بڑے مفسدہ لازم آئین گے
شارح مواقف نے کہا ہے کہ کذب خدا پر
باتفاق محال ہے اور اگر خدا جھوٹا ہو تو
اس مین جھوٹ کی صفت قدیم ہوگی
اس لئے کہ حادث ذات قدیم مین قائم
نہین ہوسکتا پھر کذب کیونکر اس کے
صفات قدیمہ مین ہے ہوسکتا ہے حالانکہ
وہ سب سے زیادہ سچا ہے،

اب پوچھ لو کہ ظلم رجس اور نقائص مین سے ہے یا نہین اور جب نقائص کا صدور
خدا سے عقلاً بالذات محال ہے تو ظلم کو کیونکر جائز سمجھا جاسکتا ہے اور اگر ظلم کا صادر
ہونا اس سے جائز ہے تو اسکو صفت قدیمہ ہونا چاہیئے کیونکہ حادث ذات قدیم سے
قائم نہین ہوتا تو خدا کو ہمیشہ سے ظالم ماننا پڑے گا! ایسا کہنے کی صورت مین اپنے
ایمان باللہ کی تم خود خبر لیلو،

مرزا صاحب کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا پر ظلم عقلاً اور عادۃ بالذات

www.kitabmart.in

محال ہے اور اُسکا اتصاف نہین ہوسکتا، رہا اوسکا اصول دین سے ہونا تو ظاہر ہے کہ معاد کا ثبوت اسی لئے ہے کہ عدالت کا مقتضا ہے عاصی کو اُسکے کردار کی سزا اور مطیع کو اُسکے افعال کی جزا دی جائے اور جب عدالت ہی کو خدا کے لئے لازم خیال نہ کیا تو معاد کا عقیدہ رکھنا بالکل بے دلیل ہے اور پھر جتنے احکام شرعیہ معاد پر مترتب ہین وہ بھی اصل کے باطل ہونے سے برباد ہو جائینگے سچ بتاؤ عدالت کا اصول دین مین سے ہونا ثابت ہوا یا نہین ؟

امامت کے اصول دین مین سے ہونیکا قطعی ثبوت رہ گیا امامت کا مسئلہ تو اُسکے جو کچھ براہین و ادلہ ہین وہ تو مفصل کتابون مین مرقوم ہین اور اب موقع نہین ہے کہ ہم انپر روشنی ڈال سکین مختصر یہ ہے کہ جس طرح نبی مبلغ شریعت ہے اور احکام کی تبلیغ کرتا ہے اُسی طرح امام حافظ شرع اور تغیر و تبدل و تحریف سے اُسکا بچانے والا ہے اور اُس سے انحراف کرنے کی صورت مین احکام اپنی اصلی صورت پر باقی نہین رہ سکتے، خدا کی حجت جو بندون پر تمام ہے کہ جسکی وجہ سے اُن کو ثواب و عقاب کا استحقاق ہوتا ہے وہ امام کے وجود سے اور اگر کسی زمانہ مین وہ موجود نہو تو لوگون پر خدا کی حجت تمام نہین حقیقی احکام شرعیہ پر جو تغیر و تبدل کی وجہ سے مخفی ہو گئے ہین ترتیب ثواب و عقاب کا موقع نہین اس کے علاوہ ہم قطعی ثبوت پیش کرتے ہین جس کے بعد شبہہ کی گنجائش نہین کہ امامت اصول دین مین داخل ہے

پہلی آیت یا ایھا الرسول بلغ اے رسول تبلیغ کر اُس چیز کی جو تیرے

www.kitabmart.in

ما انزل الیک من ربک وان — نازل ہوئی اور اگر ایسا نہین کیا تو اسکی
لم تفعل فما بلغت رسالتہ — رسالت کو بالکل پہونچایا ہی نہین

ابن حاتم اور ابن عساکر اور ابن مردویہ اور صاحب فتح البیان و امام فخر الدین رازی و علامہ نیشاپوری و مورخ حبیب السیر و حافظ ابو نعیم اصفہانی و علامہ عینی شارح صحیح بخاری و امام واحدی و علامہ سیوطی و نظام اعرج و صاحب سیرۃ حلبیہ و ابو بکر نقاش و امام ثعلبی اور دیگر مفسرین کی تصریح کے موافق یہ آیت امیر المومنین ؑ کی امامت کے متعلق وارد ہوئی ہے اور اہل سنت مین سے ہونے کے ادعا کے ساتھ جس کے معترض صاحب معترف ہین اور ائمہ حدیث و علمائے تفسیر کے اقوال سے سر تابی ممکن نہین۔

آیت صاف بتلا رہی ہے کہ اگر امامت کی تبلیغ نہ ہوئی تو دین بالکل بیکار ہی گویا کوئی حکم پہونچا ہی نہین گیا، پھر اصول دین کے معنی یہی تو ہین کہ ایسا عقیدہ جس کے نہونے پر تمام دینی احکام بیکار ہو جائین، درحقیقت یہ آیت صریحی طور پر امامت کو اصول دین مین بتلا رہی ہے،

امامت کو قرآن ما انزل الیک من ربک سے تعبیر کر رہا ہے اب اس کے اوپر منطبق کرو ایک دوسرے آیت قرآن کہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات و اٰمنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیاتھم واصلح بالھم اسکو محمد تو معلوم ہوگا کہ ما نزل علی محمد کے تحت مین امامت پر ایمان ضروری ہے اور اب

www.kitabmart.in

معترض کے معیار پر بھی امامت اصول دین مین نظر آئیگی،

دوسری آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا،

آج مین نے تمھارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کردیا اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا،

امامت علیؑ کی تبلیغ کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کو ابن مردویہ اور ابن عساکر اور خطیب و ابن جریر طبری مورخ نے اور علامہ سیوطی نے درمنثور اور اتقان مین اور صاحب ترجمان القرآن اور صاحب ارجح المطالب اور دیلمی اور حافظ ابونعیم اور ابن المغازلی اور امام صالحی اور دیگر مفسرین نے نقل کیا ہے جسکے بعد انکار کی گنجائش نہین، امامت کے اعلان سے قبل دین ناقص تھا یا کامل ؟ اگر کہو کامل تو قرآن کی تکذیب ہے کیونکہ خدا روز غدیر اکمال دین کی خبر دے رہا ہے۔ اگر کہو ناقص تھا تو معلوم ہوا کہ دین کا ایک جزو امامت ہے اور اسی سے اُسکا اصول دین مین ہونا ثابت ہے۔ واللہ الحجۃ البالغۃ۔

ناچیز علی نقی النقوی بقلمہ

از نجف اشرف

www.kitabmart.in

اصول دین و قرآن

بجواب المستفسر نمبر ۱

www.kitabmart.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

جنوری ۲۸ء مین جسکو گذرے ہوے دو سال آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا جبکہ جامعہ مبارکہ مدرسۃ الواعظین کے جلسے لکھنؤ مین ہو رہے تھے جماعت احمدیہ کے سرگرم مبلغ حسام الدین احمد صاحب احمدی اکبرآبادی کی طرف سے ایک اشتہار شایع ہوا تھا جس مین شیعی اعتقادات کے مطابق حقیقی دین اسلام کے جو اصول خمسہ ہین انکا انکار کرتے ہوے علمائے شیعہ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ قرآن مجید سے ان اصول کا ثبوت پیش کرین، جہان تک معلوم ہوا ہے مدرسہ کی جانب سے اس اشتہار کا جواب جلسہ عام مین دیدیا گیا تھا لیکن مشتہر صاحب نے اس زبانی جواب کو ناکافی سمجھتے ہوے تحریری جواب کا مطالبہ کیا اور دو تین ماہ کی تاخیر کو بہت زیادہ تصور کرتے ہوے مکرر تقاضا کی ضرورت سمجھی، انکا خیال تھا کہ انکے اشتہار کی ہر ہر لفظ کوہ گران اور سد سکندری ہے جسکے مقابل عالم شیعیت کی مجموعی طاقت ناکافی ہے، جب ہی تو وہ یون ارشاد فرماتے ہین:-

"ایڈیٹر صاحب، سہیل مین کو بھی ذریعہ تحریر توجہ دلاتا ہون خدا کرے

www.kitabmart.in

کہین وہی جرأت کر جائین مگر اُمید نہین، انشاء اللہ کل نواب صاحب رامپور کو بھی ایک رجسٹری بھیجتا ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتے ہین ورنہ ایک تحریک اور اخبارون کے ذریعہ کر کے انشاء اللہ ایک مستقل ٹریکٹ مفت تقسیم کرون گا، آپ کی طرف سے اُمید ہی کہ جواب شایع وذایع ہوجائے"

اللہ اللہ! غرور تفوق اور دعوی الامن مبارز مین اتنا زور تو ہو، میرے محترم بزرگ مولانا قاسم علی صاحب مدیر الواعظ نے اپریل ۲۸ء کے پرچہ مین اشتہار کی ہر ہر لفظ کا واضح عالمانہ جواب تحریر فرمایا اور مشتہر کے کسی اعتراض کو تشنۂ تحقیق نہین چھوڑا جسکے بعد ہی جولائی کے پرچہ مین ہمارا ایک فیصلہ کن مقالہ شایع ہوا جسمین قرآن، حدیث، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تصریحات سے معترض پر عرصہ بحث کو تنگ اور نجات کے راستون کو مسدود کر دیا گیا تھا،

سابق زور شور اور جوش وخروش کا مقتضا تو یہ تھا کہ دو تین دن نہین چار پانچ ہفتہ نہین، چھ مہینہ ایک سال مین اُسکا جواب شایع ہوجاتا لیکن دو سال کا زمانہ گذر گیا "صدائے برنخواست" عالم احمدیت شہر خموشان بن گیا، قوت ایمانی کے ساتھ ساتھ زور قلم نے بھی ساتھ چھوڑ دیا، اب دو برس کا عرصہ گذرنے کے بعد جسوقت یقین ہوگیا کہ مذکورہ مقالات کے مضامین کا نقش ناظرین کے قلوب سے محو ہوگیا ہوگا اور شاید بعض لایعنی اشخاص کے پاس سے الواعظ کا

www.kitabmart.in

دہ پرچہ بھی گم ہوگیا ہو، لکھنؤ بلکہ ادھر سے سیکڑوں کوس دور صوبۂ بنگال کے شہر کلکتہ سے ایک چند ورقہ اشتہار شایع کرنے کی ضرورت سمجھی گئی جس مین جناب مدیر الواعظ کے مقالہ کو موضوع بحث قرار دیتے ہوے آخر مین بطور تتمیم و تبرک ہمارے طویل الذیل مقالہ کے چند جملون کو نقل کرکے اسکے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

میرے خیال مین چونکہ اس قسم کی تحریرین تحقیق حق سے کوسون دور، صرف سخن پروری اور ذاتی جذبات کی نمائش کا ذریعہ ہوتی ہین لہذا انکا جواب دینا فضول ہے لیکن صرف اس خیال سے کہ کسی کمزور ایمان رکھنے والے کو غلط فہمی یا کسی طالب حق کے منزل تحقیق تک پہونچنے مین رکاوٹ نہ پیدا ہو مین اس مضمون کے اہم اجزاء پر ایک انتقادی نگاہ ڈالنا چاہتا ہون،

عدل و امامت کا قرآن سے ثبوت

شایع شدہ سابق مقالات مین عدل و امامت کے قرآنی شواہد کثرت سے پیش کئے جاچکے ہین لیکن مستفسر صاحب اُن تمام بیانات کو پس پشت ڈالتے ہوے یہ سوال ضروری سمجھتے ہین کہ "ایمان باللہ ایمان بالرسول، ایمان بالیوم الآخر کی طرح عدل اور اثنا عشری امامت پر ایمان لانے والے کے لئے فرقان حمید مین کوئی آیت بھی موجود ہے" یہ استفہام اگر حقیقۃً استفہام ہو تو اس سے بڑھکر

www.kitabmart.in

کند ذہنی کیا ہو سکتی ہے کہ جواب سن لینے کے بعد پھر اُسی سوال کا اعادہ کیا جائے اور اگر استفہام انکاری ہے تو ناانصافی اور سخن پروری کا پورا نمونہ، لیکن مستفسر کی خاطر سے ہم پھر فہرست آیات قرآنیہ کی پیش کر دین گے اور عدل و امامت دونون سے علیحدہ علیحدہ بحث کر کے اصل حقیقت پر آفتاب سے زیادہ تیز روشنی ڈالین گے۔

ایمان باللہ کی تحقیق

قرآن مجید مین ایسی آیتین کثرت سے ہین جنمین ایمان باللہ کی تاکید کی گئی ہے اور اُسکو مدار نجات قرار دیا گیا ہے۔

(۱) من امن باللہ والیوم الآخر و عمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

جو لوگ اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو اُنکے لئے اُنکا اجر اُنکے پروردگار کے پاس ہے اور اُنکے واسطے کوئی ڈر کی بات نہین ہے اور نہ اُنکو رنج پہونچے گا۔

(۲) قولوا امنا باللہ وما انزل الینا۔

کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُسپر جو ہماری طرف نازل کیا گیا،

(۳) امن الرسول بما انزل

www.kitabmart.in

الیہ من ربہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ و رسلہ (بقرہ)

کی جانب سے نازل کیا گیا اُس پر وہ ایمان لایا اور مومنین بھی سب کے سب اللہ اور اُسکے ملائکہ اور اُسکے رسولون پر ایمان لائے۔

(۴) قل اٰمنا باللہ وما انزل علینا۔

کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُسپر کہ جو ہمپر نازل کیا گیا۔

(۵) یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین۔ (آل عمران)

وہ لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہین اور نیک کامون مین دوڑ پڑتے ہین اور وہی لوگ صالحین مین سے ہین"۔

(۶) والذین اٰمنوا باللہ و رسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم۔

اور جو لوگ اللہ اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے اور اُنمین سے کسی ایک کے درمیان مین فرق نہین کیا انہی کو عن قریب اُن کا پروردگار اُنکے اجر عطا فرمائے گا۔

---

(۷) یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک والمقیمین

جو کچھ تمھاری طرف نازل کیا گیا اور جو کچھ تم سے پہلے نازل کیا گیا اُسپر

www.kitabmart.in

الصلوٰۃ والمؤتون الزکوٰۃ والمومنون باللہ والیوم الاخر

وہ ایمان رکھتے ہین اور پابندی سے نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ ادا کرتے ہین اور اللہ اور یوم آخر کا یقین رکھتے ہین۔

(۸) فاٰمنوا باللہ ورسلہ

پھر ابتو ایمان لے آؤ تم اللہ اور اسکے رسول پر

(۹) فامّا الّذین اٰمنوا باللہ و اعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل۔

جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے لو لگاکر بیٹھے تو اللہ انکو عنقریب اپنی رحمت و فضل مین داخل کرے گا۔

(۱۰) یاایّھا الّذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہٖ۔ (نساء)

اے زمرہ اہل ایمان مین داخل ہونے والو اللہ اور اسکے رسول پر (سچ مچ) ایمان لاؤ پھر اب تو ایمان لاؤ اللہ اور اسکے نبی اُمی رسول پر جو اللہ اور اسکے کلمات پر ایمان رکھتا ہی،

(۱۱) فاٰمنوا باللہ ورسولہٖ النّبی الامّی الّذی یؤمن باللہ وکلماتہ (الاعراف)

(۱۲) ان کنتم اٰمنتم باللہ وما انزلنا علی عبدنا (انفال)

اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر جو ہمنے اپنے بندہ پر نازل کی ایمان لاچکے ہو۔

(۱۳) قاتلوا الّذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر۔

جنگ کرو اُن لوگون سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہین اور نہ روز آخرت پر۔

(۱۴) لا یستاذنک الّذین یؤمنون

جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان

www.kitabmart.in

باللہ والیوم الاخران یجاھدوا باموالھم وانفسھم۔

لائے ہین اُنکو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے مین تم سے پونچھنے کچھنے کی عادت نہین ہے۔

(۱۵) واذا انزلت سورۃ ان اٰمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم (توبہ)

اور جب کوئی سورہ ایسا نازل ہوا کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول کیساتھ ہوکر جہاد کرو تو تم سے اجازت مانگنے لگے (بیٹھ رہنے کی) اُنمین سے دولتمند لوگ۔

(۱۶) انی ترکت ملۃ قوم لایؤمنون باللہ وھم بالاخرۃ ھم کافرون (یوسف)

یقیناً مین نے اُس قوم کی ملت و مذہب کو ترک کردیا ہے جو اللہ پر ایمان نہین لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہین،

(۱۷) ولا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر

اور تم کو اُن دونون (زانی و زانیہ) پر خدا کے حکم کے جاری کرنے مین رحم نہ آجائے اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

(۱۸) انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ (نور)

ایمان دار صرف وہی لوگ ہین جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان رکھتے ہین۔

(۱۹) ومن الناس من یقول اٰمنا

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو کہتے ہین کہ

www.kitabmart.in

باللہ فاذا اوذی فی اللہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللہ۔ (عنکبوت)

ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اُن کو خدا کی راہ مین کوئی تکلیف پہونچی تو اُنھون نے لوگون کی تکلیف دہی کو مثل عذاب الٰہی کے قرار دے لیا۔

(۲۰) فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یؤمنون (جاثیہ)

تو اللہ اور اُسکی آیتون کو چھوڑ کر یہ لوگ کس بات پر ایمان لائینگے"

(۲۱) لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ۔

تاکہ تم لوگ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اُسکی مدد کرو اور اُسکو بزرگ سمجھو

(۲۲) ومن لم یؤمن باللہ و رسولہ فانا اعتدنا للکافرین سعیرا (فتح)

اور جو شخص خدا اور اُسکے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے کافرون کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے مومن تو بس وہی لوگ ہین جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے ہین۔

(۲۴) امنوا باللہ ورسولہ و انفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر (حدید)

اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال مین تمکو اُسنے اگلون کا خلیفہ قرار دیا ہے اُسمین سے کچھ اللہ کی راہ مین بھی خرچ کرو اور تمکو کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہین لاتے حالانکہ رسول تمکو بلا رہے ہین تاکہ تم اپنے پروردگار پر

www.kitabmart.in

ایمان لاؤ،

(۲۵) والّذین اٰمنوا باللہ و رسلہ اولٰئک ھم الصّدیقون والشّھداء عند ربھم۔

اور جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے وہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقین و شہداء مین داخل ہین۔

(۲۶) اعدّت للّذین اٰمنوا باللہ ورسلہ (حدید)

مہیا کی گئی ہے وہ (جنت) اُن لوگون کے لئے جو اللہ اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے ہین،

---

(۲۷) ذلک لتؤمنوا باللہ و رسولہ (مجادلہ)

یہ حکم اس لئے ہے کہ تم اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ،

(۲۸) یخرجون الرسول واٰیّاکم ان تؤمنوا باللہ ربّکم۔ (ممتحنہ)

وہ لوگ تم کو اور رسول کو اسبات پر گھر سے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے جو تمھارا پروردگار ہے،

(۲۹) تؤمنون باللہ ورسولہ (صف)

اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے ہو

(۳۰) فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا۔

تو ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اُس نور پر جو ہمنے نازل کیا،

(۳۱) ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحًا یکفّر عنہ

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو وہ اُس سے اُسکی برائیون کو

www.kitabmart.in

میٹاتہ

(۳۲) ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ (تغابن)

(۳۳) ذالکم یوعظ بہ من یؤمن باللہ والیوم الاخر۔

(۳۴) ومن یومن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنّٰت تجری من تحتھا الانھار (طلاق)

(۳۵) قل ھو الرحمٰن اٰمنا بہ وعلیہ توکلنا (ملک)

(۳۶) انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم (حاقہ)

(۳۷) فمن یؤمن بربہ فلا یخاف بخسا ولا رھقا (جن)

(۳۸) وما نقموا منھم الّا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید۔

دور کر دے گا۔

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اسکے دل کی ہدایت کرتا ہے،

ان باتون سے اُس شخص کو نصیحت کیجاتی ہے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے تو اللہ اسکو اُن باغون مین داخل کرے گا جن کے نیچے نہرین جاری ہین۔

کہدو کہ وہی بڑا رحم کرنے والا ہی ہم اُسی پر ایمان لائے اور اُسی پر ہمنے بھروسہ کر لیا ہی۔

بیشک وہ خدائے بزرگ پر ایمان نہ لاتا تھا۔

جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائیگا وہ نہ نقصان کا خوف کرے گا نہ ظلم کا

اور وہ لوگ اُن (مومنین) سے صرف اسبات پر ناخوش ہوے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے جو

www.kitabmart.in

غالب اور سزاوار حمد ہی،

ان تمام آیات مین پیرایہ بدل بدل کر مختلف عنوانون سے ایمان باللہ کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اس کو مدار نجات بتلایا گیا ہے لیکن قرآن مجید مین کسی جگہ ایمان بتوحید اللہ کی لفظ نہین ملتی مثلاً امنو بتوحید اللہ، یومنوا بتوحید اللہ، الذین امنوا بتوحید اللہ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے مخاطب طبقہ مین تو حفاظ قرآن کی کمی نہین ہے انکو اپنی محنت و ریاضت کے صرف کرنے کا یہی موقع ہے قرآن سے ایک ہی آیت ایسی نکالدین جس مین ایمان کی لفظ کا انتساب توحید اللہ کی طرف کرکے تصریحًا ایمان بتوحید اللہ کی دعوت دی گئی ہو لیکن مین ایک ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہوئے جسکے متعلق اُسکے مخالفین کا یہ بے بنیاد خیال ہے کہ اُن مین حافظ قرآن نہین ہو سکتا صرف اپنے غور و خوض اور تدبر فی القرآن پر بھروسہ کرکے دعوی سے کہتا ہون کہ قرآن مین کوئی آیت ایسی نہین مل سکتی جس مین ایمان کی لفظ کو توحید کے ساتھ منضم کیا گیا ہو،

اگر ایمان باللہ کا مفہوم صرف وجود باری تعالیٰ کا اقرار و اعتراف ہے جیسا کہ اُسکے ظاہری معنی پر جمود اختیار کرنیکا اقتضا ہے تو وہ توحید کو

www.kitabmart.in

کسی طرح نہین بتلاتا، مادیین اور دہریین کہ جو اصل وجود خالق کے منکر
ہین اُنکے سوا تمام فرق عالم کائنات کے لئے خالق کے وجود کا اعتراف
رکھتے ہین جو کچھ بھی ہے وہ اُسکے خصوصیات و اوصاف مین اختلاف ہے
ثنویہ دو اور نصاریٰ تین مان کر بھی اُسکے وجود کے معترف ہین اور بت
پرست بھی اپنے اصنام کو اُس کی ذات کا مظہر فرض کرکے اُسکی ہستی کا اقرار
کرتے ہین، درصورتیکہ ایمان باللہ مین ذات باری کے وجود کا اعتراف
کافی ہو یہ سب مومن باللہ قرار پائینگے اور آیہ شریفہ وما یؤمن اکثرھم
باللہ الا وھم مشرکون (سورہ یوسف) مین الا کو اگر استثناء
متصل فرض کیا جائے جیساکہ اُسکے ظاہری معنی کا اقتضا ہے تو وہ صاف
بتلا رہی ہے کہ مشرکین کو ایمان باللہ حاصل ہے،

اس صورت مین ان آیات سے کسی طرح توحید کا رکن ایمان ہونا ثابت
نہین ہوتا، اور چونکہ مستفسر کے نزدیک اصول دین مین سے ہونیکا معیار یہ ہے
کہ ایمان باللہ ایمان بالرسول ایمان بالکتاب وغیرہ کی ہیئت ترکیبیہ اور
اسی صورت سے جس شئے کے ایمان کا حکم قرآن مین ہو وہی داخل اصول
دین ہوسکتی ہے اور اسی لئے وہ عدل کے داخل اصول دین ہونے سے منکر
ہین کیونکہ قرآن مین کہین ایمان بالعدل کی لفظ کہکر اُس کا حکم نہین دیا گیا
ہے تو اس صورت مین اُنکو اپنے اعتقاد توحید سے ہاتھ دھونا چاہیئے اسلئے

www.kitabmart.in

کہ قرآن مجید مین کہین ایمان بالتوحید کی لفظ کا وجود نہین ہی،

اور اگر ایمان باللہ کا مفہوم ذرا وسیع ہی یعنی وہ صرف وجود باری کے اقرار کا نام نہین بلکہ اللہ تعالی کو اُن خصوصیات و اوصاف کے ساتھ جو اُسکے شایان شان ہین ماننا اُس کا حقیقی محصل ہے تو اسکے تحت مین جس طرح توحید مندرج ہوتی ہے اُسی طرح عدل بھی داخل ہے،

اگر آیات الٰہیہ مین تدبر کیا جائے تو ایمان باللہ کے یہی دو سرے معنی متعین ہو جاتے ہین۔

سابق معنی کی رو سے ایمان باللہ یہود و نصاری بلکہ عبّاد اصنام و ثنویہ اور مجوس کو بھی حاصل ہے اور ظاہر ہے کہ ملک عرب مین نزول قرآن اور اسلامی آغاز کے دور مین زیادہ تر یہود اور عبّاد اصنام کی کثرت تھی، طبیعیین و دہریین کا وجود شاید النادر کالمعدوم کا مصداق ہو۔

ایسی صورت مین تابڑ توڑ مسلسل و پیہم آیتون مین پیرایہ بدل بدل کر ایمان باللہ کی دعوت دینا اور صرف وجود باری تعالی کے اقرار لینے مین اتنا بڑا اہتمام صرف کرنا بالکل بے موقع، بے فائدہ اور فضول تحصیل حاصل ہی اور اس صورت مین سورہ یوسف والی آیت کے کلمہ الا کو استثنائے منقطع پر محمول کرنا ناگزیر ہے۔

ذات اگر ایسی ہو کہ اشارہ حسیہ اُسکی طرف ممکن ہے تو اسکے وجود کا اعتراف

www.kitabmart.in

واقرار اُسکے اوصاف پر موقوف نہین، جو اس ظاہریہ سے اُسکا ادراک کرکے
اُسکے وجود کا اقرار ہو سکتا ہے اگرچہ بعض اوصاف اُسکے معرض انکار مین
ہون، لیکن جبکہ ذات ایسی ہو جسکے ادراک سے حواس ظاہریہ قاصر ہون تو
اس صورت مین اُسکا ادراک معرفت، ایمان، تصدیق سب کچھ موقوف
ہے اس بات پر کہ اُسکے اوصاف کے ذریعہ سے اشارہ کیا جائے اب اگر
اُسکے وہ اوصاف جو واقعی ہین اُنکی تصدیق حاصل ہے تو انھین اوصاف
کے ذریعہ سے اُسکی طرف اشارہ ہوگا اور چونکہ یہ اوصاف اُس پر حقیقۃً منطبق
ہین لہذا یہ ایمان و تصدیق و ادراک اُسی ذات کا قرار پائیگا لیکن اگر اُسکے
اوصاف واقعیہ کا ایمان و ادراک نہین بلکہ ایسے اوصاف کا عقیدہ ہے
جو اُسکی شان قدس و جلال کے خلاف ہین تو جب ان اوصاف کے ذریعہ سے
اُنکے موصوف کی طرف اشارہ اور اُس موصوف پر ایمان ہوگا تو یہ کسی طرح
اُس ذات پر منطبق نہین ہو سکتا جو اُن اوصاف سے متصف نہین،

چونکہ باری تعالیٰ ایسی ذات ہے کہ اشارہ حسیہ اُسکی طرف ممکن نہین
لہذا اُس پر ایمان و ادراک اس امر پر موقوف ہے کہ اُسکے اوصاف کے ذریعہ
سے اشارہ کرکے اُسکی ذات مخصوصہ کا ایمان حاصل ہو، اگر اُسکے واقعی اوصاف
ثبوتیہ و سلبیہ کے خلاف دیگر اوصاف کا اعتقاد ہو تو چونکہ یہ اوصاف اُس پر
منطبق نہین لہذا کسی طرح یہ ادراک و ایمان اُسکے ساتھ متعلق نہین ہو سکتا

www.kitabmart.in

جاہل اور نافہم عوام بھی شاید اس مطلب کو سمجھ لینگے کہ جب باری تعالیٰ واقعاً
واحد، عالم، قادر، حکیم، عادل، جسم و جسمانیات سے منزہ و مبرا ہے تو
اگر انسان کو اعتقاد یہ ہے کہ خدا وہ ہے جو ایک نہین بلکہ متعدد ہستیان
رکھتا ہی یا جہل سے متصف ہی یا حکیم و عادل نہین بلکہ عبث و ظلم اُس پہ
صحیح ہے یا جسم و جسمانیات رکھتا ہے تو یہ اعتقاد کسی طرح اُس خدا کا اعتقاد
نہین جو یہ اوصاف نہین رکھتا بلکہ واحد عالم قدیر حکیم وغیرہ ہے یہ اعتقاد
ایک طبعزاد و خانہ ساز خدا کا اعتقاد ہے کہ جسکے وجود سے صفحہ ہستی خالی
ہے ہمارے اس بیان سے یہ امر بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ ایمان باللہ
کے معنی ہی یہ ہین کہ باری تعالیٰ کا اون اوصاف کے ساتھ جو اُسکے
شایان شان ہین اعتقاد حاصل ہو اسی صورت سے توحید ایمان باللہ
مین داخل اور اسی حیثیت سے عدل ایمان باللہ کا رکن ہے اور اسی
اعتبار سے باری تعالیٰ کے تمام اوصاف جو عقلی و سمعی ادلہ سے ثابت
ہو جائین ایمان باللہ کا جز ہین۔

قرآن مین عدل و توحید کا مساوی پایہ

قرآن مجید مین جس طرح خداوند عالم کے لئے وحدت کو مختلف پیرایون
مین طرح طرح کا لباس پہنا کر ثابت کیا گیا ہے اُسی طرح عدل کو بھی بار بار

www.kitabmart.in

صورت بدل بدل کر پیش کیا گیا ہے اور باری تعالیٰ کے لئے صفت عدل ثابت کرنے مین پورا اہتمام صرف کیا گیا ہے۔

جس طرح توحید مین ایجابی اور سلبی دونون پہلوؤن کو ملحوظ رکھتے ہوے کبھی قل ھو اللہ احد کہکر اسکی وحدت کو ثابت کیا گیا ہے اور کبھی لا تقولوا ثلثۃ اور لا الہ الا ھو کہکر تعدد کی نفی کی گئی ہے۔ اسی طرح عدل مین ان دونون ایجابی و سلبی پہلوؤن کا لحاظ کیا گیا ہے، ایک طرف اس صفت کو جملہ ثبوتیہ کی صورت مین باری تعالیٰ کے لئے ثابت کیا گیا ہے اور دوسری طرف اسکے مخالف وصف ظلم کی جناب باری عز اسمہ سے نفی کی گئی ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مین توحید و عدل کا پلہ مساوی ہے اور جس طرح توحید کا اعتقاد ضروری ہے اسی طرح عدل کا اعتقاد بھی ایمان باللہ کے تحت مین لازمی ہے۔

عدل کی حقیقت

کہنے مین تو یہ سہ حرفی لفظ اور اسکے معنی بھی بالکل مختصر ہین لیکن نتائج و فروع کی حیثیت سے یہ صفت بہت وسیع ہو جاتی ہے۔

عدل کا اعتقاد رکھنے کے ساتھ جس طرح ایک مومن کامل باری تعالیٰ سے ظلم کی نفی کرتا ہے اسیطرح ظلم کے جتنے فروع اور متعلقات ہین انکی بھی

www.kitabmart.in

ذات احدیت سے نفی کر دیتا ہے، ظلم اور بے انصافی کو خدا پر جائز سمجھنے والے اسکے ساتھ بہت سے لوازم کے پابند ہونے پر مجبور ہین۔

خدا کا اپنے بندون کو برے کامون پر مجبور کرنا اور پھر خود ہی انکو سزا دینا، بندون کو اُن کی طاقت سے زیادہ تکلیف دینا، فرمان بردار بندون کے ساتھ ناانصافی کرکے اُنکو عمل سے کم بدلا دینا نافرمان بندونکو اُن کے استحقاق سے زیادہ سزا دینا، بندون پر بغیر قصور کے عذاب نازل کرنا، اپنے احکام کو پہونچائے بغیر اُنکی مخالفت پر عقاب کرنا وغیرہ وغیرہ اور عدل باری تعالیٰ کے معنی یہ ہین کہ وہ ان تمام افعال و اوصاف سے منزہ و مبرّا ہے، قرآن مجید نے جس طرح صفت عدل کا نام لیکر اُسے باری تعالیٰ کے لئے ثابت اور ظلم کا نام لیکر اُس سے نفی کی ہے اُسی طرح ظلم کے تمام آثار و لوازم کو طرح طرح سے خدا کی ذات سے علیحدہ کرکے عدل کی ایک مکمل تصویر پیش کردی ہے اور یہ تمام آیات جناب باری کے صفت عدل کی دلیل ہین اگر موقع ہوتا تو ہم ہر آیت کے ذیل مین اُسکی شرح و تفسیر بھی لکھتے جاتے لیکن اختصار کا خیال اور ضیق وقت مجبور کرتا ہے کہ صرف اُن کی فہرست پیش کردین۔

(و ننزّل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین

www.kitabmart.in

آیات قرآن کا متفقہ فیصلہ

خدا عادل ہے ظالم نہیں

(۱) شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوالعلم قائماً بالقسط

(آل عمران پ ۳)

خدا اور ملائکہ اور تمام صاحبان علم گواہ ہیں کہ سوا اللہ کے کوئی خدا نہیں اور وہ صفت عدل کے ساتھ قائم و دائم ہے،

(۲) ذلک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید

(آل عمران پ ۴)

یہ تو انھیں کاموں کا بدلا ہے جو تمھارے ہاتھوں نے پہلے کر رکھے ہیں اور خدا ہرگز بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے،

(۳) ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ

(نساء پ ۵)

خدا ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

(۴) وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ

(انعام پ ۸)

تمھارے پروردگار کی بات سچائی اور عدل کے ساتھ پوری اتری، اسکی بات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

(۵) قل امر ربی بالقسط

(اعراف پ ۸)

کہدو کہ میرے پروردگار نے مجھکو عدل و انصاف کا حکم دیا ہے۔

www.kitabmart.in

(۶) ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسھم یظلمون (یونس پ ۱۱)

یقین جانو اللہ لوگون پر کچھ بھی ظلم نہین کرتا لیکن لوگ خود اپنے ہاتھون اپنے اوپر ظلم کرتے ہین۔

(۷) وما ظلمناھم ولکن ظلموا انفسھم۔ (ھود پ ۱۲)

ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا مگر خود اُنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا۔

(۸) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان (نحل پ ۱۴)

بے شک اللہ تم کو عدل و انصاف نیکی و احسان کا حکم دیتا ہے۔

(۹) ونضع الموازین القسط یوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بھا وکفی بنا حاسبین (انبیاء پ ۱۷)

ہم قیامت کے دن عدل کی ترازوین کھڑی کر دین گے لہذا کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اُس کو سامنے لے آئینگے اور ہم سے بڑھ کر کون حساب کرنے والا ہو سکتا ہے،

(۱۰) ذالک بما قدمت یداک وان اللہ لیس بظلام للعبید (حج پ ۱۷)

یہ اُنھین کامون کا بدلا ہے جو تو نے اپنے ہاتھ سے پہلے کر رکھے ہین اور خدا ہرگز بندون پر ظلم کرنے والا نہین۔

(۱۱) وما اللہ یرید ظلما للعباد

خدا کا ارادہ بندون پر ظلم کے ساتھ

www.kitabmart.in

(مومن پ ۲۴)

(۱۲) من عمل صالحًا فلنفسه ومن اسأ فعليها وما ربك بظلام للعبيد۔

جس نے اچھے کام کئے اپنے نفع کے لئے کئے اور جس نے برے کام کئے اُسنے اپنا ہی نقصان کیا اور تمھارا پروردگار لوگوں پر ظلم کرنے والا نہین ہے۔

(حٰمٓ سجدہ پ ۲۵)

(۱۳) ما يبدّل القول لدیّ وما انا بظلام للعبيد (ق پ ۲۶)

میرے یہان بات بدلا نہین کرتی اور نہ مین بندون پر ظلم کرنے والا ہون

(۱۴) ذلك بما قدّمت ايديكم وان الله ليس بظلام للعبيد (انفال پ ۹)

یہ تو انھین کامون کا بدلا ہے جو تمھارے ہاتھون نے پہلے سے کر رکھے ہین اور خدا ہرگز بندون پر ظلم کرنیوالا نہین ہے

(۱۵) ان الله لا يغيّر ما بقوم حتى يغيّروا ما بانفسهم (رعد پ ۱۳)

خدا کسی قوم سے اُس نعمت کو جو انہین ہے خواہ مخواہ سلب نہین کرتا جبتک کہ وہ لوگ خود اپنی نفسانی حالت کو بدل نہین

(۱۶) امر نجعل الّذين امنوا وعملوا الصالحات كالمفسدين في الارض ام نجعل المتقين كالفجار (ص پ ۲۳)

کیا ہم ان لوگون کے ساتھ جنھون نے ایمان اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے اُن لوگون کا سا برتاؤ کرین جنھون نے زمین پر فساد برپا کیا یا ہم پرہیزگارون

www.kitabmart.in

کو بدکاروں کے مثل بنا دین۔

(۱۷) من عمل صالحًا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا۔

(حاشیہ پ ۲۵)

جس نے اچھے اعمال کئے اُس نے اپنے لئے کئے اور جسنے برے کام کئے اُس نے اپنا ہی نقصان کیا۔

(۱۸) والّذین امنوا واتبعتھم ذرّیتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیئٍ کل امرئ بما کسب رھین۔

(طور پ ۲۷)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنکی اولاد نے بھی ایمان مین اُنکا ساتھ دیا تو ہم اُنکی اولاد کو بھی اُنکے درجہ تک پہونچا دینگے اور ہم نے اُنکے اعمال مین سے کچھ بھی کم نہین کیا ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔

(۱۹) الّا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الّا ما سعی وانّ سعیہ سوف یری ثم یجزٰیہ الجزآء الاوفی۔

(نجم پ ۲۷)

کسی پر دوسرے کے گناہ کا بار نہین پڑے گا اور انسان کے لئے وہی مقرر ہے جتنی اُس نے کوشش کی ہے اور اُسکی کوشش کا عنقریب ہی جائزہ لیا جائیگا پھر اُسکو بھرپور بدلا دیا جائیگا۔

(۲۰) لا یکلّف اللہ نفسًا الّا وسعھا (بقرہ پ ۳)

کسی شخص کو اللہ تکلیف نہین دیتا مگر اُسکی وسعت بھر،

www.kitabmart.in

(۲۱) لا یکلّف اللہ نفسًا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت (بقرہ پ ۳)

خدا کسی کو تکلیف نہین دیتا مگر اُسکی وسعت بھر اُسکا اچھا کام اُسکے لئے اور بُرا کام اُسی کے نقصان کا باعث ہی۔

(۲۲) واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسًا الا وسعھا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ وبعھد اللہ اوفوا۔ (انعام پ ۸)

ناپ اور تول کو عدل وانصاف سے پورا کیا کرو ہم کسی کو اُسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے اور جب بات کہو تو عدل وانصاف کے ساتھ اگرچہ رشتہ دار کے مقابل مین ہو اور خدا کے عہد وپیمان کو پورا کرو ہم کسی کو اُسکی وسعت سے زائد تکلیف نہین دیتے۔

(۲۳) لا نکلف نفسًا الا وسعھا (اعراف پ ۸)

ہم کسی شخص کو اُسکی وسعت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتے اور ہمارے پاس لوگون کے اعمال کی ایک کتاب ہی جو ٹھیک بتلاتی ہے اور اُن لوگون پر بالکل ظلم نہین کیا جائیگا"

(۲۴) لا نکلف نفسًا الا وسعھا ولدینا کتاب ینطق بالحق وھم لا یظلمون (مومنون پ ۱۸)

---

(۲۵) لینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ

وسعت رکھنے والے کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی

www.kitabmart.in

فلينفق مما اتاه الله
لا يكلف الله نفسا الا ما
اتيها -

(طلاق پ ۲۸)

(۲۶) ذلك ان لم يكن ربك
مهلك القرى بظلم واهلها
غافلون (انعام پ ۸)

(۲۷) وما كان ربك ليهلك
القرى بظلم واهلها
مصلحون (ہود پ ۱۲)

(۲۸) تلك امة قد خلت لها
ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا
تسألون عما كانوا يعملون -

(بقرہ پ ۱)

(۲۹) من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها ومن جاء بالسيئة

روزی تنگ ہے، وہ جتنا خدا نے اُسے
دیا ہے اُسمیں سے صرف کرے خدا نے
جتنی وسعت دی ہے اُسی کے مطابق
تکلیف دیا کرتا ہے -

بات یہ ہے کہ تمھارے پروردگار کا یہ شیوہ
نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم و زبردستی کیساتھ
ہلاک کردے درصورتیکہ باشندے اُنکے
بے خبر ہوں،

تمھارے پروردگار کے یہ شایان نہیں
کہ بستیوں کی بستیاں ظلم و ستم کے ساتھ
اُجاڑ دے حالانکہ باشندے انکے نیکوکار ہوں،

یہ وہ لوگ تھے کہ جو گذر گئے اُنکے لئے اُنکی
کارگذاری ہے اور تمھارے لئے تمھاری
کارگذاری اور جو کچھ وہ کر گذرے اُسکی
بابت کچھ تم سے نہ ہوگی -

جو شخص نیکی کرے گا اُسکو اُسکا دس گنا
ثواب عطا ہوگا اور جو شخص بدی کرے تو

www.kitabmart.in

فلا یجزی الا مثلها وهم لا یظلمون (انعام پ ۷)

اُسکی سزا اُسکے برابر ہی دیجائے گی اور اُسکے ساتھ کوئی ظلم نہین ہوگا،

(۳۰) هل یجزون الا ما کانو یعملون (سبا پ ۲۲)

جو اعمال اُنھون نے کئے تھے اُسی کے مطابق اُن کو جزا دیجائے گی،

(۳۱) ولا تکسب کل نفس الا علیها ولا تزر وازرة وزر اخری (انعام پ ۷)

جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اُسکا نقصان اُسی کے لئے ہے اور کسی پر دوسرے گناہ کا بار نہین پڑے گا۔

(۳۲) من اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها ولا تزر وازرة وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل پ ۱۵)

جو شخص صحیح راستہ پہ چلتا ہے وہ اپنے ہی لئے چلتا ہے اور جو راستہ سے بھٹکتا ہے وہ بھٹک کر اپنا ہی خود نقصان کرتا ہے اور کوئی دوسرے کے گناہ کا بار نہین اُٹھا سکتا۔ اور ہمارا کبھی شیوہ نہین رہا کہ کسی قوم پر عذاب کرین جب تک کہ کوئی رسول اُنکی طرف مبعوث نہ کر دین۔

(۳۳) قل لا تسئلون عما اجرمنا ولا نسئل عما تعملون (سبا پ ۲۲)

تم اُن سے کہدو کہ نہ ہمارے گناہون کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمھاری کارستانیون کی ہم سے باز پرس۔

www.kitabmart.in

(۳۴) ولا تزر وازرۃ وزر اخری وان تدع مثقلۃ الی حملھا لا یحمل منہ شیئ ولو کان ذا قربیٰ

(فاطر پ ۲۲)

کوئی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائیگا اور اگر کوئی گران بار کسی کو اپنا بار اٹھانے کیلئے بلائے تو اُسکے بار میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائیگا، اگرچہ اُسکا عزیز قریب ہو۔

(۳۵) ولا تزر وازرۃ وزر اخری (زمر پ ۲۳)

اور کوئی کسی دوسرے کے بار کو نہ اٹھائے گا۔

(۳۶) فمن اھتدی فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا

(زمر پ ۲۴)

جو شخص راہ راست کو اختیار کرے اُسنے اپنا ہی نفع کیا اور جو بری راہ لگے اُسنے اپنا ہی نقصان کیا"۔

---

(۳۷) من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا

(جاثیہ پ ۲۵)

جو نیک اعمال کرے تو وہ اُسکے نفع کیلئے ہیں اور جو برے کام کرے تو وہ اُسی کے نقصان کا باعث ہیں۔

(۳۸) وما کان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھدیھم حتی یبین لھم ما یتقون۔

خدا کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ کسی قوم کو بعد اسکے کہ اُن کو صحیح راستہ پر چلا چکا ہے ترک کردے جب تک کہ اُن کو

www.kitabmart.in

قابل اجتناب چیزیں بتلا نہ دے۔

(۳۹) لیھلك من ھلك عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ۔

جو شخص ہلاک ہو وہ حجت تمام ہونے کے بعد اور جس کو زندگانی حاصل ہو وہ بھی بعد اتمام حجت،

(۴۰) من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

جو ایک ذرہ بھر نیک کام کریگا اُس کا انجام دیکھ لیگا اور جو ایک ذرہ بھر بدکام کرے گا اُسکو بھی دیکھ لیگا،

ایک چھوڑ چالیس آیتیں

کیا اب بھی مطالبہ پورا نہیں ہوا؟

قرآن مجید کی ایک آیت بھی اگر کسی چیز کی گواہی دے تو اُس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض ہے چہ جائیکہ چالیس آیتیں متفقہ طور پر یک زبان و یک آہنگ ہوکر ایک مطلب کو بیان کریں اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ باری تعالیٰ کی نظر میں صفت عدالت کو کتنی اہمیت حاصل ہے اور وہ کسی طرح راضی نہیں کہ اُسکی طرف ظلم کا توہم بھی ہو سکے، وہ تاڑ توڑ مسلسل آیتوں سے اس امر پر زور دیتا ہے کہ خداوند عالم عادل ہے اور اُسکے

www.kitabmart.in

کاموں میں ظلم کا شائبہ نہیں، لیکن افسوس ہے کہ بہت سے مسلمان پھر بھی اُس پر ظلم کو روا سمجھتے رہے ہیں مستفسر صاحب بھی اسی گروہ میں داخل ہیں، انکا خیال ہے کہ شیعوں نے عدل کو اپنی عقل محض سے مدار ایمان بنا رکھا ہے اور "وہ خانہ ساز اصول میں سے ہے اور جس مذہب میں خدا کا عادل سمجھنا ضروری ہو وہ شیعوں کا عقلی و اختراعی ہے نہ کہ من عند اللہ" وہ بڑے زور شور سے سوال کی صورت میں مطالبہ کرتے ہیں "کیا ایمان باللہ ایمان بالرسل ایمان بالیوم الآخر کی طرح عدل پر ایمان لانے کے لئے قرآن مجید میں کوئی ایک آیت بھی موجود ہے" کوئی ایک کے بجائے چالیس آیتیں دیکھنے لینے کے بعد بھی معلوم نہیں مستفسر کا مطالبہ پورا ہوگا یا وہ پھر یہی سوال کریں گے کہ کیا عدل پر ایمان کے لئے کوئی آیت قرآن میں ہے"؟

اصول دین اور اصول مذہب کی تشریح

توحید و عدل کا اصلی مفہوم

مذکورہ بالا بیانات سے یہ امر بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ ایمان باللہ کے تحت میں خداوند کریم کے تمام صفات کمال کا جو ادلہ قطعیہ سے ثابت ہو جانے پر اعتقاد ضروری ہے، اور یہ سب مدار نجات ہیں اور ایک مسلمان حقیقی طور پر اُسی وقت مسلمان اور مومن ہو سکتا ہے جب وہ اُن تمام پر ایمان رکھے

www.kitabmart.in

توحید وعدل اگرچہ ظاہر مین دو مختصر مفہوم ہین لیکن علم کلام پر عبور حاصل کرنیوالا اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ دونون مفہوم باری تعالیٰ کے تمام اوصاف ثبوتیہ وسلبیہ صفات ذات وصفات فعل سب پر حاوی ہین، یہ دونون دو سرخیان ہین جنکے تحت مین متعدد ابواب مندرج ہین، توحید کے ذیل مین وجود صانع، وجوب ذاتی، قدم، علم، قدرت، حیات ارادہ، نفی شریک، نفی احتیاج، نفی جسم وجسمانیات وغیرہ وغیرہ سب داخل ہین اور عدل کے تحت مین نفی جبر، نفی ظلم، عدالت اور انصاف اور اُسکے تمام فروع وشعب مندرج ہین اور چونکہ الٰہی سب کا اعتقاد الوہیت مجموعی ایمان باللہ کا مرادف ہے اور اُسپر تمام اعمال وعبادات کی قبولیت متفرع ہے اس لئے توحید وعدل اپنے مذکورۂ بالا وسیع معنی کے ساتھ اصول دین مین داخل ہین۔

وہ چیزین کہ جن پر ایمان رکھنا ضروری ہے اگرچہ سب مدار نجات ہین اور اُخروی فلاح ونجاح اُن کے اعتقاد پر موقوف ہے لیکن یہ ضروری نہین کہ اُن مین سے ہر ایک کا منکر ظاہری احکام کی رو سے بھی کافر سمجھا جائے،

حضرت رسالتمآبؐ نے خود فرمایا تھا ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلّھم فی النار الّا واحدۃ اس سے صاف ظاہر

www.kitabmart.in

کہ اسلامی جماعت مین تفرقہ بازی ہوگی اور اُسکے ۷۳ فرقہ ہوجائینگے مگر یہ سب
امت نبی مین داخل اور اسلامی جامعہ کے اجزا ہین لیکن نجات انمین سے
صرف ایک ہی جماعت کیلئے ہے،

یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظاہری صورت مین اسلام ایک وسیع معنی
رکھتا ہے جو تمام فرق اسلامیہ کو شامل ہے، ایسی صورت مین ہر وہ عقیدہ
کہ جس پر نجات کا انحصار ہو ضروری نہین کہ اُسکا منکر دائرہ اسلام سے بھی
خارج ہوجائے لیکن بعض ایسے اہم عقائد ضرور ہین جو اسلام کے مخصوص
ارکان ہین اور جن مین تمام مسلمان برابر سے شریک ہین کہ اُنکا انکار کرنے والا
شخص اسلامی دائرہ سے بھی خارج ہوجاتا ہے اسی بنا پر اُن عقائد مین جو حقیقۃً
اصول دین اور مدار ایمان اور معیار نجات ہین ایک دوسری اصطلاحی نگاہ
ڈال کر فرق قرار دیدیا گیا ہے،

وہ عقائد کہ جنمین تمام مسلمان ناجی اور غیر ناجی سب کے سب شریک ہین
اور جن کے بغیر کوئی شخص ظاہری حیثیت سے بھی مسلمان نہین ہوسکتا اُنکا
نام اصول دین رکھا گیا ہے اور وہ عقائد کہ جنکا بہت سے فرق اسلام نے انکار
کیا ہے لیکن حقیقۃً وہ ادلۂ قطعیہ سے ثابت ہین اور مدار نجات و ایمان ہین
اُنکا نام اصول مذہب ہے،

اور چونکہ صحیح مذہب ہی دین واقع کا صحیح مصداق ہے اسلئے اُسکے

www.kitabmart.in

جو اصول ہون وہی حقیقۃً دین کے اصول ہین اور انّ الدّین عند اللہ الاسلام، رضیت لکم الاسلام دینا، ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین وغیرہ وغیرہ انہی پر منطبق ہے،

جناب مدبر الواعظ دامت معالیہ کا یہ لکھنا کہ "تین اصول دین ہین یعنی توحید نبوت معاد اور دو اصول مذہب ہین عدالت امامت اور ان پانچون کو تغلیبًا اصول دین کہتے ہین" اسی اصطلاح پر مبنی ہے، ہان بے شک ہماری تحریر سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یہ پانچون تغلیبًا نہین بلکہ تحقیقًا اصول دین ہین اور تین کو اصول دین، دو کو اصول مذہب کہنا صرف ایک اصطلاحی فرق ہے،

ہمارے اس بیان سے مستفسر کے سوال نمبر ۲ اور نمبر ۳ کا جواب ہو جاتا ہے جس مین وہ لکھتے ہین "جب دین کے تین ہی اصول ہین تو پھر شیعون کو دو اور خانہ ساز اصول عدل و اثنا عشری امامت کو داخل دین اور شامل ایمانیات کر دینے کا اختیار کہان سے مل گیا اور جس مذہب کے یہ دو اصول ہین عدل و امامت وہ شیعون کا عقلی و اختراعی ہے نہ من عند اللہ جیسا کہ دین اسلام من عند اللہ ہے۔

www.kitabmart.in

عقل اور اصول دین

مستفسر صاحب جناب مدیر الواعظ کے اس فقرہ سے بہت چراغ پا ہوے ہین کہ "اصول دین کی حسن وخوبی و تعیین و معرفت محض عقل پر منحصر اور عقلاً واجب ہے"۔

وہ چاہتے ہین کہ اصول دین سب کے سب بنصوص قرآنیہ سے ثابت ہون اور عقل کا قدم درمیان مین نہ آنے پائے لیکن مستفسر سے کون پوچھے کہ اگر عقل نہ ہو تو قرآن پر ایمان لانے کی کیا صورت ہی؟

حضور والا! نصوص قرآنیہ سے کسی مطلب کا یقین کرنا موقوف ہے اس امر پر کہ آپ تہ دل سے قرآن کی صحت پر ایمان لے آئین اور قرآن پر ایمان لانا اس بات پر متفرع ہے کہ رسول کی نبوت اور صدق کا اعتقاد کر لیجئے اور رسول کی نبوت و صدق کا اعتقاد اسی وقت ممکن ہے کہ آپ کسی باشعور وارادہ قادر و حکیم مطلق ہستی کی الوہیت کا اقرار کر چکے ہون، اب اگر خدا کی الوہیت، رسول کی رسالت، قرآن کی حقانیت کو خود قرآنی آیتون سے ثابت کرنا چاہین تو کیا منطقی حیثیت سے دور نہین لازم آتا،

ایک طبیعی و دہری کے مقابلہ مین جو وجود خدا کا منکر ہے آپ

www.kitabmart.in

قل ھو اللہ احد پڑھ پڑھ کر دم کیجیے تو کیا نتیجہ ہو سکتا ہے،
اور ایک عیسائی کے سامنے جو تثلیث کا قائل ہے لا تقولوا ثلثۃ
انتھوا خیرًا لکم کا ورد پڑھیے تو اُس پر کیا اثر ہوگا؟
اور ایک آریہ کے آگے جو معاد اور حشر اجساد کا منکر ہو کسی حافظ قرآن
کو بلا کر پورا سورۂ حشر پڑھوا دیجیے تو وہ کب تسلیم کریگا؟
اور کسی مخالف اسلام کو مناظرہ کے وقت ان الدّین عند اللہ
الاسلام اور ما محمد الا رسول کہکر قائل کرنا چاہیں تو کیا یہ امر مضحکہ
خیز نہ ہوگا؟

یقین جانئے! اگر آپنے خدا کی خدائی رسول کی رسالت، قرآن کی
حقانیت کا خود قرآن میں دیکھکر یقین کیا ہے تو آپ کو خود قرآن کا ایمان
نہیں ہے اور اپنے اسلام و ایمان پر نظر ثانی کرنا چاہیئے، خدا نے عقل
اسی لئے دی ہے کہ اُسکے ذریعہ سے اُسکی اور اُسکے رسول کی معرفت حاصل
ہو، عقل ہی وہ ہے جو ایک باشعور شخص کو ہاتھ پکڑ کر تحقیق کی طرف لیجاتی
اور رسول و نبی کی صدق کا یقین دلاتی ہے۔

اگر عقل نہوتی تو انبیاء و رسل کی چیختے چیختے آوازیں بیٹھ جاتیں اور
کوئی اُنکی بات بھی نہ سنتا اور اگر سنتا تو اُسپر یقین کرنیکا کوئی باعث نہیں تھا
میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ سے مستفسر صاحب اپنی زبان سے کبھی

www.kitabmart.in

نہ نکالین گے کہ "اصول دین کو عقل سے نہین بلکہ نصوص قرآنیہ سے سمجھنا چاہیئے"

بے شک اگر اصول دین مین سے کوئی امر ایسا ہو جس کی تصدیق پر قرآن مجید کی سچائی کا اعتقاد موقوف نہین ہے تو اُس کو قرآن مجید کی رو سے ثابت کرنا صحیح و درست ہی جس طرح اگر قرآن مین کوئی آیت اُسکے متعلق نہ موجود ہو لیکن عقل قطعی طور سے اُسکا فیصلہ کرتی ہو تو اُسکا ماننا ضروری ہے، عدل کا مسئلہ ایسا ہے کہ اُسمین عقل اور قرآن دونون متفق طور پر ناطق ہین، ایک طرف عقل بتلاتی ہے کہ اگر خدا عادل نہو تو جزا اور سزا اور قیامت و معاد سب باطل ہین اور چونکہ خدا کامل بالذات ہی اُسمین نقص کا شائبہ نہین لہذا ظلم اُس پر محال ہے، دوسری طرف قرآن مختلف انداز سے خدا کے عادل ہونے کی گواہی دیرہا ہے اور ظلم کی صریحی طور سے نفی کرتا ہی، لہذا ایک عاقل اور مسلمان شخص کو اسکے تسلیم کرنے مین کیا عذر ہو سکتا ہی؟

مسئلہ امامت کی مختصر بحث

امامت کے معنی

امامت کے لغوی معنی تو پیشوائی کے ہین اور اسی حیثیت سے جماعت مین نماز گذارون کے مقتدا کو امام کہا جاتا ہے لیکن جناب باری کی اصطلاح

www.kitabmart.in

مین امامت ایک خاص منصب اور مرتبہ کا نام ہے جس کو وہ صرف اپنے انتخاب سے قابلیت اور استعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

خدائی مناصب و مراتب کی حقیقت تک انسانی فہم و ادراک کہان پہونچ سکتا ہے دنیاوی سلاطین کہ جن کو اُس بارگاہ قدس و جلال سے کوئی نسبت ہی نہین اُنکے مقرر کئے ہوئے منصب اور مرتبون کو دیکھکر ہر شخص یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ اُنکے لئے کوئی خارجی حقیقت اور ماہیت نہین ہوا کرتی جسکو الفاظ کے ذریعہ سے علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے بلکہ اُنکا تعدد تمایز و اختلاف سب نظر سلطان اور اُسکے قرار داد و اعتبار پر مبنی ہوتا ہے اور اسی قرارداد کے باعث اُن مین فوقیت و ماتحتی پیدا ہوتی ہے"۔

بیشک آثار اور لوازم کی حیثیت سے ان منصبون اور عہدون مین افتراق و امتیاز کا سمجھنا ممکن ہے، امامت، نبوت، رسالت، یہ تینون منصب جداگانہ ہین جنمین قدرت کی طرف سے مراتب و درجات مین تفاوت رکھا گیا ہے، نبی کی حیثیت صرف اُس مخبر کی ہے جو لوگون کو خدا کی یاد دلائے اُنکو عذاب الٰہی سے ڈرا کر اور ثواب الٰہی کی طرف بلا کر ایمان کے راستہ کی طرف دعوت دے سکے۔

اس سے ذرا بلند رسول کا مرتبہ ہے وہ خدا کا سفیر ہے جو اُسکی طرف سے

www.kitabmart.in

احکام کا اجراء کرے قانون نافذ کرے اور اُس پر لوگون کو عمل پیرا بنائے
نبی و رسول کی تصدیق اگرچہ لازم اور اُسکا اتباع ضروری ہے لیکن اُس
محدود دائرہ مین کہ جسکے اندر اُسکی نبوت اور رسالت کو محدود کیا گیا ہے
اور وہ بھی اسی حیثیت سے کہ وہ مخبر صادق اور سفیر ہے، امامت کا درجہ
اُن دونون سے بلند ہے، امام کی صورت نہ مخبر کی ہے نہ سفیر کی بلکہ وہ
خدا کی طرف سے پیشوائے خلق اور مطاع مطلق بنا کر کھڑا کیا جاتا ہے وہ
باری تعالیٰ عز اسمہ کی طرف سے ایک نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا
جاتا ہے کہ لوگ اُسکے قدم بقدم چلین اُسکی بات کو سنکر عمل کرین اُسکے
ہر طرز عمل کی موافقت کرین اور اُسکی اطاعت کو اپنا نصب العین سمجھین
جو شخص نبی یا رسول ہو اُسکے لئے امام ہونا ضروری نہین اور جو امام خلق
قرار دیا جائے اُسکے لئے نبی یا رسول ہونے کی شرط نہین ہے، ہان یہ
ممکن ہے کہ باری تعالیٰ کسی کامل ہستی مین نبوت رسالت، امامت
سب کو جمع کر دے "

جو شخص نبی و رسول ہے لیکن امام نہین ہے وہ کسی طرح مرتبہ مین
اُس شخص کے برابر نہین جس کو امامت عطا کر دی گئی ہے اور اگر ایسا شخص
ہے جس مین قدرت نے نبوت و رسالت و امامت جمع کر دی ہے وہ امامت
کی حیثیت سے اُس شخص کا جو تنہا امام ہو شریک ہوگا لیکن صفات نفسیہ

www.kitabmart.in

اور فضائل ذاتیہ مین ہو سکتا ہے کہ اُس سے مساوی ہو اور ہو سکتا ہی کہ
کہ کم ہو یا زیادہ یہ نہین کہا جا سکتا کہ چونکہ وہ امام ہونیکے ساتھ رسول
و نبی بھی ہے تو اُسکا درجہ و مرتبہ زیادہ ہوگا، کیونکہ اعلی مرتبہ مین مساوی
ہونیکے ساتھ کسی کا ادنی درجہ پر فائز ہونا اُسکی فضیلت کا موجب نہین ہو سکتا
جس طرح اگر دو شخص ایسے ہین جو مولوی فاضل پاس ہین لیکن ایک نے انہین
سے مولوی یا عالم کا امتحان بھی دیا ہے تو یہ اُسکے فضلیت کا باعث نہین
ہو سکتا اگر یزی دان اصحاب یون سمجھ سکتے ہین کہ دو شخص جو بی اے کے درجہ
کی برابر سے سند رکھتے ہون لیکن ایک اُن مین سے کسی نہ کسی طرح علیحدہ
سے پڑھکر براہ راست بی اے کے امتحان مین شریک ہوکر کامیاب ہے تو
کیا وہ شخص جو بی اے کے قبل انٹرنس کے درجہ کا سارٹیفکیٹ بھی حاصل
کر چکا ہے اُس پر فوقیت رکھتا ہے، انبیاء سابقین مین جہان تک نظر ڈالی
جاتی ہے اُنکا خط فضیلت نبوت و رسالت کے نقطہ تک منتہی ہو جاتا ہے
لیکن ایک ابراہیم خلیل الرحمن کی ذات ایسی ہے جس مین مبدأ فیض نے
تینون منصبون کو جمع کر دیا تھا،

نبی و رسول کا مرتبہ تو پہلے ہی سے حاصل تھا کلمات تامات کے
امتحان مین کامیاب ہونے پر امامت کا درجہ بھی عطا ہوا اور انی جاعلک
للناس اماما کی سند مل گئی۔

www.kitabmart.in

ہمارے نبی اکرم رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت تمام انبیائے سابقین سے بلا استثنا ثابت ہی لہذا یقینی ہے کہ حضرت بھی تینون منصبون کے حامل تھے اور رسالت و نبوت کے ساتھ امامت کا درجہ بھی حضرت کو حاصل تھا، اور چونکہ حضرت باری عز اسمہ نے حضرت کو پیشوائے مطلق قرار دیکر کسی کا استثنا نہین کیا تھا لہذا یہ ماننا لازمی ہی کہ حضرت افضل خلق تھے،

ہمارے مذکورہ بالا بیانات سے یہ امر بخوبی ثابت ہی کہ امام کے لئے پیشوائے خلق اور مطاع مطلق ہونا ضروری ہی اور باری تعالیٰ کی جانب سے اُسکے قول و عمل کا اتباع تمام افراد بشر کا فرض ہوتا ہی۔

امام اگر خود نبی و رسول ہو تو مستقل طور پر نبی ہونیکی حیثیت سے تبلیغ احکام شریعت کریگا لیکن اگر امامت کا منصب کسی ایسی ہستی کو حاصل ہی کہ جو اُس سے افضل رسول و نبی امام کی موجودگی مین اُسکے زیر حکم اور تابع فرمان قرار دی گئی ہے تو اُس پیغمبر کی وفات کے بعد اسی ہستی کا پیشوائے خلق ہونا لازمی ہے اور خلافت و نیابت کے لباس مین اس امامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے اور امامت کی اس مخصوص قسم کو ان لفظون مین بیان کرنا صحیح ہے کہ "ھی الریاسۃ العامۃ الالٰھیۃ خلافۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی امور الدین والدنیا بحیث یجب اتباعہ علی کافۃ الامۃ

اور یہی وہ ہی کہ جس کو نبوت کی فرع کہا جاتا ہے،

www.kitabmart.in

اس بیان سے یہ امر واضح ہو گیا کہ امامت کا مفہوم ایک ہی ہے، آثار و لوازم اسکے مختلف ہین! ابراہیم کو جو امامت ملی تھی وہ وہی تھی جو خاتم النبیین کے جانشین و وصی امیر المومنین علیہ السلام اور اون کی اولاد کے لئے ہم ثابت کرنا چاہتے ہین بیشک چونکہ ابراہیم خود نبی و رسول تھے لہذا اُن کی امامت استقلالی حیثیت رکھتی تھی اور ہمارے ائمہ معصومین ع چونکہ خاتم الانبیاء ص کی شریعت کے حافظ و نگہبان مقرر ہوے تھے لہذا انکی امامت جانشینی اور خلافت کے عنوان سے تھی، امامت کی حقیقت ایک ہی ہے صورتین بدلی ہوئی ہین، اب مستفسر کا یہ اعتراض کہ "کیا جناب ابراہیم کو مرتبہ نبوت و خلت پر فائز ہو چکنے کے بعد بھی امامت بمعنی مصطلح جو غیر نبوت ہی عطا ہوئی تھی تو پھر جناب ابراہیم رتبہ نبوت پر ممتاز ہونے کے بعد کس رسول کے خلیفہ بنا دئے گئے اور کس کی خلافت مین ریاست عامہ دینیہ و دنیویہ اُن کو ملی" بالکل بادر ہوا ثابت ہو جاتا ہے،

رہ گیا یہ سوال کہ کیا قرآن مجید مین امامت کا استعمال شیعون ہی کے اصطلاحی معنی مین ہوا ہے، اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن مین تو اس لفظ کا استعمال شیعون کے اصطلاحی معنی مین نہین ہوا ہے لیکن شیعون کے اصطلاحی معنی وہی ہین جنمین قرآن کے اندر امامت کا استعمال ہوا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر امامت کسی خاص منصب اور مرتبہ کا نام نہو تو ابراہیم سے مخصوص طور پر

www.kitabmart.in

انی جاعلك للناس اماما کہنے کے کوئی معنی نہین، تمام انبیا اپنی اپنی
اُمت کے لئے واجب الاتباع ہوتے ہین اُسمین ابراہیم کی کونسی خصوصیت
ہے آخر نبوت و رسالت کے حاصل ہونیکے بعد ابراہیم مین کونسی کسر رہ گئی
تھی کہ اذا ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات کے مندرجہ کلمات کے ساتھ
اُنکا امتحان لیا گیا، اور فاتمھن کے نتیجۂ امتحان اور کامیابی پر انی
جاعلك للناس اماما کی سند عطا ہوئی، ایک سب جج کو امتحان کے بعد
کامیاب ہونے پر منصف کی کرسی دینا صحیح ہے یا جوڈیشل کمشنر کا عہدہ۔
یقیناً کسی مرتبہ پر فائز شخص کو جب امتحان لیکر کامیابی کا انعام دیا
جائیگا تو وہ پہلی مرتبہ سے بلند ہی مرتبہ ہوگا،
اصل و فرع کا فرق کسی کا طبعزاد نہین اور نہ مطلق امامت کا لازمہ ہے
بلکہ مخصوصاً جب امامت کسی نبی و رسول کے زیر سیادت ہوگی تو اُس مین خود
بخود فرعیت پیدا ہو جانا ضروری ہے،

امامت عامہ و خاصہ

جس طرح نبوت مین دو مرحلہ ہین جنمین سے ایک نبوت عامہ ہے اور
دوسرے نبوت خاصہ اُسی طرح امامت کی بحث بھی دو حصون مین منقسم ہے
امامت عامہ اور امامت خاصہ،

www.kitabmart.in

امامت عامہ مین عمومی حیثیت سے ثابت کیا جاتا ہے کہ رسول کی عدم موجودگی مین حفظ شریعت کیلئے ایک امام کا ہونا ضروری ہے اور یہ کہ امامت مخصوص منصب ہے، جو خدا کی طرف سے قرار دیا جاتا ہے اور بغیر جعل الٰہی کے حاصل نہین ہو سکتا اور عصمت و علمیت و افضلیت وغیرہ اسکے شرائط ہین امامت خاصہ کے معنی یہ ہین کہ خصوص طور پر نصوص قطعیہ سے اُس ہستی کی تعیین کیجائے جسکو باری تعالیٰ نے امامت کیلئے منتخب کیا ہے جناب پیر صاحب لواعظ کے مقالہ مین متعدد آیتین جو نقل کیگئی ہین انمین سے بعض امامت عامہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہین لیکن اتنا ثابت ہوتا ہے کہ امامت ایک مخصوص منصب ہے جس کیلئے انتخاب خداوند عالم کی جانب سے ہوتا ہے اور وہی جعلناھم أئمۃ وجعلناھم ائمۃ ونجعلھم أئمۃ کی لفظون مین اپنے انتخاب کا اعلان کیا کرتا ہے، ان آیات کو امامت خاصہ کی دلیل سمجھکر یہ اعتراض کرنا کہ "ان آیتون مین جناب موسیٰ اور بنی اسرائیل یا اسحٰق و یعقوب کا تذکرہ ہے ان کو اثنا عشری امامت سے کوئی تعلق نہین" عدم تدبّر کی دلیل نہین تو کیا ہے۔

امامت اور حکم عقل

مستفسر کو اس امر مین بڑا تشویش و پیچ ہوا ہے کہ "جب اثنا عشری امامت کی تعیین و معرفت شیعون کی عقل محض پر منحصر اور عقلاً واجب ہے تو پھر باب امامت مین نص خدا و رسول کو ضروری جاننا چہ معنی دارد؟ لیکن اگر وہ تامل سے کام

www.kitabmart.in

لیجئے تو اس سوال کا جواب بالکل آسان نظر آتا، بے شک امامت کا ضروری ہونا عقلی دلیل سے ثابت ہے اور عقل قطعی طور سے بتلاتی ہے کہ رسولؐ کی وفات کے بعد شریعت نبویہ کی حفاظت کے لئے ایک امام کا ہونا ضروری ہے لیکن وہ امام کون ہو، اُسکی تعیین کے لئے عقل حاکم ہے کہ نص خدا و رسول کی ضرورت ہے امام وہی ہو سکتا ہے کہ جو باری تعالیٰ کا انتخاب کیا ہوا اور منصوص من اللہ ہو لہذا عقلی حکم کے رو سے تعیین شخص امام مین نص خدا و رسول ضروری ہے۔

جعل الٰہی اور نص فعلی

صدیان گذر گئین متکلمین و مفسرین و ارباب حدیث کے طبقہ آئے اور منقرض ہو گئے خلافت کا مبحث بھی ہمیشہ محاذ جنگ بنا رہا اور موافق و مخالف لشکر ہمیشہ ہی صف آرا رہے علمائے شیعہ بیچارے ہمیشہ پکارتے رہے کہ خلافت و امامت کے لئے جعل الٰہی کی ضرورت ہی اور بغیر نص قطعی کے خلافت ثابت نہین ہو سکتی لیکن علمائے اہلسنت یہی کہتے رہے کہ خلافت و امامت کا جعل الٰہی اور نص خدا و رسول سے کوئی تعلق نہین، اُمت خود جس کو چاہے اپنے اختیار سے خلیفہ بنا سکتی ہے،

مستفسر کا ضمیر خود اس عقیدہ کی کمزوری کا معترف تھا لہذا اُنھون نے ذرا اخلاقی جرأت کر کے اپنے قدیم اور دیرینہ اعتقاد سے کنارہ کشی کر کے شیعون

www.kitabmart.in

کی ہمنوائی اختیار کرلی ہے، وہ رقمطراز ہین :-

"آیات قرآنیہ اور نصوص فرقانیہ سے اظہر من الشمس اور امین من الامس ہے کہ امامت للناس اور خلافت فی الارض کا مدار صرف جعل الٰہی اور خداوند عالم کے نص فعلی پر ہے، رسول کے قول یا فعل کو عطائے امامت وخلافت مین کوئی دخل نہین ورنہ جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی ذریت مین سے جس کو چاہتے اپنے قول یا فعل سے امام بنا دیتے اور خدائے ذوالجلال سے اپنی ذریت کے لئے استدعائے امامت نہ کرتے" پھر صفحہ ۸ پر لکھتے ہین "آیت ہذا اس امر کی بیّن شہادت ہے کہ امامت بدون جعل الٰہی ناممکن الحصول ہی اسلئے جناب ابراہیم خلیل اور رسول ہونے کے باوجود بغیر جعل الٰہی اس منصب جلیل پر فائز نہو سکے اور نہ اپنی ذریت مین سے کسی کو اس منصب عظیم پر باختیار خود مامور کر سکے بلکہ بارگاہ الٰہی مین اپنی ذریت مین سے امام بنائے جانے کی التجا کی"

پھر صفحہ ۱۰ مین ملاحظہ ہو "خلیفہ فی الارض اور امام للناس وہی ہوتا ہی جسکو خود خداوند عالم بناتا ہی"

یہ تو حقیقت کے اعتراف کی وہ آوازین ہین جن کو بے اختیار خداوند عالم منکرین کے دہنون سے نکلوایا کرتا ہے اور یقیناً مستفسر اس حیثیت سے مبارکباد کے مستحق ہین کہ انھون نے بہت صفائی کے ساتھ اپنے مذہبی روایات سے

www.kitabmart.in

دستکشی کرکے نصب امام کو جعل اور تعیین باری کا پابند قرار دیا ہے لیکن انھون نے اسکے بعد جس وادی مین قدم رکھا ہے وہ پہلے سے زیادہ خارزار اور پرخطر ہے۔

اُن کا خیال ہے کہ جو شخص کسی نہ کسی طرح تخت حکومت کا مالک بنجائے اور فوج و لشکر وغیرہ اُسکے ہاتھ لگ جائے تو وہ ہی خداوند عالم کی جانب سے منصوص اور معین ہے خود اُسکا لوگون پر مسلط ہوجانا اُسکے حقیت کی دلیل اور خداوند عالم کی نص فعلی اور عملی شہادت ہے"

زیر بحث رسالہ مین متعدد جگہ اشارۃً و کنایۃً اس مطلب کو لکھا گیا ہے یہ فرسودہ عقیدہ کہ بندون کے افعال خیر و شر سب خدا کی طرف استناد رکھتے ہین اگر اپنے تمام لوازم و آثار کے ساتھ قبول کیا جائے تو یقیناً اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ لوگون کا کسی شخص کو خلیفہ اور امام بنانا عیناً خدا کا فعل اور اُسکا عملی جعل ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ عقیدہ کچھ اتنا کم قسمت تھا کہ خود اُسکے ماننے والے ہمیشہ تاویل و توجیہ ہی کرتے رہے کیونکہ اُنکے خیال کی بنا پر ثواب و عقاب بیکار اور جزا و سزا باطل ہوجاتی، شراب پینا اُسکے پینے والے کا کام نہین بلکہ خود خداوند عالم کا کام ہے لہذا اس بیچارے کو سزا دینے کا نتیجہ؟

امام کے معنی اگر سلطان جابر، ظالم، زبردست، متمرد وغیرہ وغیرہ

www.kitabmart.in

حاصل کرلیا ہے خدا کی طرف سے امام خلق ہے اور خود اسکا سلطان بنجانا اسکے امام مجعول من اللہ ہونے کی دلیل ہے، اور اس صورت مین چنگیز خان ہلاکو، تیمور، نادر وغیرہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے امام مجعول من اللہ ہونگے اور موجودہ زمانہ مین جبکہ اسلامی عثمانی خلافت کا شیرازہ غازی مصطفے کمال پاشا کے ہاتھون بکھر چکا ہے یورپ کے بڑے بڑے سلاطین خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوے امام سمجھے جانا ضروری ہین،

لیکن اگر امامت صرف جبر وظلم قہر وغلبہ سے بادشاہ بن بیٹھنے کا نام نہین بلکہ امام وہ پیشوائے خلق ہے جسکو خدا نے اپنی جانب سے مقرر فرمایا ہو اور جسکی اطاعت واتباع کو فریضہ لازمہ بنا دیا ہو جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے تو اسکی تعیین وتشخیص سلطنت وحکومت کا مالک بن جانے سے نہین ہوسکتی بلکہ اسکے لئے خداوند عالم کے نص قطعی کی ضرورت ہے جو اسکے رسول کی زبانی یا قرآن کی صورت مین امت تک پہونچے۔

اگر امامت کے معنی سلطنت، قہر وغلبہ کے ہون تو مستفسر کو بتلانا چاہیئے کہ ابراہیم کس اقلیم کے بادشاہ بنا دئے گئے تھے اور انکو کیا قہر وغلبہ حاصل تھا، کیا خدا بھی جھوٹ موٹ کی باتین بناتا ہے کہ ابراہیم کو اپنے نص فعلی سے امامت عطا نہین کی لیکن خوش کرنے کیلئے کہدیا انی جاعلک للناس اماما یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ جب امامت کے معنی ظاہری سلطنت

www.kitabmart.in

اور غلبہ کیے ہین اور اس بنا پر یزید ولید متوکل و ہارون رشید ایسے ظالم و جابر سلطان بھی خداوند عالم کی طرف سے امام مجعول ہین تو خداوند عالم کا وعدہ کہ لاینال عھدی الظالمین کہان گیا ؟!

کیا مستفسر کے نزدیک خدا بھی وعدہ خلاف دغا باز کذاب ہے ،

نعوذ باللہ من ذلک ۔

نصِّ خدا اور فعلِ رسولؐ

صـ۴ " امامت کا مدار جعل الٰہی پر ہے رسول کے قول یا فعل کو اعطائے امامت و خلافت مین کوئی دخل نہین ورنہ جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی ذریت کیلئے استدعائے امامت نہ کرتے پس اثنا عشری امامت کے باب مین نص رسول کے ضروری جاننے کا مفاد کیا ہے ۔

صـ۹ " جب اثنا عشری امامت کے لئے خداوند عالم کی نہ فعلی شہادت ہے نہ قولی تو حضرت رسول کی فعلی شہادت کے مختلف افسانے بنانے سے کیا حاصل "

ان دونون عبارتون مین ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالنبی مین کمزوری کی جھلک پوری طرح موجود ہے مستفسر کا خیال ہے کہ رسول اپنے ذاتی اغراض

www.kitabmart.in

معمولی لوگون کے جذبات کے تحت مین ہوتا ہے اُن کو یہ معلوم نہین کہ پیغمبر کی زبان زبان وحی اور ترجمان خدا ہوتی ہے اور اُسکا ہر فعل باری تعالیٰ کے منشاء کا تابع ہوا کرتا ہے،

معلوم نہین مستفسر نے جعل آلہی اور خدا کے نص قولی کے معلوم کرنے کا کون سا ذریعہ قرار دے لیا ہے؟ اگر وہ براہ راست کشف والہام کے ذریعہ سے خداوند عالم کی نص کو معلوم کرنے کے آرزومند ہین؟ درحقیقت امامت کا مدار جعل آلہی پر ہے لیکن جعل آلہی کے معلوم کرنے کا ذریعہ رسول کا قول یا اُن کا عمل ہے، مرادات آلہیہ کا ظہور نبی کی زبان سے قرآن کی صورت مین ہو یا غیر قرآن بہر صورت واجب الاتباع ہے، اور اسی لئے نص خدا و نص رسول دونون کا اعتبار کیا گیا ہے نص خدا سے مراد قرآن اور نص رسول سے مراد حدیث نبوی ہے،

انبیا ایسے اہم معاملات کو صرف اپنے ارادہ واختیار سے انجام نہین دیا کرتے تھے ابراہیم کا اپنی ذریت کیلئے استدعائے امامت کرنا خود اسکی دلیل ہے، دراین صورت اگر پیغمبر کسی کے متعلق امامت وخلافت کا اعلان کردے تو معلوم ہوگا کہ وہی خدا کی جانب سے اس منصب عظیم کے لئے مقرر ہوا ہے

حق تعالیٰ سبحانہ نے قرآن مجید مین (وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ) فرماکر رسالتمآب کے ہر قول کو مرضی آلہی کا آئینہ بنادیا ہے

www.kitabmart.in

اور ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کہکر اُنکے فعل کو اپنی طرف منسوب کردیا ہے۔

کاش اگر مستفسر کو قرآنی نصوص پر نظر ڈالنے کا موقع نہ تھا تو وہ قادیان کے امام اور مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے تصریحات پر ایک نگاہ ڈال لیتے۔

ملاحظہ ہو کتاب "التبلیغ" مطبوعہ مطبع کوا پریٹو سٹیم پریس لاہور باہتمام جماعت احمدیہ نمبر صفحہ طبع اول ۴۱۰

الا یعلمون ان الذین یرسلون من	کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ لوگ
لدن ربھم لا یحتاجون الی بیعۃ	جو اپنے خدا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں کسی
احد وھم من ربھم یتعلمون وکل	کی بیعت کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ وہ خدا
علم منہ یاخذون بہ یبصرون	سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہر علم کو اُسی
وبہ یسمعون وبہ ینطقون	سے اخذ کرتے ہیں خدائی علم کے ذریعہ سے
یسکن فیھم روح اللہ فھم بروحہ	دیکھتے اور اُسی کے ذریعہ سنتے اور اسی ذریعہ
یتکلمون وبہ ینورون کل من سلم	سے بات کرتے ہیں اور خدا کی روح اُنکے
نظم فطرتہ وبکلہ یفیضون وبہ	اندر ساکن ہو جاتی ہے پھر تو وہ اُسی کی روح
یطلعون علی کنوز العلم ویقیمون	کے ذریعہ کلام کرتے ہیں اور اُسی کے واسطہ
حجۃ اللہ علی کل من لج بانکار	سے ہر اُس شخص کو جسکی طینت خوب ہے

www.kitabmart.in

الحق وجحودہ ومن اللہ ینصرون	روشنی بخشتے اور اُسی کے سبب سے
یودع اللہ صدورھم معارف	فیض پہونچاتے اور اُسی کے واسطہ سے علم کے
القرآن ویظھرھم علی نوادر وقائع	خزانوں پر اطلاع حاصل کرتے اور خدا کی
الزمان ویعطیھم شیئا مالا یعطے	حجت کو ہر اُس شخص پر جو حق کے انکار
غیرھم وھم من غیرھم یمیزون	میں پورا زور صرف کرے تمام کرتے ہیں

اور خدا کی طرف سے اُنکی مدد ہوتی ہے خدا اُنکے سینوں میں قرآنی معارف کو ودیعت کر دیتا اور اُن کو زمانے کے انوکھے واقعات پر اطلاع دیتا اُنکو ایسی شے عطا کرتا ہے جو اُنکے غیر کو نہیں ملی اور اُسی کے سبب سے وہ اپنے غیر پر امتیاز حاصل کرتے ہیں۔"

اس صورت میں رسول کے قول یا فعل کو مرضی الٰہی سے علیحدہ فرض کرنا مستفسر کے لئے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

قرآن سے نص رسول کا اعتبار

"امامت کا مدار جعل الٰہی پر ہے پھر اس باب میں نص رسول کے ضروری جاننے کا مفاد کیا ہے" اس کے جواب کی ذمہ داری قرآن پر ہے کیونکہ اسمیں صریحی طور سے ارشاد ہوتا ہے۔

وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی	کسی مومن اور مومنہ کے لئے جبکہ

www.kitabmart.in

اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم سبحانہ وتعالے عمّا یشرکون۔	خدا اور اسکا رسول کسی بات میں فیصلہ کردیں، یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے معاملہ میں اپنے اختیار سے کام لیں پاک ہے خدا اور بلند ہے اس

بات سے کہ اُسکا کوئی ساجھی اور شریک ہو۔

دیکھو قرآن نے نص خدا کے ساتھ نص رسول کا اعتبار کیا ہے، اس میں ہمارے اختیار کو کوئی دخل نہیں۔

احادیث نبویہ کی توہین

اس موقع پر مستفسر نے بڑی جرأت سے کام لیا ہے وہ تمام احادیث نبویہ کو قصہ وافسانہ جات کا مجموعہ فرض کرکے درجۂ اعتبار سے ساقط قرار دینا چاہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو صفحہ ۴ "شیعہ قرآنی آیتوں کو فسانوں کے ضمیمہ جوڑکر اثنا عشری امامت کے لئے نص بنا لینا ضروری جانتے ہیں"

ص ۹ "حضرت رسول کی فعلی شہادت کے مختلف افسانے بنانے سے کیا حاصل کیا ان فسانہ طرازیوں سے یہ صداقت حقہ تبدیل ہوجائیگی الخ"

ص ۱۰ "اثنا عشری امامت کو ایمانیات میں داخل کرنے کے لئے فسانوں کے ضمیمے مہیا کرنے کے ساتھ ہی نئے لغت ایجاد کرنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے"

www.kitabmart.in

رہا غدیری فسانہ سو وہ منطوق آیت تو ہے نہیں لہذا اُس کو اثنا عشری امامت کی نص وہی لوگ مانین گے جو قصے کہانیون کو نص خدا سمجھتے ہیں۔"

ص ۱۲ کیا شیعہ انھین افسانون کو کلام الٰہی سمجھتے ہین جنکو اثنا عشری امامت کا ماخذ بنا رکھا ہے کیا شیعی ایمان بالکتاب کے معنی یہی ہین کہ قرآنی آیتون مین کہانیون کے پیوند لگاکر ایسوں کی امامت کا اصول ایمان مین داخل ہونا ضروری بنا لیا جائے جنکا کچھ اشارہ بھی قرآن مجید مین نہین ہے۔"

ص ۱۴ "شاعرانہ تخیل آفرینیون اور فسانون کی رنگ آمیزیون سے اگر تمام قرآن مجید کو اثنا عشری امامت کا تہنیت نامہ بنا لیا جاے فلا مانع لہ۔"

مستفسر صاحب قصص اور افسانون کی لفظ کہکر احادیث کی وقعت کو کم کرنا چاہتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی قصہ یا افسانہ کو وہ کتنا ہی صحیح اور متواتر کیون نہ ہو ماننے پر طیار نہین۔

اُنکو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن مجید کے سات ابواب مین سے ایک مستقل باب قصص کا ہے اور اُسکے سورون مین سورۂ قصص مشہور و معروف ہے۔

احادیث کو قصص و حکایات مین داخل کرکے اُنکی وقعت کو گھٹانا سوء تدبر کی دلیل ہے، باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فاقصص القصص علیھم لعلھم یتذکرون۔	اے رسول ان کے سامنے قصہ و حکایات بیان کرو شاید انکو خدا کی یاد آئے۔

www.kitabmart.in

اور خود اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے ارشاد ہوا ہے:

نحن نقص علیک احسن القصص — ہم تمھارے سامنے بہترین قصہ و حکایات بیان کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

منھم من قصصنا علیک ومنھم لم نقصص علیک — ان انبیاء میں سے کچھ ایسے ہیں جنکا قصہ ہم نے تم سے بیان کیا ہے اور بعض ایسے ہیں جنکا قصہ بیان نہیں کیا۔

اخبار متواترہ سے جو واقعات و حقائق ثابت ہو چکے ہیں اونکا صرف افسانہ کہکر انکار کرنا عاجزی اور واماندگی کی علامت ہے۔

سلف صالحین اور صدر اسلام سے اسوقت تک کے صحابہ و تابعین، تبع تابعین علمائے فقہ و رجال ائمہ حدیث و تفسیر حفاظ و جامعین سنن و صحاح کیا سب قصہ گو اور فسانہ نویس تھے اور جبکہ انکے نقل کئے ہوئے اخبار و احادیث کسی وقعت کی نظر سے دیکھنے کے مستحق نہیں تو انکا ذاتی آراء و خیالات کے تحت میں کسی کی خلافت پر اجماع کب قابل قبول ہو سکتا ہے۔

احادیث کے متعلق مرزا صاحب کا خیال

احادیث صحیحہ کے انکار اور اپنے منشاء کے خلاف اخبار کو پس پشت

www.kitabmart.in

ڈالنے کی بنیاد علمی حیثیت سے اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے قرار دیدی تھی لیکن خود اپنی تصریح کے مطابق وہ احادیث کو حقائق اسلام کا خزانہ دار اور معارف حقہ کا سرچشمہ سمجھتے ہین اور قرآن کے خلاف نہونے کی شرط کے ساتھ وہ احادیث کو سر آنکھون پر رکھنے کے لئے طیار ہین اگرچہ انکا عمل قول کے ساتھ مطابقت نہین رکھتا،

وہ اپنی کتاب حمامۃ البشری" صفحہ ۳۲ میں رقمطراز ہین "

انا لا ننظر الی الاحادیث بنظر الاستخفاف والتوھین بل نحن نشکر ایمۃ المحدثین ونحمدھم علی سعیھم ولا شک ان للاحادیث شانا عظیما وھی حاملۃ لتواریخ الاسلام ولاکثر مسائل الدین وجزئیاتہ ونعظمھا ونعزھا ونقبلھا بالراس والعین ولکنا لا نقدمھا علی کتاب اللہ الامام المھیمن واذا تخالف الحدیث والفرقان فی امر من القصص فنشھد الثقلین

ہم احادیث کو احتقار و توہین کی نظر سے نہین دیکھتے ہین بلکہ ائمہ محدثین کا انکے مساعی پر شکریہ ادا کرتے اور انکی حمد وثنا کرتے ہیں اور اس میں شک نہین کہ احادیث کا بڑا مرتبہ ہے اور وہ تواریخ اور بہت سے مسائل وجزئیات دین کی حامل ہین اور ہم انکی تعظیم اور اعزاز کرتے ہین اور انکو بسر وچشم قبول کرتی ہین لیکن بیشک ہم انکو کتاب خدا پر مقدم نہین کرتی اور جب حدیث وقرآن مین کسی قصہ کی بابت اختلاف ہو تو ہم تمام جن وانس کو گواہ کرتے ہیں کہ

www.kitabmart.in

انا مع القرآن ولا نبالی طعن
الطاعنین ونعلم ان الخیر کله
والسلامة کلها فی جعل القرآن
معیار المثل هذه الاخبار
فالقانون الصحیح العاصم من
الخطأ ان نعرض کل قصة علی
القرآن فان کان ذکرها فی القرآن
او ذکر امر یناکلها ویشابهها فیقبل
ویومن به ویعتقد علیه وان لم
یوجد شبیهه فی القرآن لا فی
هذه الامة ولا فی امم اخری بل
یوجد فیه شیئ یعارضه فمن
الواجب ان لا یقبل هذه القصص
الا فی ذیّ التاویل۔

ہم قرآن کے ساتھ ہین اور طعنہ زنی
کرنے والون کے طعن کی کوئی پروا نہین کرتے
اور یقین رکھتے ہین کہ خیر وسلامتی پوری
اسی مین ہی کہ قرآن کو ان اخبار کا معیار
قرار دین لہذا صحیح اور غلطی سے محفوظ
رکھنے والا قانون یہی ہے کہ ہم ہر قصہ
کو قرآن کے سامنے پیش کریں، اگر اُسکا
ذکر قرآن مین ہو یا کسی ایسے امر کا ذکر
جو اُسکے مشابہ اور ہم صورت ہو تو اسکو
قبول کر لیا جائے اور اُس پر ایمان و
اعتقاد رکھا جائے اور اگر اُسکی شبیہ قرآن
مین دستیاب نہو، اس امت کے اندر
اور نہ پچھلی امتون مین بلکہ اُنمین کوئی
ایسی چیز پائی جائے جو اُسکے معارض
ومخالف ہے تو ضروری یہ امر ہے کہ اُن قصوں کو تسلیم نہ کیا جائے لیکن تاویل و توجیہ
کے لباس مین۔

مستفسر صاحب کو اس عبارت سے سبق لینا چاہیئے اس سے چند باتین مستفاد

www.kitabmart.in

ہوتی ہین۔

(۱) احادیث تحقیر و توہین سے دیکھنے کے مستحق نہین بلکہ سر آنکھوں پر رکھنے کے قابل ہین۔

(۲) ان احادیث مین اسلام کے مستند تاریخی واقعات اور مسائل و احکام دینیہ محفوظ ہین، (صرف افسانہ جات اور حکایات کا مجموعہ نہین)

(۳) حدیث اور قرآن مین جب مقابلہ ہو تو قرآن مقدم ہے۔

(۴) خبر کی صحت کا معیار یہ ہے کہ جس امر کو وہ بتلاتی ہو خود وہ یا اسکے مثل و نظیر موجودہ امت مین ہو یا امم سابقہ مین قرآن مجید کے اندر مذکور ہو۔

(۵) اگر حدیث سے جو امر مستفاد ہے اسکی نظیر کسی طرح قرآن مین مذکور نہین بلکہ اس کے خلاف قرآن کے اندر ہے تو پھر بھی حدیث کو غلط کہکر رد نہین کر دیا جائیگا بلکہ اُس کی توجیہ و تاویل کی جائے گی، ہم کو اس معیار کے صحت و سقم سے کوئی کام نہین لیکن صرف اتنا چاہتے ہین کہ امامت اثنا عشر کے احادیث صحیحہ کو اس معیار پر جانچ کر مستفسر کو دکھلا دین کہ یہ احادیث صرف تخیلات و افسانہ جات نہین ہین "

امامت ائمہ اثنا عشر کے قرآنی نظائر

پہلی نظیر ولقد اخذ اللہ میثاق — اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے

www.kitabmart.in

بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبا (مائدہ پ ۶)

عہد و پیمان لیا اور اُن میں بارہ نقیبوں کو مقرر کیا۔

امت سابقہ یعنی بنی اسرائیل میں ہدایت کے لئے جناب باری کی طرف سے بارہ نقیب مقرر کئے گئے تھے جنکی اطاعت و فرمانبرداری کا عہد و پیمان لیا گیا تھا، امت مرحومہ کو بہت کچھ مشابہت بنی اسرائیل سے حاصل تھی جسکو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا کہ لتتبعن بنی اسرائیل حذو القذة بالقذة حتی انھم لو دخلوا فی جحر ضبّ لدخلتموہ جس طرح تمام حالات میں اس امت کو بنی اسرائیل کے ساتھ مشابہت رہی اسی طرح خلافت و امامت کے باب میں بھی مطابقت کا لحاظ رکھا گیا اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تصریح کے ساتھ اس نکتہ کو بیان فرمایا۔

عن الشعبی عن مسروق قال بینا نحن عند ابن مسعود نعرض مصاحفنا علیہ اذ قال لہ فتی ھل عھد الیکم نبیکم کم یکون من بعدہ خلیفة قال انک لحدیث السنّ وانّ ھذا الشیخ

مسروق کی زبانی نقل ہے کہ ایک روز ہم ابن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے اپنے قرآنوں کو پیش کر کے تصحیح کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ایک جوان نے ابن مسعود سے پوچھا آیا تمہارے نبی نے کسی قرارداد کے ذریعہ سے بتلایا ہے

www.kitabmart.in

ما سالنی عنہ احد قبلک نعم
عہد الینا نبینا صلے اللہ علیہ
وسلم انہ یکون بعدہ اثنا عشر
خلیفۃ بعدد نقباء بنی اسرائیل
(مودۃ القربی للسید علی الہمدانی
وینابیع المودۃ،
(طبع اسلامبول ص ۲۴۵)

کہ اُنکے بعد کتنے خلیفہ ہونگے؟ ابن
مسعود نے کہا کہ تم تو کمسن ہو، اور یہ
سوال ایسا ہے کہ تمھارے قبل کسی نے
مجھ سے اسکو نہین پوچھا تھا، ہاں
بیشک ہمارے رسول نے ہم سے یہ
عہد و پیمان قرار دیا ہے کہ آپ کے بعد
نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے موافق
بارہ خلیفہ ہونگے۔

اس قسم کی روایتین جنمین خلفائے اثنا عشر کا تذکرہ ہے صحاح و مسانید
مین کثرت کے ساتھ ہین صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی،
حمیدی وغیرہ میں متعدد الفاظ کے ساتھ اسکو نقل کیا گیا ہے۔

لایزال الدین قائما حتی تقوم
الساعۃ ویکون علیھم اثنا
عشر خلیفۃ کلھم من
قریش (صحیح مسلم)

ہمیشہ دین قائم رہیگا یہان تک
کہ قیامت آئے اور تمام لوگون کے
رئیس بارہ خلیفہ ہونگے جو سب
قریش سے ہونگے۔

دین کے قیامت تک قائم رہنے کی تمہید کے ساتھ افراد بشر مین بارہ
خلفاء ہونے کی خبر دینا صاف طور سے بتلاتا ہے کہ وفات رسولؐ سے روز

www.kitabmart.in

قیامت تک کی مجموعی مقدار کہ جسمین دین کا قیام و بقا رہے پورے بارہ خلفا
کی خلافت پر منقسم ہے خصوصاً جب اُسکے ساتھ ضمیمہ ملایا جاتا ہے سنن ابی داؤد
کی روایت کا کہ

لایزال ھذا الدین عزیزا الی اثنی	ہمیشہ یہ دین عزت دار رہیگا جبتک کہ
عشر خلیفۃ کلھم من قریش	بارہ خلفاء کا سلسلہ باقی ہو جو سب

قریش سے ہیں:

اور صحیح بخاری اور مسلم کی دوسری حدیث:-

لایزال امر الناس ماضیا ما	لوگوں کا دین اُسوقت تک جاری
ولیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم	و نافذ رہیگا کہ جب تک بارہ خلفاء اُنکی
من قریش۔	والی ہیں کہ جو سب قریش سے ہونگے

اور تیسری روایت:-

ان ھذا الامر لاینقضی حتی	یہ امر دین منقضی نہیں ہو سکتا
یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ	جب تک کہ وہ بارہ خلفاء گذر نہ جائیں
کلھم من قریش	جو سب کے سب قریش سے ہین۔

ان اخبار سے صاف ظاہر ہے کہ دین کا قیام و بقاء اِن خلفاء کے دم
تک ہے اور پہلی حدیث میں تصریح ہے کہ دین کا قیام و بقاء روز قیامت
تک ہے اس سے صریحی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان بارہ خلفاء کو وفات رسول سے لیکر

www.kitabmart.in

قیامت تک کی مجموعی مدت میں موجود رہنا چاہیئے، تاج و تخت کے مالک ظاہری خلفاء کا حساب کیا جائے تو شروع سے لیکر اس وقت تک کی مجموعی تعداد کئی درجنوں تک پہونچتی ہے اور اب تو بالکل

"آن قدح بشکست و آن ساقی نماند"

کے مطابق وہ سلسلہ ہی ختم ہو گیا اگر رسولؐ کے کلام میں سچائی کا جوہر ہونا ضروری سمجھتے ہو تو تم کو یہ اخبار ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی خلافت حقہ کے لئے نص صریح نظر آئیں گے۔"

اور چونکہ ائمہ اثنا عشر کی امامت و خلافت کی نظیر قرآن مجید کے اندر نقبائے بنی اسرائیل کی صورت میں موجود ہے لہذا جناب مرزا صاحب قادیانی کے معیار کے مطابق تم کو ان اخبار کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے

دوسری نظیر ولقد اٰتینا موسی الکتاب وجعلنا معہ اخاہ ھرون وزیرا (فرقان پ ۱۹)

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور انکے ساتھ انکے بھائی ہارون کو وزیر قرار دیا۔

قال ربّ اشرح لی صدری و یسّر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھرون اخی

(موسیٰ نے) کہا کہ بار الٰہا میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرے معاملہ کو آسان اور میری زبان کی گرہ کو کھولدے کہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے لئے میرے کنبہ میں سے وزیر قرار دے میرے بھائی ہارون کو

www.kitabmart.in

اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری	اُسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط
کے نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا	کردے اور میرے کام مین اُسکو میرا
انک کنت بنا بصیرا قال قد	شریک بنا تاکہ ہم دونو کثرت سے
اجبت سؤلک یا موسیٰ (طہ پ ۱۶)	تیری تسبیح کرین اور تیری یاد کرین تو

تو ہمیشہ سے ہماری حالت کا نگران رہا ہے خدا نے فرمایا اے موسیٰ مین نے تمھاری خواہش کو قبول کیا؛

ان آیات کی مطابقت سے جب انت منّی بمنزلۃ ھرون من موسیٰ کی متواتر و متظافر حدیث کو دیکھا جاتا ہے تو علی بن ابی طالبؑ کی وزارت و وصایت مثل آفتاب کے روشن نظر آتی ہے اور چونکہ اُسکی نظیر قرآن مجید مین موجود ہے تو مرزا صاحب کو بھی اس حدیث شریف کو سر آنکھون ہی پر رکھنا پڑیگا۔

تیسری نظیر ولقد ارسلنا نوحًا	ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور
وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ	اُنکی ذریت مین نبوت و کتاب
والکتاب (حدید پ ۲۷)	کو قرار دیا۔

رسالۃ آپ کے لئے رسالت و نبوت و امامت تینون درجہ حاصل تھے لیکن نبوت و رسالت حضرت کی ذات پر ختم ہونے والی تھی اور (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کی مہر نے اسکی فہرست کو ختم کردیا تھا مگر امامت

www.kitabmart.in

کے بقاء ودوام کا کوئی مانع نہ تھا، باری تعالیٰ نے امامت کو وصایت وخلافت کی صورت مین رسول کی ذریت کے لئے قرار دیا ائمہ اثنا عشر کے لئے امامت و وصایت کے تمام احادیث مذکورۂ بالا آیت سے کمال مطابقت رکھتے ہین۔

مذکورہ شواہد ونظائر کو دیکھتے ہوئے مرزا صاحب کے صریحی معیار کے مطابق مستفسر صاحب کو امامت امیرالمومنین وائمہ معصومین کے احادیث کو قصہ وافسانہ سمجھنے کا کوئی حق نہیں ہے،

امامت کے متعلق قرآنی ادلہ

پہلی آیت واذا ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین (بقرہ پ ۱)

جبکہ ابراہیم کا انکے پروردگار نے کچھ باتون کے ساتھ امتحان لیا اور انھون نے انکو پورا کردیا تو خدا نے فرمایا کہ مین تم کو لوگون کا امام وپیشوا بناتا ہون انھون نے کہا اور میری ذریت مین سے، ارشاد ہوا کہ ہان مگر میرا عہدہ ظالمین تک نہیں پہونچیگا۔

قرآنی محاورہ مین ظالم کا اطلاق عاصی پر ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے نفس کو مستحق عقوبت بناکر اس پر ظلم کرتا ہے ملاحظہ ہوں آیات ذیل ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ

www.kitabmart.in

هم الظالمون (بقرہ) — تجاوز کریں وہی لوگ تو ظالم ہین،

ومن یتعدّ حدود اللہ فقد ظلم نفسہ (طلاق) — اور جس شخص نے اللہ کی معیّن کی ہوئی حدون سے تجاوز کیا تو اوس نے یقیناً اپنے نفس پر ظلم کیا۔

لا تمسکوھنّ ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلک فقد ظلم نفسہ (بقرہ) — اور اُن (مطلقہ عورتون) کو تکلیف پہونچانے کے لئے نہ روکو تاکہ پھر اُنپر زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا تو وہ یقیناً اپنے ہی نفس پر ظلم کریگا۔

فبدّل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون (بقرہ) — تو جو بات اُن سے کہی گئی تھی اُسے اُن ظالمون نے بدلکر دوسری بات کہنی شروع کردی تب ہم نے ان لوگون پر جنھون نے ظلم کیا تھا اُن کی بدکاری کی وجہ سے آسمانی بلا نازل کردی،

ودخل جنتہ وھو ظالم لنفسہ (کھف) — اور وہ اپنے باغ مین جا پہونچا حالانکہ (اپنے کفر کی وجہ سے) وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا۔

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ — پھر ہمنے اُن لوگون کو کتاب کا وارث بنایا جنھین اپنے بندون مین سے منتخب کیا کیونکہ اُنمین سے کچھ تو اپنے

www.kitabmart.in

ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله (فاطر)

نفسون پر ستم کرتے ہین اور کچھ اُن مین سے میانہ رو ہین اور کچھ اُن مین سے بازن خدا نیکیون مین سبقت کرنے والے ہین۔

فمن افتری علی الله الکذب بعد ذلك فاولئك هم الظالمون (آل عمران)

پھر اُسکے بعد (بھی) جو شخص اللہ پر جھوٹی تہمت لگائے تو سمجھ لو کہ (یہی) لوگ ظالم ہین۔

لیس لك من الامر شیئ اویتوب علیهم اویعذبهم فانهم ظالمون (آل عمران)

(اے رسول) تمھارا اس امر مین کچھ بس نہین چاہے اللہ اُنکی توبہ قبول کرے چاہے اُن پر عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ضرور ہین۔

ومن اظلم ممن افتری علی الله کذبا او کذب بایاته انه لایفلح الظالمون (انعام)

اور کون اوس شخص سے زیادہ ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹی تہمت لگائے یا اُسکی نشانیون کو جھٹلائے یاد رکھو کہ ظالم نجات پانے والے نہین ہین۔

فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما

پھر جب وہ لوگ اُس نصیحت کو بھولگئے جو اُنھین کیگئی تھی (تو) ہمنے اُن لوگون کو نجات دیدی جو لوگ اون کو برے کاموں سے منع کرتے تھے

www.kitabmart.in

کانوا یفسقون (اعراف) اور وہ لوگ جو ظالم تھے اُن کو اُنکی
بدچلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کریا"

قال امّا من ظلم فسوف نعذبہ ذوالقرنین نے کہا کہ جو شخص ظلم کرے گا
ثم یردّ الی ربہ فیعذّبہ عذابًا تو ہم اوسکو سزا دینگے پھر اپنے پروردگار
نکرا وامّا من اٰمن وعمل صالحا کے سامنے پلٹایا جائیگا اور وہ اُسے بہت
فلہ جزاء الحسنی وسنقول لہ بری سزا دیگا اور جو شخص ایمان لائیگا
من امرنا یسرا (کہف) اور اچھے کام کرے گا تو اُس کے لئے
اچھے سے اچھا بدلا ہے اور ہم بہت جلد اُسے اپنے کاموں میں سے آسان
کام کرنے کو کہیں گے،

معلوم ہوا کہ جو شخص معصیت خدا بجالائے اُسکا ظالمین کی صف میں داخل
ہونا لازمی ہے اور جو شخص کسی وقت ظالم ہو گیا اُسکو بنص آیہ امامت کسی وقت
پہونچ نہیں سکتی، اسکا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ امامت اُن اشخاص کے لئے مخصوص
ہے جو اپنی حیات کے تمام اجزاء میں معصیت خدا سے علیحدہ رہیں اور ایسی
ہی ہستیوں کو معصوم کہا جاتا ہے اور چونکہ عصمت و طہارت کا مرتبہ بنص خدا و
رسول بعد رسالت مآبؐ ہمارے ائمہ معصومین کے لئے ثابت ہے اور اُن کے
غیر سے باجماع امت منتفی لہذا امامت اُنھی کا مخصوص حق ہو سکتا ہے،

اس تقریر سے مستفسر کے اس اعتراض کا جواب ہو جاتا ہے کہ "اس

www.kitabmart.in

آیت میں جناب نے جو من ذریتی کو اثنا عشری امامت کی نص بنائی ہے تو کیا ظالمین کو مستثنے کر دینے کے بعد ذریت ابراہیم کا انحصار صرف انھین دوازدہ مین رہ جاتا ہے اور ان بارہ کے سوا تمام ذریت ابراہیم ظالمین میں داخل ہے؟" اسکے علاوہ دیگر اعتراضات مستفسر کے جو اس آیت کے متعلق ہین انکا جواب مفہوم امامت کی تشریح کے سلسلہ مین ہو چکا ہے۔

دوسری آیت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

اے رسول تبلیغ کرو اس چیز کی جو تم پر نازل ہوئی ہے اور اگر ایسا نہ کیا تو اوسکی رسالت کو پہونچایا ہی نہین۔

ابن حاتم، ابوبکر نقاش، ثعلبی، ابن عساکر، ابن مردویہ صاحب فتح البیان امام رازی، نیشاپوری مورخ حبیب السیر حافظ ابونعیم، عینی شارح صحیح بخاری، امام واحدی، حافظ سیوطی، نظام اعرج، برہان الدین وغیرہ کے تصریحات کے مطابق یہ آیت امامت امیر المومنین کے متعلق وارد ہوئی ہے،

آیت صاف بتلا رہی ہے کہ اگر امامت کی تبلیغ نہوئی تو دین بالکل بیکار ہے گویا کوئی حکم پہونچایا ہی نہین گیا اور اصول دین کے معنی یہی ہین کہ ایسا عقیدہ ہو جس کے نہونے پر تمام دینی احکام بیکار ہو جائیں، اس موقع پر

www.kitabmart.in

مستفسر کی سمجھ مین بالکل نہین آیا ہے کہ وہ کیا جواب دین ما انزل کے کونسے معنی ایسے تراشین کہ وہ امامت امیر المومنینؑ کی دلیل باقی نہ رہے لہذا گھبراکر کہا ہے کہ "اس آیت مین رسول اکرم صلعم کو ما انزل کی تبلیغ کے لئے مامور کیا گیا ہے جو رسالت کی اصلی غایت ہے اور ما انزل الی الرسول صرف کتاب حمید اور فرقان مجید ہے"

اس عجیب و غریب لطیفہ کی داد دیے بغیر دل نہین مانتا، رسولؐ ابتدائے زمانِ وحی سے لیکر آخر تک قرآن کی تبلیغ کرتے رہے اور قرآن کی ایک ایک آیت کو امت تک پہونچایا پھر جبکہ رسولؐ کی عمر آخری حدود تک پہونچے تو حجۃ الوداع سے فارغ ہو چکنے کے بعد اب یہ تہدید آمیز خطاب آئے کہ ہان رسول قرآن کی تبلیغ کرو اور اگر قرآن کی تبلیغ نہ کی تو تم نے کچھ کیا ہی نہین، کیا رسول نے اب تک قرآن کی تبلیغ نہین کی تھی اور کیا قرآن کوئی ایسی چیز تھا کہ ایک وقت مین اُسکی تبلیغ کا حکم اس تہدید آمیز لہجہ مین دینا پڑا اور پھر لطف تو اس فقرہ مین ہے کہ واللہ یعصمک من الناس کیا رسالتمآبؐ کو قرآن کی تبلیغ میں لوگون کا خوف تھا اور تبلیغ سے لرز لرز کر رہ جاتے تھے، اگر قرآن کے معنی مستفسر ہی صاحب کے مذاق کے مطابق بیان کئے جائین تو اُسکا اعجاز تو تشریف لے گیا، وہ ایک مہمل بے موقع غیر مربوط کلام کا مجموعہ ہو جائے گا،

www.kitabmart.in

دوسرا اعتراض مستفسر صاحب کا یہ ہے کہ یہ آیت بغیر قصہ و افسانہ جات کے ضمیمہ کے امامت امیر المومنین علیہ السلام کو ثابت نہین کر سکتی، اسکا جواب سابق مین گذر چکا ہے اخبار صحیحہ اور احادیث معتبرہ کو قصہ و حکایت کہکر پایۂ اعتبار سے ساقط کرنا اسلام کی کوئی اچھی خدمت نہین ہے۔

تیسری آیت الیوم اکملت لکم — آج مین نے تمھارا دین کامل کر دیا
دینکم و اتممت علیکم نعمتی — اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کیا اور تمھارے
و رضیت لکم الاسلام دینا — لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

امامت علیؑ کی تبلیغ کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کو ابن مردویہ اور ابن عساکر اور خطیب اور ابن جریر طبری مورخ نے اور علامہ سیوطی نے در منثور اور اتقان مین اور صاحب ترجمان القرآن اور صاحب ارجح المطالب اور دیلمی اور حافظ ابو نعیم اور ابن مغازلی اور امام صالحی اور دیگر مفسرین نے نقل کیا ہے جسکے بعد انکار کی گنجائش نہین، جیسا کہ ہم سابق مضمون مین لکھ چکے ہین امامت کے اعلان سے پہلے دین ناقص تھا یا کامل؟ اگر کہو کامل تو قرآن کی تکذیب ہے کیونکہ خدا روز غدیر اکمال دین کی خبر دے رہا ہے اگر کہو کہ ناقص تھا تو معلوم ہوا کہ دین کا ایک جزو امامت ہے اور اسی سے اسکا اصول دین مین ہونا ثابت ہے اس آیت کے جواب مین مستفسر صاحب کو سوائے اس لفظی گرفت کے کچھ بن نہین پڑا ہے کہ

www.kitabmart.in

"الواعظ مین کئی بار جناب خود ہی تصریح فرما چکے ہین کہ اثنا عشری امامت اصول مذہب تشیع ہے نہ اصول دین اسلام اور آیت ہذا دین اسلام کہ متعلق ہے نہ مذہب تشیع کے متعلق پس اثنا عشری امامت جو منجملہ اصول تشیع ہے آیت ہذا سے کیونکر مدار ایمان بنگئی" لیکن اسکا تفصیلی بیان سابق مین گذر چکا ہے اصول دین اصول مذہب سے کوئی مغائر اور جداگانہ چیز نہین ہین بلکہ جنکو اصول مذہب کہا جاتا ہے وہ حقیقۃً اصول دین ہین

مرزا صاحب قادیانی اور خلافت حقہ امیر المومنین کا اعتراف

کتاب التبلیغ صفحہ ۶۴ مین مرزا صاحب اپنے مکاشفات والہامات کے سلسلہ مین لکھتے ہین :-

رایت فی منام اخر کانی صرت علیا ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ والناس یتنازعونی فی خلافتی وکنت فیھم کالذی یضا وتیھن ویغشاہ ادران الظنون وھو من الملیر ئین فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فکنت

مین نے ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ گویا مین علی ابن ابی طالب ہوگیا ہون اور لوگ مجھسے میرے خلافت کو چھینا چاہتے ہین اور مین اُنکے درمیان مین مثل ایک مظلوم اور متحیر شخص کے ہون کہ جس پر طرح طرح کے گمان کئے جائین اور وہ بالکل بری ہو اُسوقت نبی صلعم نے میری طرف

www.kitabmart.in

اخال لفسی انّنی منہ بمنزلۃ	نظر ڈالی اور مین اپنے تئین خیال
الابناء وھو من ابائی المکرمین	کر رہا ہون کہ حضرت کی اولاد کے
فقال وھو متحانن یا علی دعھم	بجائے ہون اور حضرت میرے لئے
وانصارھم وزعماعتھم	بمنزلہ آبا کے ہین حضرت نے مہربانی
فعلمت فی نفسی انہ یوصینی	کے ساتھ فرمایا اے علی اونکو اُنکے مددگارون
بصرف الوجہ الخ	کو اور اُنکی کھیتی باڑی کو چھوڑ دو اسوقت

مین نے اپنے دل مین یقین کیا کہ حضرت مجھ کو ان لوگون سے منھ پھیر لینے کا حکم دیتے ہین۔"

اس عبارت سے امیر المومنینؑ کا استحقاق خلافت اور لوگون کا حضرت سے اُسکو بجبر وظلم چھیننا اور حضرت کا صرف رسالتمآبؐ کی وصیت پر عمل کر کے جدال وقتال سے ہاتھ روکنا صاف ظاہر ہے۔

مری باری آئی

ابھی تک مستفسر صاحب نے چودہ صفحہ میں جو گہر افشانی کی تھی وہ جناب مدیر الواعظ کے مقالہ سے تعلق رکھتی تھی اور الحمدللہ ہم نے سابقہ بیانات میں ثابت کر دیا کہ جتنے اعتراضات بھی کئے گئے وہ بے بنیاد اور کمزور پا در ہوا تھے، اب میرے مقالہ پر نظر توجہ و التفات کی نوبت آئی ہے

www.kitabmart.in

مستفسر صاحب نے مجھ غریب پر بڑا احسان کیا ہے کہ بدل ناخواستہ چار ناچار جو کچھ بھی میں نے لکھا ہے اسکو تسلیم کر لیا ہے"

طغرا د کلیہ

مستفسر کو مجھ سے یہ شکایت ہے کہ میں نے اپنے دل سے سوال کی صورت مین یہ کلیہ تراشا ہے کہ کیا جس چیز پر قرآن مین ایمان کی ہدایت کی گئی ہو یا جس چیز کے کفر پر ملامت کی گئی ہو وہ اصول دین مین داخل ہے اور پھر خود مین نے اسکو اختراع کر کے چند آیتون کی رو سے نادرست ٹھرایا ہے۔

لیکن مستفسر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کلیہ ہمارا طغرا اور دل بخواہ نہ تھا، بلکہ وہ اُنکے ہم خیال یا ہم مشرب ہم مذاق قادیانی مذہب کے ذمہ دار داعی و مبلغ مرزا حسام الدین صاحب کے اشتہار سے مستفاد تھا اور چونکہ اسی اشتہار کا جواب دیا جا رہا تھا لہذا اس کلیہ کے بطلان کو واضح کر دینا ضروری تھا اور یہی سبب ہے کہ سابق مشتہر صاحب کو باوجود پورے جوش و خروش کے پھر جواب کی جرأت نہوئی آپ بھی ہمارے پر طاقت ادلہ کو دیکھکر اس کلیہ کے بطلان کو اس حد تک تسلیم کر چکے ہین کہ روا دار نہین وہ آپ کے کسی ہم مذہب کی طرف منسوب کیا جائے ملاحظہ ہو فاضل مشتہر صاحب اپنے اشتہار ۱۴ جنوری ۲۸ء مین رقمطراز ہیں:-

"قرآن کریم نہایت شد و مد سے صرف پانچ چیزون کا نام لیکر اُسپر ایمان

www.kitabmart.in

لانے کی تاکید اکید کرتا ہے اور وہ پنجتن پاک یہ ہیں۔ توحید، رسالت۔ کتب، ملائکہ معاد اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انہی پانچ چیزون کو قرآن کریم نے بتایا ہے اور انہی پانچ باتون پر آپ کا ایمان تا وفات رہا جس کو خدائے تعالے فرماتا ہے۔ فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدوا لیکن اس ایمان کے خلاف ایمان رکھنے والے کو خدائے تعالیٰ نے فقد ضلّ ضلالا بعیدا فرمایا ہے، اب اسکے علاوہ اگر کوئی اور چیزون پر ایمان رکھے وہ سب کے سب بیکار و حبط ہونگے جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین لیکن حضرات اثنا عشر صاحبان نص مبین کے خلاف ایمان کو یون تعلیم فرماتے ہیں توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت نبی کریم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کو مسلمان بنایا تو اوسکو آپ نے اسی ایمان کی تلقین فرمائی جس کو قرآن کریم نے ظاہر فرمایا ہے اور اس ایمان لانے والے کو بھی سخت ہدایت فرمائی کہ خبردار بجز نبیون کے کسی غیر نبی پر ایمان نہ لانا"

اس عبارت سے چند باتین صاف ظاہر ہیں:۔

(۱) توحید رسالت، کتب، ملائکہ، معاد، یہ پانچ چیزین مشہور کے نزدیک اصول دین ہین کیونکہ ان پر ایمان کا حکم قرآن مین ہے (معلوم ہوا کہ اصول دین کا معیار یہی ہے کہ قرآن مین اوسپر ایمان کا حکم ہو)

www.kitabmart.in

(۲) قرآن نے انھی پانچ چیزون کو بتلایا ہے اور ان کے علاوہ کسی چیز پر ایمان کی ہدایت نہین کی ہے۔

(۳) اِن پانچ چیزون پر ایمان کے ساتھ کسی شے کا اگر اُنکے علاوہ ایمان رکھے تو اُسکے اعمال بیکار و حبط ہونگے۔

(۴) کسی غیر نبی پر ایمان صحیح و جائز نہین ہوسکتا،

(۵) نبی کریم نے جب کسی کو مسلمان بنایا تو آپ نے مذکورۂ بالا اشیاء کی ہدایت کی اور ایمان لانے والے کو سختی سے ہدایت کی کہ خبردار بجز نبیون کے کسی غیر نبی پر ایمان نہ لانا،

ہم نے اشتہار کا جواب دیتے ہوئے اُمور مذکورہ کا جواب مندرجۂ ذیل عنادین سے دیا۔

(۱) اِن پانچ چیزون کو اصول دین ماننا اس بناء پر کہ اُنکے ایمان کا حکم قرآن مین ہے غلط ہے، اصول دین کا معیار یہ نہین کہ قرآن مجید مین جس شے کے ایمان کا حکم ہو وہ اصول دین مین داخل ہو، اس معیار کو باطل ثابت کرتے ہوئے ہم نے انیس آیتین قرآن کی پیش کی تھین جن سے معلوم ہوتا تھا کہ قرآن مین بہت سے اشیاء پر ایمان کا حکم ہے جو عامۂ مسلمین کے نزدیک اصول دین سے خارج ہین،

(۲) یہ درست نہین کہ قرآن مین انھی پانچ چیزون پر ایمان کی ہدایت ہے بلکہ متعدد آیات سے انکے علاوہ پانچ چیزون پر اور ایمان کی ہدایت ہوئی ہے،

www.kitabmart.in

(۱) غیب (۲) آیات الٰہیہ یعنی معجزات وعجائب قدرت (۳) کلمات خدا (۴) عذاب خدا (۵) نعمات الٰہیہ ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر بعض اکابر مفسرین کی موافقت مین غیب کے معنی امام غائب کے مان لئے جائین تو معترض کی محنت بالکل پانی پھر جائیگا اور امامت اصول دین مین سے ثابت ہو جائے گی لیکن اسوقت ہم کہتے ہین کہ اگر غائب کی یہ تفسیر تسلیم نہ کی جائے تب بھی اُسکے عمومی مفہوم کے تحت مین امامت امام غائب داخل ہے اور جس طرح تمام غائب حقائق دینیہ پر ایمان ضرور ہے اُسی طرح امامت امام کا اعتقاد لازم ہے اسی طرح اتممت علیکم نعمتی کی دلیل سے امام نعمت خدا ہے اور اُس پر ایمان قرآن کے رو سے ضروری ہے۔"

(۳) قرآن مین یہ نہین ہے کہ اگر اس سے زیادہ اعتقاد رکھے تو اُس کے اعمال حبط ہونگے بلکہ ان اشیاء مین سے کسی کے اعتقاد کو ترک کرے تو حبط اعمال کا سبب ہوگا۔ ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے تصریحات سے ثابت کیا تھا کہ وہ مذکورۂ بالا اشیاء کے علاوہ بھی بعض عقائد پر ایمان رکھتے تھے تو معترض کے معیار پر اُنکے تمام اعمال حبط ہونگے۔"

(۴) غیر نبی پر ایمان کا عدم جواز کسی دلیل سے ثابت نہین اور خود مرزا صاحب کے اقوال سے غیر نبی پر ایمان کا ضروری ہونا ثابت ہے۔

(۵) احادیث نبویہ سے ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت نے کبھی کسی کو مسلمان بنانے

www.kitabmart.in

وقت مذکورۂ بالا اشیاء کی ہدایت نہیں کی اور نہ یہ ہدایت کی کہ خبردار بجز نبیون کے کسی پر ایمان نہ لانا۔

اب دیکھیے کہ وہ معیار ہمارا طبعزاد تھا، یا آپ کے ہم خیال مشتہر کے اقوال سے مستفاد؟ ہم کو مستفسر سے پوری ہمدردی ہے اور بے شک یہ معیار اس کا مستحق نہین کہ وہ اُنکے یا اُنکے کسی ہم مذہب کے قلم سے نکلے لیکن کیا کیا جائے لا یصلح العطار ما افسد الدھر۔

بہرحال اُس معیار کو جانے دیجیے خود آپکا بیان کیا ہوا معیار کہ اصول دین کے لئے یہ ضرور ہے کہ اُن پر صریحی طور سے ایمان کی ہدایت ہو باین معنی کہ لفظ ایمان کا استناد اسکی طرف دیگر ایمان باللہ ایمان بالرسول کی طرح حکم دیا گیا ہو، یہ معیار بھی ہمارے گذشتہ بیان مین باطل ثابت کیا جا چکا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس معیار کے مطابق توحید اصول دین سے خارج ہو جائے گی کیونکہ کہین ایمان بالتوحید کی لفظ قرآن مین نہین ہے اور اگر اس کو ایمان باللہ کے تحت مین داخل کیا جائے تو عدل بھی اُسکے ساتھ ساتھ ایمان باللہ کے تحت مین مندرج ہو گی اور امامت ایمان بالانزل علی النبی کے ذیل مین ہو گی، یقیناً آپ کے بعد کا آنے والا مشتہر آپ کے اس معیار کو بھی ہمارا طبعزاد کلیہ بتلائے گا، اور اسکی صحت سے انکار کریگا ہم اس سے خوش ہین آپ جو مطلب بھی ثابت ہو جائے اُس سے یہی کہکر دستکشی کیجیے کہ ہم نے ایسا نہین کہا تھا، رفتہ رفتہ حق سے قریب ہو جائیے گا اور انشاء اللہ

www.kitabmart.in

ایک وقت میں کہدیجیے گا "ہم نے کبھی نہین کہا تھا کہ عدل و امامت اصول دین سے خارج ہے" اور یہی ہماری دلی آرزو ہے،

ہمارا معیار تسلیم

کیا خدا کو ظالمین سے محبت ہے مظلومون سے عداوت ہے؟

خدا کی عمارت کس کس طرح مسمار کیگئی

ہم نے اصول دین کا معیار یہ ثابت کیا تھا کہ "قرآن و حدیث سے جن جن عقائد کا یقین رکھنا ضروری معلوم ہوا اُنپر نظر ڈالئے جن چیزون پر احکام شرعیہ کا ہونا بنا اور حقیقی طور سے اُنپر عمل پیرا ہونا موقوف ہو وہ اصول دین ہین اور بقیہ اصول دین سے خارج" اس کلیہ سے مستفسر صاحب بہت خوش ہین اور اس کو تسلیم کرتے ہین اور عدل کے اس کلیہ کی رو سے اصول دین مین داخل ہونے کا بھی بظاہر اُنکو اقبال ہے۔ کیونکہ اسکے متعلق اُنھون نے کوئی اعتراض نہین کیا ہے" امامت کے متعلق ہم نے جو دلائل پیش کئے تھے اُنکے متعلق بھی اُنکے پاس کوئی خصوصی ایراد نہین ہے لیکن اُنکا صرف ایک بہت بڑا اعتراض ہے جسکی

www.kitabmart.in

رہے وہ ان تمام قرآنی ادلہ، احادیث نبویہ سے کنارہ کشی کرنے پر مجبور ہیں،
انکا خیال ہے کہ چونکہ ائمہ اثنا عشر ہمیشہ دشمنوں کے ظلم وجور کا نشانہ رہے اور
انکی امامت لوگوں نے تسلیم نہیں کی بلکہ انکو طرح طرح کی اذیتیں پہونچائیں یہانتک
کہ خاتم السلسلہ حضرت حجت، کو پردۂ غیبت میں پنہان ہونا پڑا لہذا یہ امام نہیں ہوسکتے
امام وہی تھے جن کے ہاتھ مظلوموں کے خون سے رنگین اور جن کے قید خانہ
بے جرموں سے بھرے اور جن کے مکانوں کی دیوار میں بیگناہ سادات کے لہو سے
گارا بنا کر تیار کی جاتی تھیں۔ یعنی خدا کو ظالمین سے محبت ہے کہ وہ لا ینال
عہدی الظالمین۔ کے وعدہ کے بالکل برخلاف امامت کے منصب کے لئے
انہی کو اختیار کرسکتا ہے اور مظلومون سے اسکو بھی عداوت ہے کہ وہ انکو
اس عہدہ پر قرار نہیں دے سکتا،

چنانچہ مستفسر صاحب صہ پر رقمطراز ہیں "سیاق آیت نے انما ولیکم کا
تاج ان الذین امنوا کو عطا فرمایا ہے جو فان حزب اللہ ھم الغالبون کے
خلعت سے ممتاز ہوئے یا ان درماندگان دشت مصائب کو جنکی مغلوبیت وبیوائی
پر اب تک غم کے آنسو بہائے جارہے ہیں" صہ کیا خدائے قادر ذوالجلال کے
اہتمام وانتظام کو ارباب تشیع ایسا ہی کنیج العنکبوت سمجھتے ہیں جو انسان
ضعیف البنیان کے ہاتھوں ہباءً منثورا ہوجائے اور کیا شیعوں نے حفظ اسلام
کے لئے جو بعد نبی عقلاً ضروری ہے ایسے ہی کو منجانب اللہ مامور من لیا مدار

www.kitabmart.in

ایمان بنا لیا ہے جو رسول کے بعد مخالفین و معاندین پر نہ مثل رسول کے
اپنا تسلط جما سکا اور نہ اسلام کے حق نما آئینہ کو چور چور کر دیے جانے سے بچا سکا
اور کیا مدبر السموات والارض علیم و حکیم نے ریاست عامۂ دینیہ و دنیویہ کا نظم
و نسق ایسے کو تفویض کر دیا جسکے زیر سیادت اثنا عشری امامت و خلافت کا سلسلہ
ایسا پامال کر دیا گیا کہ خاتم السلسلہ کو زاویہ خمول مین چھپ رہنے کے سوا کہین مفر نہ ملا
شیعون کی اس حق کوشی کا مفاد امامت کی روپوشی کے سوا کیا ہوا، کیا دوازدہ
مین سے کوئی بھی سریر آرائے خلافت فی الارض ہو سکا ۵ مین ہمارے مضمون کا
جواب دیتے ہوئے لکھا ہے "غیب اور ما انزل کے معنی امامت ایجاد کر لینے سے
اگر کام چل سکتا تو اثنا عشری امامت اس طرح غائب کیون ہو جاتی کہ تا یوم معاد
نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی جائے، کیا خدائے قادر ذوالجلال کی بنائی ہوئی عمارت
انسانی ہاتھ مسمار کر سکتا ہے"

ہم سابق مین لکھ چکے ہین کہ امامت کسی سلطنت بعنت اقلیم اور حکومت جابرہ
و قاہرہ کا نام نہین ہے بلکہ وہ نبوت و رسالت کے مثل خدا کی جانب سے ایک مخصوص
منصب ہے جسکی رو سے تمام افراد البشر پر اسکی اطاعت فرض و لازم ہو جاتی ہے۔
لوگون کا اطاعت نہ کرنا اور امام کو گوشۂ انزوا و خمول مین چھوڑ دینا
اسکے واجب الاتباع اور پیشوائے مطلق ہونے مین قادح نہین جس طرح کسی نبی
یا رسول کی تکذیب اور اسپر ایمان لانے والون کی قلت اسکی رسالت و امامت

www.kitabmart.in

کے بطلان کی دلیل نہین،

انبیاء و رسل کے حالات دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ہمیشہ مظلوم و مقہور رہے۔

قرآن مجید مین ارشاد ہوتا ہے۔

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون (بقرہ پ ۱)

جب بھی تمھارے پاس کوئی رسول ایسے احکام لیکر آیا جو تمھاری نفسانی خواہشون کے مطابق نہ تھے تو تم نے بعض کی تکذیب کی اور بعض کو قتل کر دیا۔

وان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک جاءوا بالبینات والزبر والکتاب المنیر (آل عمران پ ۴)

اگر یہ لوگ تمھاری تکذیب کرین (تو کوئی بات نہین) تمھارے قبل بہت سے پیغمبرون کی تکذیب کی گئی ہو کھلی کھلی آیتین اور صحیفے اور روشن کتاب لیکر آئے تھے۔

نوح کو انکی قوم نے جھٹلایا (اعراف آیت ۵۹ - ۶۴ یونس آیت ۷۱ - ۷۳ ہود آیت ۲۵ - ۳۵ مومنون - آیت ۲۳ - ۲۶ فرقان، ۳۷ شعرا آیت ۱۰۵ - ۱۱۶ قمر آیت ۹ نوح آیت ۱ - ۲۹) قوم نوح و عاد و ثمود اور اُن کے بعد والی قومون نے جب پیغمبر انکے پاس معجزے لیکر آئے تو اُن پیغمبرون کے ہاتھون کو الٹا اُن کے منھ پر مار دیا اور کہنے لگے کہ جو حکم تم لیکر آئے ہو ہم اُسکو نہین مانتے (ابراہیم

www.kitabmart.in

آیت ۹) جب کوئی رسول آیا تو لوگون نے یہی کہا کہ یہ ساحر ہے یا مجنون (ذاریات آیت ۴۶)

اسی طرح ہود، صالح، لوط، ایوب، شعیب، یونس کے واقعات سے صاف ظاہر ہے یحییٰ کا سر قلم ہوا، زکریا کا آرے سے چیرا گیا۔ جرجیس کو طرح طرح کی مصیبتین پہونچا کر قتل کیا گیا۔ عیسیٰ کو سولی پر لٹکانے کا سامان کیا گیا یہ وہ واقعات ہین جسے اسلامی دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے اور مسیح کو بقول عیسائیوں اور قادیانیون کے سخت ذلت و توہین کے ساتھ قتل کیا گیا۔

خود ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کے قبل کتنی اذیتین پہونچائی گئین ما اوذی نبی قط کما اوذیت اسی خاتم الانبیاء ہستی کا کلام ہے پھر جب یہ درماندگان دشت مصائب ان تمام مصائب و مظالم کے برداشت کرنے کے بعد نبی و رسول ہو سکتے ہین تو ائمہ معصومین ع کے لئے دشمنون کے مظالم کے باوجود امامت سے کون امر مانع ہے، رہ گیا یہ امر کہ یہ حضرات مخالفین و معاندین پر اپنا تسلط نہ جما سکے اور نہ اسلام کے حق نما آئینہ کو چور چور ہونے سے بچا سکے تو واضح ہونا چاہئے کہ خدائی مبلغین کا کام لوگون پر تسلط جمانا نہیں ہے انکا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ دعوت الی الحق کر دین عمل کرنا نہ کرنا امت کا کام ہے۔

وان تولوا فانما علیک البلاغ — اور اگر وہ روگردانی کریں تو تمہارا فرض

www.kitabmart.in

ومن تولی فما ارسلناک علیھم حفیظا (نساء آیت ۸۰)	اور جسنے روگردانی کی تو ہم نے تم کو انپر نگہبان بنا کر نہین بھیجا۔
فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین (مائدہ آیت ۹۲)	پھر اگر تم نے روگردانی کی تو آگاہ ہو کہ ہمارے رسول پر تو صرف صاف صاف تبلیغ ہی فرض ہے۔
فان تولوا فانما علیک البلاغ المبین (نحل آیت ۸۳)	پھر اگر وہ روگردانی کرین تو تمھارا فرض تو صرف صاف صاف تبلیغ ہی ہے۔
وما انت علیھم بجبار (ق آیت ۲۵)	اور تم انپر جبر کرنے والے تو ہو نہین۔
فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین (تغابن آیت ۱۲)	پھر اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کا فرض تو صرف صاف صاف تبلیغ ہی ہے۔
لست علیھم بمصیطر (غاشیہ آیت ۲۲)	کچھ تم انپر مسلط نہیں ہو۔
ان علینا للھدی (اللیل آیت ۱۲)	بے شک ہم پر اچھی بُری راہ بتا دینا ہی ضروری ہے۔

اگر ایسا نہو تو اُن انبیاء کی خیر نہین جن پر ایمان لانے والے انکی امت مین سے قلیل ما ھم کا مصداق رہے۔

یہ کہنا کہ "کیا خدا کی بنائی ہوئی عمارت کو انسانی ہاتھ مسمار کر سکتا ہے" اور

www.kitabmart.in

یہ کہ کیا خدا کا اہتمام و انتظام ایسا کنسج العنکبوت ہے کہ انسان کے ہاتھوں ہباء منثورا ہو جائے "معارف دینیہ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے،

بیشک خدا اپنے تکوینی ارادہ و مشیت سے جس چیز کا اہتمام کردے اُسکو دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی لیکن خدا کا یہ دستور نہیں کہ وہ بندون سے زبردستی اطاعت کرائے اور اونکو اُنکے افعال مین مجبور و مقہور کرے، ان معنون سے کہ بندون سے اُسکی مرضی کے خلاف افعال سرزد ہون اُسکی بنائی ہوئی عمارتین ہمیشہ مسمار ہوتی رہین ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے مفاد کے مطابق اُس نے اس کارخانۂ ایجاد کی بنیاد ہی اس لئے قرار دی تھی کہ لوگ اُس کی عبادت کرین لیکن دنیا آنکھ اُٹھا کر دیکھے کہ کتنے ہین جو غرض خلقت کو پورا کر رہے ہین،

کیا فی صدی ۹۹ اشخاص دنیا مین عبادت الٰہیہ کے تارک اور معاصی کے مرتکب نہین ہین یہ کیا ہوا، خدا کی بنائی ہوئی عمارت کیونکر مسمار ہو گئی۔

انبیاء رسل کے بعثت کی غرض کیا تھی۔ کیا یہی تھی کہ اُنکی تکذیب ہو اور اُنکا خون بہایا جائے پھر کیا خدا کی بنائی ہوئی عمارت مسمار نہین ہوئی ؟!

سوویٹ حکومت روسیہ مین جاکر دیکھیے مادیت کا دور دورہ ہے، مسجدین عبادت گاہین، زمین کے برابر اور تمام دینی و مذہبی رسوم بے نام و نشان، خدائے آسمانی سے جنگ کا صریحی اعلان ہو رہا ہے کیا اسکے معنی یہ نہین کہ خدا کی بنائی

www.kitabmart.in

ہوئی عمارت مسمار کردی گئی؟

یہ تو دنیا کی بے انصافی اور کجرفتاری تھی کہ خدا کے نافرمان عاصی بندے تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور وہ افراد کہ جن کو خداوند عالم نے امامت کا لباس مبدار خلق سے پہنا دیا تھا اور رسولؐ کی زبان سے اُنکی خلافت و امامت کا اعلان کرا دیا تھا اُن کو طرح طرح کی اذیتیں سہ کر گوشۂ گمنامی میں بسر کرنا پڑا اور آخر مصالحت الٰہیہ کے اقتضاء سے ایک وقت معلوم تک کے لئے لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہوجانا پڑا لیکن خدا کا وعدہ ونمکن لھم الارض فان حزب اللہ ھم الغالبون فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین ضرور پورا ہوگا اور دنیا عدل وانصاف سے اسی طرح معمور ہوگی جس طرح وہ ابتک ظلم وجور سے مملو ہوتی رہی ہے

علی نقی النقوی عفی عنہ (از نجف اشرف)

www.kitabmart.in

اُصُولِ دین اور قرآن نمبر ۳

بجواب رسالہ عبقات الایمان

رسالہ الواعظ نمبر ۲ و ۳ جلد ۱۰ مین میرا طویل الذیل مضمون اسی موضوع پر ۴۵ صفحہ مین شایع ہوچکا ہے اور مسئلہ عدالت و امامت پر کافی روشنی پڑ چکی ہے، احمدی جماعت کی دیرینہ عادت کو دیکھتے ہوئے چونکہ اس بات کی کافی توقع تھی کہ اس کے جواب مین بھی غیر متعلقہ باتون کے متعلق کوئی نمایشی مقالہ یا رسالہ شایع کیا جائے گا جس کے باعث سادہ لوح عقیدت کیشان کو اِس امر کے سمجھا بجھا دینے کا موقع ملجائے گا کہ وہ مضمون الواعظ کا لاجواب نہ رہا لہذا جناب محترم مدیر الواعظ نے "ضروری گذارش کے زیر عنوان اس اعلان کو ضروری سمجھا کہ جس عبارت پر اعتراض ہو یا جو دلیل اُن کے نزدیک ناکافی ہو اس کو پورا نقل کر کے محققانہ و متکلمانہ تہذیب و متانت سے اعتراض فرمائین"۔

اس بر موقع انتباہ کے بعد اس امر کی توقع تھی کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین جواب مین حدود بحث و مناظرہ کا لحاظ کرتے ہوئے مذکورۂ بالا شرط کی خلاف ورزی

www.kitabmart.in

نہ فرمائین گے لیکن ؎

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

ہم کو اُن سے اِس شرط کی خلاف ورزی مین شکایت نہین بلکہ ہمدردی ہے، درحقیقت اُن کے لئے ایک منظم و با اصول دائرہ کے اندر گفتگو کا راستہ بند ہو چکا تھا اور ادکہ و براہین کی طاقت ایسی نہ تھی کہ منھ در منھ اُنکا مقابلہ کیا جا سکے، ایسی صورت مین مبلغین جماعت کے لئے صرف دو ہی راستہ تھے ایک یہ کہ سکوت اختیار کرین اور حق کے مقابلہ مین سپر انداختگی کا اعتراف کرلین دوسرے یہ کہ سیاہی اور کاغذ کے تھوڑے اسراف کو گوارا کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ لکھکر شایع کر دین یقیناً تبلیغی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے خوش عقیدہ افراد جماعت کی تسکین و تسلی کے واسطے دوسری صورت متعین تھی لہذا نام آور مبلغ احمدی مرزا حسام الدین صاحب سکریٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ کی جانب سے ایک سولہ صفحہ کا مضمون "عبقات الایمان" کے خوش آیند نام سے انجمن لکھنؤ کے توسط سے شایع کرنا ضروری سمجھا گیا۔

ہم نے جہانتک اس مضمون کو دیکھا اس مین تفاخر اور رجز خوانی کے سوا کسی علمی بحث کو استدلالی قوت سے کامیاب نہین بنایا گیا ہے۔ انسانی بلند پروازی ہمیشہ نئی نئی صورتون مین جلوہ گری کرتی رہی ہے، اس نے کبھی کبھی انسانی کمالات کے حدود سے ترقی کر کے الوہیت کے رتبہ بلند کا دم بھی بھرا ہے۔

www.kitabmart.in

تاریخی اوراق اور سوانح و سیر کے صفحات نے ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے نظائر بہت پیش کئے ہیں یہی دنیا کی فضا تھی جس میں انا الحق اور لا اعلم لکم من الٰہ غیری کی آوازیں گونج چکی ہیں اور اسی میں ؎

نیست اندر جبہ ام غیر از خدا۔ اور (لا الٰہ الا انا ھا فاعبدون) کی صدا سے ہمارے کان آشنا ہو چکے ہیں، ولید بن یزید بن عبد الملک نے انا ذلک الجبار العنید کا ترانہ بلند کیا تھا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی نسبت منہم خلیفۂ شاہی کہ آسمان باشد، اور اپنے فرزند کے متعلق یا نزل مولود کان اللہ نزل من السماء اور الہامی خواب میں (رائتنی کانی عین اللہ فعلمت انی ھو) اور صد حسین است در گریبانم ارشاد فرما چکے ہیں۔

بالکل اسی عنوان سے مرزا حسام الدین صاحب بھی فرماتے ہیں کہ:۔

مجھے کہے جہان میں مجال ستیز ہے — برہان قاطع ایک میری کلک تیز ہے
گردن سے جسے حق نے اتارا ہو وہ ہیں ہون — جراروں کو جس تیغ نے مارا ہو وہ ہیں ہون
واللہ نور چشم نبی و امام ہون — نص جلی یہ ہے کہ خدا کی حسام ہون

(نیست اندر جبہ ام غیر از خدا) اور (صد حسین است در گریبانم) کے فلسفہ کے مطابق انکا یہ بھی دعویٰ ہے کہ:۔

ہے مجھ میں علم و فضل جناب امیر کا

خیر "اگر پدر نتواند پسر تمام کند" بزرگوں کی عمریں لولا علی لھلک اور عجلت

www.kitabmart.in

النساء ان یلدن مثل ابن ابی طالب اور لا ابقانی اللہ لمعضلۃ لیس فیھا ابو الحسن کہتے گذرین لیکن مرزا حسام الدین صاحب علم و فضل جناب امیر کے حامل و مالک بننا چاہتے ہین، بقول ڈارون، عالم فلسفہ نشوو ارتقا کا پابند ہے" وہ ابھی تو علم و فضل جناب امیر کے دعویدار ہو کر اسکے مدعی ہین کہ" واللہ پیشوا ہون صغیر و کبیر کا"، لیکن کچھ ہی دن مین نبی بروزی و ظلی اور تھوڑے دن کے بعد نبی حقیقی اور اسکے بعد اگر ہمت نے ساتھ نہ چھوڑا اور زندگی نے ساتھ دیا تو (انی عین اللہ و علمت انی ھو) تک نوبت پہونچ جائیگی بات ہی کونسی ہے ؎

ہمت بلند دار کہ مردانِ روزگار از ہمت بلند بجائے رسیدہ اند

پہلے جواب، پیچھے سوال

مضمون متذکرۂ بالا کا ایک حصہ وہ تھا جس کا مختصر الفاظ مین ہم نے خاکہ پیش کیا اور ناظرین نے اندازہ کیا ہوگا کہ وہ اسکا مستحق نہین ہے کہ کسی علمی میدان بحث مین پیش کیا جائے۔ دوسرا حصہ مضمون کا بخیال خود ایسے اعتراضات و سوالات پر مشتمل ہے جنکے جواب سے اُنکے نزدیک علمار شیعہ عاجز ہین لیکن جب ان اعتراضات کو غور سے دیکھا تو اُن مین کوئی بات تازہ نظر نہین آتی بلکہ یہ وہی باتین ہین جنکا جواب سابق دو مضمونون مین دیا جا چکا ہے ہم اُن اعتراضات کو ذیل مین نقل کرکے انکا جواب سابق مضمون مین پیشگی عرض کیا جا چکا ہے۔ اُسی کو ہدیہ ناظرین

www.kitabmart.in

کرتے ہیں جس سے یہ اندازہ ہوگا کہ لائحہ نگار نے اس مضمون میں اپنے دل و دماغ کو نہیں بلکہ دست و قلم کو بے فائدہ زحمت دینے کے سوا کوئی قابل قدر خدمت اپنے مقصد کی نہیں کی ہے"

۱۔ **اصول دین کا معیار۔** انھوں نے قرآن مجید کی یہ تین آیتیں ذکر کی ہیں (۱) من یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالاً بعیداً (۲) الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون (۳) ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبیین۔ اسکے بعد وہ رقمطراز ہیں:۔

کہ ان جملہ آیات سے ایمان کی تشریح بھی ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کفر بالایمان کیا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اس ایمان کا بنانے والا اور سکھانے والا کون ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ان پانچوں چیزوں پر ایمان نہ رکھنے والے کے لئے وعید یعنی عذاب ہے اور یہ بھی بخوبی یقین ہوگیا کہ اس ایمان کے قبول کرنے والوں کے لئے خوش خبریاں ہیں، خدائے تعالیٰ کے ان تمام ظاہر و باطن تصریحات سے بخوبی واضح ہوگیا کہ شیعوں کے اصول دین نرالے اور بالکل اجنبی ہیں۔

ہمارا پیشگی جواب معترض کی مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قرآن میں ایمان کی تشریح میں انھیں پانچ چیزوں کا

www.kitabmart.in

تذکرہ ہے اور انھین کے انکار پر وعید یعنی عذاب ہے لہذا وہی اصول دین ہین
اور اسی لحاظ سے وہ فرماتے ہین کہ "ان تصریحات سے معلوم ہوگیا کہ شیعون کے
اصول دین نرالے اور بالکل اجنبی ہین۔ اسی بناء پر معترض کے نزدیک اصول دین
کا معیار یہ ہوا کہ اُن پر ایمان کی ہدایت ہوئی ہو اور اُنکے انکار پر وعید ہو حالانکہ
قرآنی مطالعہ کے بناء پر یہ معیار بالکل غلط ہے، قرآن کی انیس ۱۹ آیتین ایسی ہین
جنمین بہت سے اشیاء پر ایمان کا حکم اور اُنکے انکار پر وعید ہے جو عامہ مسلمین کے
نزدیک اصول دین سے خارج ہین مذکورۂ بالا پانچ چیزون کے علاوہ قرآن مین
پانچ چیزون پر اور ایمان کی ہدایت ہوئی ہے (۱) غیب (۲) آیات آلیہ یعنی معجزات
وعجائب قدرت (۳) کلمات خدا (۴) عذاب خدا (۵) نعمات الہیہ حالانکہ انکو اصول
دین مین کسی فرقے نے داخل نہین کیا ہے (ملاحظہ ہو الواعظ جولائی ۱۹۲۸ء امتیاز احمد صاحب
ردولوی بھی اس معیار کی کمزوری کے کچھ ایسے بے طرح معترف ہوئے تھے کہ وہ کسی
صورت سے اس کو اپنے موکل کی طرف منسوب ہونے کو گوارا نہ کرتے تھے اور اسلیے
انھون نے اس کو ہمارا طبعزاد معیار قرار دیا تھا (المستفسر نمبر ۱) اسکے جواب مین ہم
نے مشتہر سابق وحال کی عبارتون سے ثابت کیا تھا کہ وہ اسی معیار کو بتلا رہی ہین،
ملاحظہ ہو اصول دین اور قرآن نمبر ۲ صفحہ ۳۹ و ۴۱) اب مشتہر کی موجودہ عبارت سے
جو ہدیہ ناظرین ہو چکی صاف صاف ہماری تائید ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ اسی معیار
کے قائل ہین جسکی کمزوری طشت از بام ہو چکی ہے۔

www.kitabmart.in

(۲) عدل و توحید کا مفہوم

مشتہر صاحب کا ہم سے سوال ہے کہ "عدل توحید کے مفہوم سے کیون باہر ہے۔"

ہمارا پیشگی جواب توحید کے معنی ہین خدا کو ایک سمجھنا اور اُسکی وحدت کا اقرار کرنا اور عدل کا مفاد ہے کہ خدا عادل ہے ظالم نہین اور ان دونون کے مفہوم مین فرق بالکل ظاہر ہے، اور اصطلاحی حیثیت سے توحید وعدل دو سرخیان ہین جسکے تحت مین متعدد ابواب مندرج ہین۔ توحید کے ذیل مین وجود صانع، وجوب ذاتی، قدم، علم، قدرت، حیات، ارادہ، نفی شریک، نفی احتیاج، نفی جسم وجسمانیات وغیرہ وغیرہ اور عدل کے تحت مین نفی جبر، نفی ظلم، عدالت اور اسکے تمام فروع وشعب مندرج ہین اور توحید وعدل اپنے ان وسیع معنی کے ساتھ باری تعالیٰ کے تمام اوصاف ثبوتیہ وسلبیہ صفات ذات وصفات فعل سب پر حاوی ہین (ملاحظہ ہو اصول دین اور قرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۰) اگر عدل توحید کے مفہوم مین داخل ہوتا تو آپ کو توحید کے اقرار کرنے کے بعد ہم سے اس سوال کی ضرورت نہ پڑتی کہ "استقراء سے خداوند عالم کا عادل ہونا ثابت کیجئے"

یہ عجیب لطیفہ اور سوالات کے تصادم وتناقض کا عالم ہے کہ استقراء سے خداوند عالم کا عادل ہونا ثابت کیجئے۔ اس سوال کا مفاد یہ ہے کہ معترض صاحب خداوند عالم کی صفت عدل کے منکر ہیں اور اور اسکے عادل ہونے کے معترف نہین ہیں، دوسرا سوال کہ "عدل توحید کے مفہوم سے کیون باہر ہے" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ عدل کو توحید کے

www.kitabmart.in

مفہوم کا جزو سمجھتے ہین۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب عدل کا اقرار نہ ہوا تو توحید بھی ہاتھ سے گئی اور ایک جزو توحید یعنی عدل کے انکار کے ساتھ توحید کا بھی کامل اقرار نہوا ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ

(۳) قرآن سے عدل کا ثبوت

مشہور کا سوال ہے "کیا رحمان و مالک رحیم کی طرح قرآن شریف نے عدل کو بھی صفت حقیقی خداوند عالم کی بتایا ہے اگر بتایا ہے تو وہ آیت پیش کرو۔

ہمارا پیشگی جواب

آیات قرآنیہ کا متفقہ فیصلہ، خدا عادل ہے ظالم نہین، ایک چھوڑ چالیس آیتین کیا اب بھی مطالبہ پورا نہین ہوا۔ (ملاحظہ ہو ہمارا رسالہ "اصول دین اور قرآن نمبر ۲ صفحہ ۲ الغایت ۱۲) صریحی طور پر معترض کی تسکین کے لئے یہی دو آیتین کافی ہین۔

شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط (آل عمران پ ۳) خدا اور ملائکہ اور تمام صاحبان علم گواہ ہین کہ سوا اللہ کے کوئی خدا نہین اور وہ صفت عدل کے ساتھ قائم و دائم ہے۔

اس آیت مین پہلا جزو توحید کو اور دوسرا عدل کو بتلا رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مین عدل و توحید کا پایہ مساوی ہے۔

وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ (انعام پ ۸) تمھارے پروردگار کی بات سچائی اور عدل کے ساتھ پوری اتری اسکی بات کو کوئی

www.kitabmart.in

بدل نہین سکتا۔

(۴) قرآنمین عدل پر ایمان لانیکا حکم "قرآن شریف میں ایمان باللہ ایمان بالرسول کی طرح (یعنی اسی ہیئت ترکیبی کے ساتھ) عدل پر ایمان لانے کی کونسی آیت ہے؟

ہمارا پیشگی جواب وہی آیت جو توحید پر ایمان لانے کی ہے، قرآن مین کہین ایمان بتوحید اللہ کا حکم نہین ملتا، قرآنمجید کی اڑتیس آیتون مین جس چیز کا حکم ہے وہ ایمان باللہ ہے اگر ایمان باللہ کا مفہوم صرف وجود باری تعالیٰ کا اعتراف ہے تو وہ توحید کو کسی طرح نہین بتلاتا اور اگر ایمان باللہ صرف وجود باری کے اقرار کا نام نہین بلکہ اللہ تعالیٰ کو اُن خصوصیات و اوصاف کے ساتھ جو اسکے شایان ہین، ماننا اسکا حقیقی محصل ہے تو اسکے تحت مین جس طرح توحید مندرج ہوتی ہے اسی طرح عدل بھی داخل ہے (ملاحظہ ہمارا رسالہ "اصول دین اور قرآن نمبر ۲" صفحہ ۵ لغایت ۱۱)

(۵) عدل پر ایمان لانیوالونکے لئے خوشخبریان مشتہر کا سوال "قرآن شریفمین کہان لکھا ہے کہ عدل پر ایمان لانے والون کو خوشخبریان ہین"

(۶) ہمارا پیشگی جواب جس جگہ لکھا ہے کہ توحید پر ایمان لانے والون کو خوشخبریان ہین۔

www.kitabmart.in

(۶) عدل کے منکرون کو وعید

قرآن مین عدل کے نہ ماننے والون کے لئے وعید کہان آئی ہے؟

ہمارے پیشگی جواب اُسی جگہ جہاں توحید کے نہ ماننے والون کے لئے وعید آئی ہے۔ اور حقیقت توحید وعدل دونون ایمان باللہ کے دو شعبے ہین اور ایمان باللہ کے تحت مین دونون کا اعتقاد ضروری ہے۔

(رسالۂ مذکورہ صفحہ ۹ لغایت ۱۱)

اب تو مشتہر کے اس دعوے کی حقیقت کھل گئی کہ ہمارے مطالبات کا زبانی تو زبانی ذری کہین تحریر مین ہی ہمارے سوالات کا جواب دکھادیجئے تب تو آپ کا دعویٰ حق اور درست ہے"

ہم نے گذشتہ مقالات کے حوالون سے دکھلادیا کہ مشتہر کے مطالبات کا جواب تحریری حیثیت سے تفصیل دیا جاچکا ہے اُسکے بعد اُسی پُرانے آموختہ کو دہرانا عوام فریبی نہین تو کیا ہے؟؟

برہان عقل یا استقرار

مشتہر کا ہمسے یہ مطالبہ ہے کہ "استقرار سے خداوند عالم کا عادل ہونا ثابت کیجئے ہر مبتدی طالب علم اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ استقرار یعنی تتبع غالب جزئیات کبھی مفید قطع ویقین نہین ہوا کرتا بلکہ ایک حد تک ظن غالب کا افادہ کرتا ہے

www.kitabmart.in

والظن لا یغنی من الحق شیئاً بر خلاف اسکے برہان عقلی کا نتیجہ یقین کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی صورت سے نصوص کتاب سے جو امر ثابت ہو اس مین کسی قسم کے شبہہ وشک کی گنجائش نہین ہوا کرتی۔ ہم دلیل عقلی اور نصوص قرآن مجید سے خداوند عالم مین صفت عدالت کو ثابت کر چکے ہین (ملاحظہ ہو رسالۂ اصول دین اور قرآن نمبر ۲ صفحہ ۴ لغایت ۱۶ اور مجلۂ الواعظ جولائی ۱۹۲۸ء) اسکے بعد ہم سے استقراء کا مطالبہ کرنا عقل وشعور کا کوئی اچھا ثبوت نہین۔

جزئیات کے حکم کا استفادہ کبرائے کلیہ کے ذریعہ سے جب کہ ہو گیا تو اسمین شک وشبہہ کی گنجائش نہین ہے اور اس کلیہ کے بحکم عقل یقینی ہونے کے ساتھ جزئیات کا حکم قدرتی طور پر یقینی ہو جائیگا۔ اب اگر جزئیات مین ظاہری طور پر اسکے خلاف نظر آئے تو یہ اپنی آنکھون کا دھندلاپن ہے واقعیت اس سے بدل نہین سکتی۔

لطف یہ ہے کہ مشتہر صاحب اصول دین کے معاملہ مین قرآن مجید کے سوا کسی دلیل کے تسلیم کرنے پر تیار نہین یہان تک کہ حکم عقل کا قدم درمیان مین آنے کو بھی وہ گوارا نہین کرتے اور فرماتے ہین۔

"ایمان اپنی ذات کے اظہار اور کمالات مین کسی انسانی عقل وآرا کا محتاج ومنون نہین ہے۔"

لیکن اس موقع پر وہ دلیل عقل کی پست ترین قسم استقراء سے فائدہ اٹھانا

www.kitabmart.in

چاہتے ہین اور اس طرح قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کو ایک ناقص وظنی استقرار کے
مقابل مین پس پشت ڈالکر خود اپنے ساختہ و پرداختہ مقولہ حسبنا اللہ کی بنیاد کو
بھی ملیامیٹ کر رہے ہین،

جبکہ ہم کو حکم عقل اور نصوص قطعیہ قرآنیہ نے بتا دیا کہ تمت کلمت ربک
صدقا وعدلا اور ان اللہ لیس بظلام للعبید۔ خدا عادل ہے اور ظالم
نہین تو ہمارا دعوے یہ ہونا چاہیئے کہ خدا کے تمام افعال صفت عدالت کے ساتھ ہین
ہم کو ایک ایک کرکے اُسکے افعال کو شمار کرنے کی ضرورت نہین بلکہ ہمارا دعوے ہی
کہ اوسکا ہر فعل میزان عدل پر منطبق ہے۔ اُس مین نا انصافی اور ظلم کا شائبہ
نہین بعض مقامات پر ہماری نظرون کو اُسکے خلاف دکھلائی دے تو وہ ہماری عقل
وشعور اور ادراک و فہم کا قصور ہے۔

خداوند عالم کا فیض اُس کے مخلوقات تک اُنکے ظرف و استعداد و قابلیت
کے موافق پہونچتا ہے اور اس مین اختلاف و تفاوت۔ مراتب استعداد و قابلیت
کے اختلاف پر مبنی ہے نہ یہ کہ مبداء فیض کی طرف سے ایک کے ساتھ طرفداری
اور دوسرے کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہو اور ماہیات و حقائق کا اختلاف انکے
ذاتی خصوصیات کا نتیجہ ہے جسمین کسی خارجی تاثیر کو دخل نہین مثلاً کتا کتا ہی اور انسان
انسان نہ یہ کہ خدا نے کتے کو کتا بنا دیا اور انسان کو انسان بے شک اُس نے کتے
اور انسان کو خلق کیا ہے یعنی دونون پر افاضۂ وجود کیا ہے جو اوسکی

www.kitabmart.in

صفت جود اور عدالت کا نتیجہ ہے اس لئے کہ قابلیت و استعداد کی موجودگی
مین افاضہ وجود نہ کرنا مبداء فیاض کی طرف سے تحلل و ظلم ہے۔

جس طرح قبل حدوث بعض اشیاء کا خلق کرنا اور بعض کو حیز عدم مین
باقی رکھنا، مصالح و حکم کے اعتبار سے ان اشیاء کی صلاحیت و استعداد
کے اختلاف کا نتیجہ ہے اسی طرح بقاؤ دوام کے اعتبار سے اُن کے ساتھ فیض وجود
کا متعلق رکھنا انکی استعداد و صلاحیت کے تفاوت پر مبنی ہے جیسے ایک کو
سو برس پہلے اور ایک کو سو برس بعد پیدا کرنا ناانصافی اور دل بخواہ و عبث فعل
نہین اسی طرح ایک سے دس برس پہلے اور دوسرے سے دس برس بعد اس
فیض کا قطع کرلینا ناانصافی اور ظلم نہین بلکہ اُن دونون کے ذاتی قابلیت و استعداد
اور مصالح و حکم کے اختلاف کا ثمرہ ہے۔

مومنین اور مقربین بارگاہ کو امتحانی حیثیت سے جو مصائب دنیا مین
پہونچتے ہین اُنکے مقابل بڑے بڑے ثواب اور درجے مقرر ہین جنکو دیکھتے
ہوئے دنیا کے چند روزہ مصائب بے حقیقت ہوجاتے اور اس بہترین مجازات
کو دیکھتے ہوئے وہ میزان عدل سے یکسر موعلیحدہ نہیں ہیں۔

خدا کی مالکیت تامہ اور حکمت مطلقہ کا نتیجہ یہ ہے کہ اُس سے
جو افعال بھی صادر ہوتے وہ مخالف عدل اور داخل ظلم و تعدی نہین نہ
یہ کہ وہ سب عدالت کے خلاف ہین لیکن عدالت خدا کے لئے ضروری نہین جیسا کہ

www.kitabmart.in

ہمارے خوش فہم معترض کا خیال ہے۔

ہمارے مذکورۂ بالا بیانات سے معترض صاحب کی حسب ذیل عبارتون کا نمبروار جواب ہوجاتا ہے:-

"بعض کے ساتھ اُس کی قدرت کا کامل متعلق ہونا اور بعض کے ساتھ کمتر ہونا ترجیح بلا مرجح ہے اور بعند العقل محال اور منافی عدل ہے"

"ہر روز ہزارون انسانون کے بچے اور چرند اور پرند اور کیڑے مکوڑے کیون ہلاک کئے جاتے ہین۔ خدا باوجود عدل کی دائمی صفت سے موصوف ہونیکے انکے متعلق عدل کیون نہین کرتا"

ایک کتا کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو بیل کیون نہ بنایا اور بیل کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو انسان کیون نہ بنایا یہ جانور اسی دنیا مین جہنم کا نمونہ بھگت رہے ہین"

"کیا اُسکے عدل کی یہی کیفیت ہے کہ جگر پارۂ رسول اور نور چشم بتول صلوا اللہ علیہ اور امثال اُنکے میدان ستم مین بھوکے پیاسے خدائے عادل کے روبرو تیغ جفا سے شہید ہوں رکن دین نبوی دشت کربلا مین گرایا جائے ورق مصحف ناطق بے دردی سے مٹایا جائے خیام آل اطہار پر پھول (آگ لگے) پڑے ساز و یراق لوٹے جائین مگر شیعون کا عادل ہون تک نہین کرتا۔ بلکہ امام حسینؑ

www.kitabmart.in

کے مخالفون کو سلطنت دیتا ہے جو رحمت الٰہی ہے،

اس عبارت مین یہ عنصر بھی بہت کچھ کارفرما ہے کہ بندون کے افعال اور گناہون کی ذمہ داری خدا پر ہے اور درحقیقت خدا کو صفت عدالت سے متعرا مان لینے کے بعد اس قسم کے خیالات فاسدہ کا قائل ہونا کچھ تعجب خیز نہیں ہے"

کتب آسمانی کے پہلے عدل کا ثبوت

"خدائے تعالیٰ قبل قانون رکتب آسمانی، نازل کرنے، اور اُس مین وعدہ وعید کرنے کے عدل کس طرح سے کرتا تھا قرآن سے ثبوت دیجیے اور پچاس روپیہ انعام لیجیے"

یہ سوال ہے جس پر مشتہر صاحب بہت نازان معلوم ہوتے ہین لیکن قرآن کریم مین تدبر کے بعد اس سوال کا حل بالکل آسان نظر آتا ہے، قرآن مین خود بعثت انبیا اور ارسال رسل کا سبب یہ ذکر کیا گیا ہے کہ"

لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل — تاکہ بندون کے لئے خدا کے مقابل مین کوئی حجت باقی نہ رہ جائے بعد پیغمبرون کی بعثت کے۔

یعنی اگر پیغمبر مبعوث نہ ہوتے تو خداوند عالم کے لئے بندون کو اپنے نافرمانی اور مخالفت پر سزا دینے کا موقع نہ تھا کیونکہ بندے کہتے کہ ہم کو تو نے اپنے اوامر

www.kitabmart.in

و نواہی سے مطلع ہی نہیں کیا تا کہ ہم تیری اطاعت اور فرمان برداری کرتے اور اس صورت مین تعذیب اور سزا دینا نا انصافی اور ظلم ہوتا لہذا پیغمبر مبعوث کیے گئے تا کہ بندون کا عذر قطع ہو جائے اور اُنکی کوئی حجت باقی نہ رہے اور اُن کو مخالفت و عصیان پر سزا دینا موافق عدل ہو جائے۔

دوسری آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

ہمارا کبھی یہ شیوہ نہین رہا کہ کسی قوم پر عذاب کرین جب تک کہ کوئی رسول اُنکی طرف مبعوث نہ کردین۔"

تیسری آیت لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ

(بعثت انبیاء کی غرض یہ تھی کہ) جو شخص ہلاک ہو وہ حجت تمام ہونیکے بعد اور جس کو زندگانی حاصل ہو وہ بھی بعد اتمام حجت۔

اِن آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اصل انبیاء کا مبعوث کرنا اور کتب آسمانی کا نازل کرنا اور اُسمین وعدہ وعید کرنا صفت عدل کی مراعات اور ظلم و نا انصافی سے منزہ و مبرا ہونے پر مبنی تھا اور یہ کہ وعدہ وعید کے پہلے سے افعال خداوندی مین صفت عدل کارفرما ہے اور اُس مین ظلم و تعدی کا شائبہ نہین، یہ ہے قرآنی ثبوت جو ہدیۂ ناظرین ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ ہو گا انوار اُسکی ہمین ضرورت نہین بل انتم بھدیتکم تفرحون۔

www.kitabmart.in

مفہوم عدل کی توضیح

عدل کا مفہوم ہے کامون مین تعدّی و تجاوز سے بچ کر توازن کا قائم رکھنا اور دوسرون کے معاملہ مین اپنی اور اُسکی شایان شان و استحقاق رقمار سے عدول نہ کرنا، مالک و مملوک سلطان و رعیت پدر و فرزند، شوہر و زوجہ بھائی بھائی، دوست دوست غرض ہر صنف کے اندر اُسکے درجہ اور اعتبار سے کچھ حدود قائم ہین کہ جب اُن حدود کی مخالفت کی جائیگی تو وہ ظلم و تعدی کا مصداق ہوگا اور جب اُن حدود کی مراعات ہوگی تو وہی صفت عدالت کہلائے گی۔

مالک و مملوک کے رابطہ کا بے شک یہ اقتضا ہے کہ مملوک کو مالک کی خدمت و اطاعت کرنے کے مقابل کوئی حق نہین ہے باینمعنی کہ اُسکو انعام کا استحقاق نہین ہے لیکن اس کے یہ معنی نہین کہ مالک کے لئے روا ہے کہ وہ مملوک کو بے وجہ ایذا بھی پہونچائے اور بلا قصور اُسکو سزا دے یا دو ایسے مملوک کہ جنمین سے ایک مطیع و فرمانبردار اور دوسرا عاصی و نافرمان ہے اُن مین جزا و سزا کے اعتبار سے معاملہ بالکل برعکس ہوجائے یعنی اطاعت گذار کو سزا اور غیر اطاعت گذار کو جزا دی جائے یا مملوک کو ایسے احکام دیے جائین جنکی تعمیل اُس کی قوت و طاقت سے باہر ہے اور پھر مخالفت کی صورت مین جو اُسکے ذاتی عجز کے باعث ہے ناگزیر ہے اُسکو سزا دیجائے یا مالک خود

www.kitabmart.in

اُس مملوک کو بعض افعال پر مجبور کرے پھر خود ہی اُسکو سزا دے کہ ایسا کیون کیا وہ مالک جس کا یہ طرز عمل ہو یقیناً ظالم و ستمگار اور عقل کے نزدیک مورد مذمت و ملامت ہے۔

عدل ایسے ہی حدود کی نگہداشت کا نام ہے جن سے تجاوز کرنا ظلم تعدی کا مصداق ہے

یہ مسئلہ اگرچہ محل اختلاف ہے کہ بندون کو اپنے نیک کامون کے مقابلہ مین خداوند عالم پر کسی ثواب کا استحقاق ہے یا نہین بایں معنی کہ ثواب درحقیقت نیک اعمال کا بدلا ہے جس کے بندگان خدا حقدار ہین یا یہ کہ وہ حقیقۃً تفضل ہے کہ جس کو وعدہ کے ذریعہ خداوند عالم کا اپنے اوپر لازم کرکے ثواب نام رکھنا بھی خود اُسکا ایک تفضل ہے لیکن اس میں شبہہ نہیں کہ رابطۂ ربوبیت و عبودیت ہی کے اقتضاء سے کچھ نہ کچھ حدود ایسے ضرور قائم ہین کہ جنکی مخالفت خداوند عالم کی حکمت و شان ربوبیت کے خلاف ہے اور انھین کی مراعات عدل اور اُنکی مخالفت ظلم ہے اِن حدود اور اُنکے مخالفت کی مثالین ہمارے سابق رسالہ مین ذکر کی جاچکی ہین مثلاً خدا کا اپنے بندون کو بُرے کامون پر مجبور کرنا اور خود ہی اُنکو سزا دینا، بندون کو اونکی طاقت سے زیادہ تکلیف دینا نافرمان بندون کو اُنکے استحقاق سے زیادہ سزا دینا۔ فرمانبردار بندون کو اُنکے اعمال کا جتنا بدلا خود مقرر کیا ہے اُس سے کم بدلا دینا بندون پر بغیر قصور کے عذاب نازل کرنا، اپنے احکام کو سمجھائے بغیر اُنکی مخالفت پر عقاب کرنا وغیرہ وغیرہ اور

www.kitabmart.in

یہی وہ چیزین ہیں جن مین سے ایک ایک کا نام لے کر صاف طور پر قرآن مجید مین خداوند عالم کی ذات سے نفی کی گئی ہے اور یہی معنی عدل باری کے ہین کہ وہ اس قسم کے تمام افعال دا وصاف سے مبرا و منزہ ہے، خداوند عالم کی مالکیت مطلقہ اور ربوبیت تامہ کا یہ لازمہ نہین ہے کہ اُس کے لئے ہر قسم کی بے انصافی اور ظلم و تعدی جائز و روا ہو جائے، ظلم و تعدی خداوند عالم کی ذات کے لئے قبیح و محال اور عدل لازم اور عفو و احسان مستحسن ہے مطیع و عاصی کو اُسکے استحقاق کے مطابق جزا اور سزا دینا شان عدل کا اقتضاء اور عاصیون کے گناہون سے درگذر کرنا رحمت و عفو کا نتیجہ ہے لیکن مطیع کو ثواب کے بدلے عذاب کرنا ظلم ہے جو کسی صورت سے جائز نہین، ہمارے مذکورۂ بالا بیان سے معلوم ہو گیا کہ عدل جس کو ہم ذات الٰہی کے لئے ضروری کہتے ہین وہ ظلم و تعدی کے مقابل صفت ہے اور اس سے چند نتیجہ برآمد ہوتے ہین۔

(۱) عدل خداوند عالم کی مالکیت مطلقہ سے کوئی تصادم نہین رکھتا۔

(۲) صفت عدل ظلم و تعدی کے مقابل مفہوم ہے اور عدل کا نہونا ہی عین ظلم ہے۔

(۳) عدل کی صفت جو خدا کے لئے لازم ہے وہ چونکہ ظلم کے مقابل ہین ہے لہذا عفو و احسان اور تجاوز و غفران صفت عدل کے منافی نہین ہے،

ان روشن حقائق کے واضح ہو جانے سے مشتہر کی مندرجہ ذیل عبارات

www.kitabmart.in

کا سلسلہ وار جواب ہو جاتا ہے۔

"عدل کا مفہوم جانبین مین حقوق کی مساوات چاہتا ہے لہذا بتائیے کہ بندہ کا خداوند عالم پر کیا حق ہے کہ جو اُس سے عدل کو چاہتا ہے۔

"برہان آفاقی یعنی تفرقۂ عالم شہادت دیتا ہے کہ خداوند عالم کی صفت مالکیت کائنات عالم مین کام کر رہی ہے نہ صفت عدل"

"عدل کا مفہوم ضرور اس بات کو چاہتا ہے کہ اول جانبین مین کوئی حق قرار دیا جائے اور اُس حق کی خواستگاری مین عدل کی درخواست کی جائے لیکن یہ بات سب جانتے ہین کہ مخلوق کا خدائے تعالیٰ پر جس نے عدم محض سے پیدا کیا ہے کوئی حق نہین"

اگر کہو کہ وہ عادل نہ ہوگا تو ظالم ہوگا تو یاد رکھو کہ یہ دونون شقین حکم ارتفاع نقیضین مین ہین کہ جو عند العقل باطل ہے پس نہ وہ عادل ہے اور نہ وہ ظالم بلکہ بمصداق آیت شریف رحیم و مالک ہے"

(واضح رہے کہ جس طرح نقیضین کا ارتفاع ناممکن ہے اسی طرح ضدین لا ثالث لھما جیسے حرکت و سکون اُنکا بھی درصورت وجود موضوع ارتفاع ناممکن ہے اور عدل و ظلم اس بیان کے مطابق جو نذر ناظرین ہوا یہی نوعیت رکھتے ہین لہذا عادل نہونے کی صورت مین ظالم ماننا لازمی ہے۔ رحیم و مالک ہونا صفت عدل کے مقابل نہین ہے۔)

www.kitabmart.in

"اس ایک صفت کے قائم کرنے سے غفور تواب رحیم تینون صفتون کا اس ذات مین عدم لازم آتا ہی" "ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگذر کے خلاف ہے"

مشتہر صاحب نے تین صفحون مین آریون اور عیسائیون کے سامنے خداوند عالم کی عدالت کے مقابل مین عفو و غفور ہونے کو ثابت کرنے کی جو زحمت گوارا فرمائی ہے وہ ہمارے موضوع بحث سے بالکل خارج ہے ہم خداوند عالم کو عفو و غفور تواب و رحیم بھی مانتے ہین اور عادل بھی، بے شک آریہ اور عیسائی ایک طرف اور قادیانی و احمدی دوسری جانب تینوں ہی فریق ہمارے نزدیک یومن ببعض و یکفر ببعض کا مصداق ہین، فرق آتا ہی کہ پہلے دونون فرقون نے صفت عدالت کے اقرار کے ساتھ عفو و غفران کی صفت سے کنارہ کشی کی ہی اور دوسرے فریق نے عفو و مغفرت کے اقرار کے ساتھ صفت عدالت کے انکار کو ضروری سمجھا ہی، ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموات والارض

اخلاقی موازنہ

مشتہر صاحب نے ہمارے ۵۴ صفحہ کے رسالہ مین سے صرف ان چند لفظون کو نقل کرنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے کہ:-

دو سال کا زمانہ گذر گیا صدائے برنخواست عالم احمدیت مشتہر

www.kitabmart.in

خموشان بنگیا" بلفظ الواعظ نمبر ۲ و ۳ سنہ ۳۱ء"

اُنکو اس عبارت مین نہین معلوم کیا نظر آیا اور بمفاد الحق مر اُنکو کتنی تلخی محسوس ہوئی کہ وہ اُسکے اخلاقی پہلو کا مرثیہ پڑھنے بیٹھ گئے اور وہ رقمطراز ہین کہ:

"ناظرین! احمدیت کی تعلیم و اخلاق اس عبارت کے ہم وزن جواب دینے سے قاصر ہے"

لیکن اُنہی کے مخاطب ناظرین اگر غور سے دیکھین تو اونکو احمدیت کی تعلیم و اخلاق کا نمونہ چند ہی صفحون کے بعد حسب ذیل الفاظ مین نظر آئے گا:

"اب ہم پھر اپنے اصلی مخاطبین علمائے تشیعین سے عرض کرتے ہین کہ دیکھا حضرات یہ آپکا وہ تحفہ ہے جسکو آپنے آریون اور عیسائیون سے لیکر ناحق احسان مندی کی صلیب کو اٹھا کر اپنے کندھے پر چڑھایا جس سے بجز بوجھون مرنے کے نجات نہ ملی"

یہ ہے غلام احمدی تہذیب و اخلاق۔

موازنہ دیگر

احمدیت کے پلہ کا ارتفاع

بقول مشتہر صاحب، دیکھین بلند کون ہے اور پست کون ہے کھلجائیگا

www.kitabmart.in

مشتہر صاحب نے اپنے اس مختصر سے رسالہ یا اشتہار مین جس طرح اپنے شاعرانہ کمالات کا مظاہرہ کیا ہے علم جدل و مناظرہ کے جوہر دکھلائے ہین فن مغالطہ و سفسطہ مین مہارت کے نمونہ پیش کئے ہین اسی طرح انھون نے اپنی فلسفی شان اور برہانی طاقت کا اظہار ضروری سمجھ کر کچھ عقلی زبردست اعتراضات پیش کرنا بھی ضروری سمجھے ہین جنکے مقابلہ مین بخیال اُنکے عالم شعیت لرزہ براندام نظر آئیگا ہم اُن اعتراضات کو اُنہی کی لفظون مین ایک ایک کرکے نقل کرتے ہین جس کے بعد ناظرین اندازہ کرینگے کہ اُنمین کہان تک قوت ہے۔"

پہلا اعتراض "لفظ توحید کہ جو ذات مستجمع صفات و کمالات ہے اُس پر صفت عدل زائد موجودہ کو ماننا توحید کے مصداق ہونے مین تعدد و تثنیہ کو چاہتا ہے اور یہ شرک ہے،

حضور والا! لفظ توحید ذات مستجمع صفات و کمالات نہین ہے، وہ تو ایک دہن سے نکلتی ہوئی پنج حرفی صدا ہے جو مرکب ہے ت و ح ی د سے اور ظاہر ہے کہ لفظ ع دل اُس پر زائد اور اُس سے جداگانہ ہے لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ کے مفاد کے مطابق اسلام کو اسمی و رسمی حیثیت سے رکھنے والے حقیقت ذات احدیت کو لفظ "توحید" مین محدود نہ سمجھین گے تو اور کیا ہوگا۔ ذات باری لفظ توحید کا مصداق بھی نہین ہے اسلئے کہ اسمائے حسنی باری تعالیٰ مین توحید کی لفظ نہین ہے اور نہ اللہ توحید کہنا صحیح ہے مفہوم توحید پر صفت عدل کو زائد

www.kitabmart.in

ماننے کا لازمہ بھی یہ نہین ہے کہ مصداق مین تعدد و تثنیہ پیدا ہو جائے، عالم قادر مرید کارہ حی خالق رازق وغیرہ سب کا مفہوم جداگانہ ہے لیکن مصداق سب کا ایک ہی ذات مستجمع الصفات والکمالات ہے۔"

دوسرا اعتراض "اگر صفت عدل بھی صفات حقیقیہ سے عین ذات ہے تو اقتران وانضمام اس صفت عدل کا موصوف کے ساتھ مستلزم ترکیب ہوگا۔"

اگر جبارت نہو تو عرض کیا جائے کہ اقتران وانضمام کے لئے تغایر کی ضرورت ہے اور ترکیب تعدد کی مقتضی ہے اور جب کہ اس صفت کو مقام مصداق مین عین ذات تسلیم کر لیا تو نہ اقتران وانضمام کی لفظ کا اطلاق صحیح ہے اور نہ ترکیب اس کا لازمہ ہے، بے شک توحید وعدل مین مفہومی فرق ہے جس کے باعث توحید کی لفظ کے بعد عدل کا اعتبار کرنا ضروری ہے

تیسرا اعتراض۔ اگر صفت عدل زائدہ کو قائم لذاتہ تسلیم کیا جائے تو استکمال ذات الٰہی کا بسوئے غیر لازم آتا ہے۔"

بے شک صفت زائدہ ماننے کا لازمہ یہی ہے اور اسی لحاظ سے ہم آپکے ہم مشرب فرقۂ اشاعرہ کی ہان مین ہان ملانے سے قاصر ہین۔ جو صفات باری کو زائد علی الذات سمجھتے ہین لیکن ہم تو صفات الٰہیہ کو عین ذات سمجھتے ہین جس کی بناء پر استکمال بالغیر کا شبہہ

www.kitabmart.in

یہ تھے وہ اعتراضات جنکو بڑے رعد و برق کے ساتھ پیش کیا گیا ہی
مگر ناظرین نے دیکھ لیا کہ اُن مین کتنی طاقت ہے۔

عدل کے قرآنی اصول

اور

مشتہر کی پریشانی

"اصول دین اور قرآن نمبر ۲" مین خداوند عالم کی صفت عدل اور
نفی ظلم کے اثبات مین چالیس آیتین پیش کی گئی ہین، مشتہر نے کافی غور و
خوض کے بعد جب سینتیس آیتون مین مجال دم زدن نہ دیکھا تو صرف تین
آیتون کو بخیال خود مورد اعتراض قرار دیکر چھٹکارا حاصل کرنا چاہا ہے۔

(۱) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان — یقیناً خدا عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

غرض اس آیت کے ساتھ استدلال سے یہ ہی کہ عدل و احسان ایسی
صفت ہے جو خدا کو محبوب و مطلوب ہے، وہ چیزین کہ جنکا خداوند عالم نے
حکم دیا ہے چند قسم کی ہین ایک وہ فرائض عبودیت ہین کہ جو بندون
کے لئے بہ نسبت اپنے خدا کے لازم ہین جیسے نماز روزہ اور اُنکے مقدمات وغیرہ
یہ عباد کے ساتھ مخصوص ہین اور خدا اُنکا عمل پیرا نہین اسلئے کہ وہ کسی بلند و برتر ہستی

www.kitabmart.in

کے ساتھ سلسلۂ عبودیت نہین رکھتا کہ اُسکے فرائض کو ادا کرے، دوسرے وہ باہمی افراد کے روابط و تعلقات ہین جنکی بنیاد اعضاء و جوارح اور جسم و جسمانیات پر قائم ہے مثلاً چار عورتین کرنے کا حکم ان سے خلوت کرنے کا حکم طلاق کا حکم، بچون کو دودھ پلانے کا حکم وغیرہ وغیرہ جنکو معترض نے پیش کیا ہے اُنکا اعضاء جسمانیہ سے متعلق ہونا خود بندون کے ساتھ اُنکے اختصاص کا ذمہ دار ہے خداوند عالم سے اُنکے صدور کی توقع بے موقع ہے۔ تیسرے وہ صفات و کمالات جنکی بنیاد جسمانی تعلقات پر قائم نہین ہے ..... اور اونکا ثبوت باری تعالےٰ کے لئے ناممکن نہین ہے، اُن صفات مین جس چیز کا وہ حکم دیتا ہے خود بھی اُس کے ساتھ متصف ہے، صدق کا حکم دیتا ہے اور خود بھی صادق ہے ومن اصدق من اللہ قیلا وعدہ وفا کا حکم دیتا ہے اور خود بھی وعدہ وفا ہے ان اللہ لایخلف المیعاد ظلم سے منع کرتا ہے اور خود بھی ظالم نہین ہے وما ربک بظلام للعبید، یہان تک کہ صلوٰۃ کا پیغمبر پر اس نے حکم دیا ہے اور خود بھی عامل ہے ان اللہ وملئکتہ یصلّون علی النبی۔ خود اُسکو یہ بات بری معلوم ہوتی ہے کہ کسی چیز کا حکم دیا جائے غیر کو اور خود اُس پر عامل نہو اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم، وہ صفت کہ جو اُسکو محبوب و مطلوب اور اُس کے خلاف طرز عمل مکروہ و مبغوض ہے اُسکا انتفار اُسکی ذات مقدسہ سے اُسکی حکمت

www.kitabmart.in

مطلقہ کو دیکھتے ہوئے چند ہی صورتون سے ہو سکتا ہے ایک یہ کہ وہ اُس صفت کی تحصیل سے عاجز ہے اور اُسکے لئے ممکن نہین ہے کہ وہ اس صفت کو اختیار کر سکے دوسرے یہ کہ وہ اس صفت کے محبوب و مطلوب ہونے سے ناواقف اور جاہل ہے اور تیسرے یہ کہ اس محبوب و ممدوح صفت کو جان بوجھ کر باختیار خود وہ ترک کرتا ہے پہلی صورت عجز اور دوسری جہل اور تیسری عبث و سفاہت و تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا

(۲) وما ربک بظلام للعبید — تیرا پروردگار بندون پر ظلم نہین کرتا"

مشتہر صاحب رقمطراز ہین۔ اول تو قرآن شریف مین لفظ ظلم بہت سے معنون مین آیا ہے یہانتک کہ مقام مدح مین بھی ظلم کا لفظ آیا ہے"

اول تو اس کا ثبوت مشتہر کے ذمہ ہے کہ مقام مدح مین ظلم کا لفظ کہان آیا ہی اسکے علاوہ یہ امر بالکل واضح ہے کہ صفت ظلم جس کی خدا اپنی ذات سے نفی کر رہا ہے اُن معنون مین نہو گی کہ جن کے اعتبار سے مقام مدح مین ظلم کا لفظ آیا ہے بلکہ اُسکے معنی یہان نا انصافی اور بے عدالتی ہی کے ہو سکتے ہین" یہ کہنا کہ "ظلم کا مقابل عدل کب آتا ہی کوئی محاورہ نہین بلکہ ظلم کے مقابل پر رحم لاتے ہین" عربی زبان سے ناواقفیت پر مبنی ہی، ظلم کے وہی معنی تعدی و تجاوز اور وضع الشئ فی غیر محلہ کے ہین اور اسی کے مقابل صفت کا نام عدالت ہے جسکی توضیح سابق مین پوری طور پر ہو چکی ہی رحم کے مقابل قساوت ہے جسکو مفہوم ظلم سے کوئی تعلق نہین۔

www.kitabmart.in

(۳) اشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولو العلم قائما بالقسط۔

خدا اور اُسکے ملائکہ اور صاحبان علم اس امر کے گواہ ہین کہ اُس خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور وہ صفت عدل کے ساتھ قائم و دائم ہے،

اس موقع پر مشتہر صاحب نے اپنے تبحر علمی اور علم نحو اور عربیت مین مہارت کا ثبوت دیتے ہوے حسب ذیل گہر افشانی فرمائی ہے:-

"آیت مین قائما بالقسط حال واقع ہوا ہے ملائکہ اور اولوالعلم کا اور یہ بات نحو میر کے پڑھنے والے بچے بھی خوب جانتے ہین کہ معطوف اور معطوف علیہ ایک حکم مین شامل ہوتے ہین لہذا خدائے تعالے نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اور فرشتہ اور علم والے خدا کی گواہی کے خلاف گواہی دے رہے ہین کہ وہ عادل ہے یہ خدا کو لازم تھا کہ شہادت دیتا کہ مین عادل بھی ہون اور اکیلا معبود بھی ہون۔ یہ عجیب دھاچوکڑی ہے کہ خدا کی گواہی اور ہے فرشتون اور علم والون کی شہادت خدا کی شہادت سے اور ہے"

اس عبارت کے اجزا مشتہر صاحب کے ذہن کی ترجمانی کرتے ہوے کچھ اتنے منتشر اور پریشان ہین کہ اُن کا تطابق و توافق ہمارے مان کی بات نہین، نہ علمی موازین کے اعتبار سے اُنکی ساخت و پرداخت بھی انسان کی

www.kitabmart.in

طاقت سے باہر ہے"

اتنی بات کا سمجھنا شاید دشوار نہو کہ حال و ذو الحال کے درمیان مفرد و جمع ہوتے ہین تطابق ہوتا ہے پھر قائما بالقسط جو مفرد صیغہ ہے وہ ملائکہ و اولو العلم کا جو جمع کے صیغہ ہین حال کیونکر قرار پائیگا؟ اس وحدت و تعدد کے اجتماع کو شاید مشتہر نے نصاریٰ کی توحید فی التثلیث کے گورکھ دھندے سے اخذ کیا ہے، اور جب کہ نحو میر پڑھنے والے بچے بھی واقف ہین کہ معطوف و معطوف علیہ ایک حکم مین شامل ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ ملائکہ و اولو العلم کا عطف لفظ اللہ پر ہے تو جس طرح ملائکہ و اولو العلم کے لئے قائم بالقسط کے حال ہونے کو ثابت کیا گیا ہے وہ خدا کے لئے بھی ثابت ہوگا، یہ بھی قابل غور ہے کہ جب قائما بالقسط ملائکہ و اولو العلم کا حال قرار دیا گیا تو یہ انکی صفت قرار پائے گی، اب معنی کہ ملائکہ و اولو العلم قائم بالقسط ہین پھر یہ معنی کیون کر پیدا ہوے کہ خدا گواہی دیتا ہے کہ وہ واحد ہے کیا ہے اور ملائکہ و اولو العلم گواہی دیتے ہین کہ وہ یعنی خدا عادل ہے اسکے لئے تو ضرورت اسکی تھی کہ قائما بالقسط مشہود بہ واقع ہوتا اور عبارت یون ہوتی کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملئکۃ و اولوا العلم انہ قائم بالقسط

پھر معنوی حیثیت سے یہ امر سمجھنے کے قابل ہے کہ آخر ملائکہ اور ان ہستیون کو جن کو مقام مدح مین اولو العلم سے تعبیر کرکے خود حضرت حق تعالیٰ نے انما یخشی اللہ

www.kitabmart.in

من عبادہ العلماء کے مصداق ہونے کی گواہی دیدی ہے ان سب کو
خدا کے ساتھ کونسی ضد پیدا ہوگئی ہے کہ یہ اُسکے مقابلہ مین گھاس کی لڑائی
لڑ گئے ہین، وہ تو کہرہا ہے کہ مین واحد و یکتا ہون اور یہ خواہ مخواہ اُسکے
برخلاف یہ کہے جارہے ہین کہ وہ عادل ہے۔ ملائکہ کے متعلق تو خود حضرت
احدیت نے فرمایا ہے کہ لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون
پھر یہ آخر جنگ مغلوبہ کیسی خدا اور اُسکے پاک و مقدس ملائکہ اس تہمت سے
بلند و برتر ہین۔

اس دہماچوکڑی کی ذمہ داری تو مشتہر صاحب پر ہے کہ اُنھون نے
خداوند عالم کے معجز کلام کی تفسیر اپنے فہم کے مطابق اس طرح کی ہے کہ وہ نہ قواعد
عربیت پر منطبق نہ فصاحت و بلاغت کے اصول کے موافق اور نہ معنوی حیثیت
سے قابل قبول ہے، اُنھون نے خدا اور اُسکے ملائکہ کو مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی اور اُن کے قادیانی اور احمدی اتباع کے مثل سمجھ لیا ہے،
مرزا صاحب کا دعویٰ مین ہے کہ مسیح بن مریم اور مہدی موعود ہون قادیانی
جماعت کا ادعا یہ کہ وہ نبی بروزی اور ظلی یا نبی حقیقی تھے اور احمدیون
کا قول یہ ہے کہ وہ کچھ بھی نہین بلکہ ایک مجدد مذہب کی حیثیت رکھتے تھے۔
اس دہماچوکڑی کی مثال خدا کے کارخانۂ قدرت اور عالم ملکوت و جبروت
مین ڈھونڈھنا خدا شناسی کا کوئی اچھا مظاہرہ نہین ہے۔

www.kitabmart.in

مشتہر صاحب سورۂ حمد مین صفت عدل کا تذکرہ موجود نہ ہونے کو اس امر کی دلیل قرار دیتے ہین کہ خداوند عالم عادل نہین ہے حالانکہ اگر آنکھین کھولکر دیکھین تو وہین صفت عدل کی گواہی نظر آئے گی پڑھو!

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین دین کے معنی؟ جزاء جزا عدالت کا نتیجہ ہے خدا نے اپنے مالک یوم الدین یعنی صاحب روز جزا ہونے کا اعلان کرکے درحقیقت اپنے عادل ہونیکا ثبوت دیا ہے، واللہ یحق الحق بکلماتہ والذین کفروا حجتہم داحضۃ عند ربہم۔

(ناچیز علی نقی النقوی عفی عنہ)

(از ناحیۂ مقدسۂ قم (ایران)

---

www.kitabmart.in

امامیہ مشن لکھنؤ کے گرانقدر کارنامے

امان حسینؑ کا مذہب۔ یہ وہی مقبول عام رسالہ ہے جسکے شایع ہونیکے بعد سے خواص کے کیمپ میں
رام برپا ہے دوسرا ایڈیشن قریب ختم ہے جلد طلب فرمائیے قیمت ۴ر خرچہ ڈاک ار

شریف قرآن کی حقیقت۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی عظمت اور دیگر کتب سماویہ
مقابلہ میں اسکا اعتبار تحریف قرآن پر فریقین کے نقطہ نظر سے بحث اور ایمان بالقرآن
ی حقیقت، ان تمام مطالب کو انتہائی جامعیت سے بیان کیا گیا ہے قیمت ۵ر خرچہ ڈاک ار

ہود کعبہ۔ یہ رسالہ بھی حضرت سید العلماء مدظلہ کے پانچ بیش بہا مضامین کا مجموعہ
ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف ایک آنہ اور خرچہ ڈاک ۲ دو پیسے۔

وجود حجت۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل عنوانات پر فیصلہ کن بحث کیگئی
ہے۔ مذہب کی بنیاد غیب کے اعتقاد پر غیب پر اعتقاد کا معیار۔ دنیا نے غیب کا
کس کس طرح انکار کیا۔ وجود حجت کی ضرورت اور عقل و نقل سے اسکا ثبوت حضرت
مہدی موعود عجل اللہ فرجہ کی غیبت کے اسرار اور مدعیان مہدویت کے دعاوی پر
سرسری نظر وغیرہ وغیرہ۔ قیمت صرف چار آنے اور خرچہ ڈاک ایک آنہ۔

ملنے کا پتہ

سید ابن حسین سکریٹری امامیہ مشن حسین آباد لکھنؤ

www.kitabmart.in

حجج وبینات

اپنی نوعیت کی پہلی کتاب جو عالم اسلام مین ظاہر ہوئی ہی۔ سالگرہ
عراق مین مشاہد مشرفہ ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم سے جو حیرت انگیز مظاہر
قدرت یعنی معجزات ظاہر ہوے انکے مستند تفصیلی واقعات ذاتی تحقیقات
مستند ذرائع سے تصدیق شدہ معلومات حاصل کرکے ایک جا شایع کر دی
گئے ہین جو ارباب ایمانی کیلئے بصیرت افروز اور تمام مذاہب اقوام کے مقا
مین صداقت وحقانیت کی دلیل ہین۔ یہ کتاب بھی حضرت سید العلما مولا
السید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ کا نتیجہ قلم اور اُن ہی کی
ذاتی تحقیقات اور کاوش کا نتیجہ ہی جو کتاب کی ادبی منزلت اور مستند
اعتبار کی حیثیت کیلئے بہترین ضمانت ہے۔ ۲۰×۲۶ کی تقطیع پر اعلی کاغذ
طباعت کیساتھ تیار ہی اور اسمین متعدد شفایافتہ افراد کے فوٹو بھی شامل
ہین جو کتاب کی دیدہ زیبی اور نیز اسکے اعتبار واستناد مین اضافہ کا باعث
ہوئے ہین۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

سید ابن حسین سکریٹری امامیہ مشن حسین آباد لکھنؤ

www.kitabmart.in



قیمت چھ آنہ

www.kitabmart.in

پیمانۂ عمر

مصنفہ حضرت مولانا سید احمد صاحب قبلہ علامہ ہندی ادام اللہ ظلہ

حسب فرمائش

جناب احمد علی صاحب زیدی الواسطی

www.kitabmart.in

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ احمد

باعثِ تصنیف رسالہ پردہ و اسلام

جنوری ۱۹۲۷ء مین دوست محترم وحبیب مکرم آقای مؤید الاسلام مدیر محترم جبل المتین اور عین الاعیان جناب نواب سید نصیر حسین خان صاحب خیال سے (بہ سلسلہ دورہ بنگال منجانب خدام الحرمین) کلکتہ مین ملاقات ہوئی اور مسئلہ پردہ وحجاب نسوان پر گفتگو شروع ہوئی آقای مؤید محترم نے ایک نمبر جبل المتین کا جسمین یہ گفتگو چھڑی ہوئی تھی عطا کرکے فرمائش کی کہ مین بھی اس موضوع پر کچھ لکھون چونکہ بندہ زادہ خورد سید محمد حسنین سلمہ مرض کالا آزار مین مبتلا تھا اور سخت بیمار تھا اس تردد واضطراب مین ایک مقالہ مختصرہ فارسی مین لکھکر مین نے دفتر جبل المتین کو روانہ کیا اور اردو مین اخبار سرفراز کو چنانچہ سرفراز ۳۱ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۷ء مین مبر مضمون اردو مین شایع ہوگیا لیکن جن بزرگون کی فرمائش پر لکھا گیا تھا اون کے جواب جسب ذیل ہم کو وصول ہوئے:-

www.kitabmart.in

آقای موئید نے خط مورخہ ۲۹ رشعبان ۱۳۴۵ھ مین ہم کو تحریر فرمایا "مقالہ کہ شایان شان جناب مستطاب عالی باشد و باید در حبل المتین درج شود"

اور جناب نواب صاحب نے صحیفہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء مین تحریر فرمایا کہ "ہم آپ کے قلم و زبان سے اس سے بہتر تقریر سُننے کے مشتاق ہین۔"

ہر دو تحریر پاکر ہم مجبور ہوئے کہ باوجود اپنے اس ابتلا و اضطراب کے اس موضوع پر مکمل مضمون لکھین جو سرمایہ تحقیق ہو اور خطاب و شاعری سے پاک ہو الحمد اللہ ایک ہفتہ مین اس مضمون کو ہم مکمل کر سکے اور موصوفین کی خدمت مین روانہ کیا اور توفیقات الٰہیہ و تفضلات نامتناہی خداوندی سے امید ہی کہ یہ رسالہ اس موضوع مین ارباب تحقیق کی نظر مین پسندیدہ ہو۔

میرا پوزیشن

بعد اس مختصر بیان کے مجھکو اپنا پوزیشن بھی واضح کرنا لازم ہے"

مین کون ہون مین قدامت پسند نہین ہون "قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آبائنا" مین سخت مخالف ہون اون لوگون کا جو کہتے ہین کہ ہم نے اپنے اباواجداد کو جس روش پر پایا وہ ہمارے واسطے کافی ہی باوجود اس کے مین قوانین الٰہیہ کے ابدی، دائمی، لازوال، ہونے کا معتقد ہون۔ اوس کی مخالفت کو تباہ کن و مہلک سمجھتا ہون۔ زندگانی دنیا اور تمدن کیلئے

www.kitabmart.in

موٹر اور ایرو پلین کی تیز رفتاری کو بھی دھیما سمجھ کر اس سے زائد دنیا کی رفتار کو تیز دیکھنا چاہتا ہون۔

جدت پسند بھی نہین ہون "ان اللہ لا یغیر بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم" مزاج عقلی کا بگاڑنے والا اور نظام قومی کی روح کا فنا کر دینے والا بیشک تغیر نفوس کا ہے۔ جو بے سمجھی کی تجدد و جدت پسندی سے ہوتا ہی اور یہی قومون کے زوال و فنا کا راز ہے۔ جہان تک روح قومی فنا نہ ہو بس اسی جدت طرازی کو جائز سمجھتا ہون۔ آثار قدیمہ کی عزت اور روح فطری کی قدامت کا پرستار ہون

اشتراکی بھی نہین ہون "فضلنا بعضکم علی بعض" ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتا ہون اور فضیلت کیلئے ایک جداگانہ استحقاق وحق کا مطالبہ کرتا ہون اور اوس مساوات و آزادی کو قومون کی ہلاکت و تباہی کا باعث سمجھتا ہون جس اشتراکیت مین دنیا مبتلا ہو رہی ہی۔ مگر ساتھ ہی اوس مساویانہ حق کا عاشق ہون جو نظام عدل پر قائم ہو اور جو قانون خدا نے فطرت کی تصدیق مین معین کر دیا ہے۔

پھر مین ہون کیا

مین مسلمان ہون اور مذہب کا پرستار ہون "کل حزب بما لدیہم فرحون" اور اپنے مذہب کو اٹل و غیر فانی سمجھتا ہون۔ اور ہر احتیاج، ہر تمدن، اور ہر عہد کے ما یحتاج مین رہبری کا مذہب ہی کو اپنے لیے منجی سمجھتا ہون اور مذہب مین رہ کر

www.kitabmart.in

ہر ترقی کو فریضۂ انسانی اور فریضہ مذہبی سمجھتا ہون - اس وقت متمدن دنیا کی ترقی جس نظام شمسی مین محدود ہے۔ اوس کو مذہب اسلام نے قید خانہ کہا ہے۔ اسلامی ترقیون کے لیے دوسرے نظامون مین گذرنے کی ضرورت ہی "الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر"، مسلمانون کا ہاتھون پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا اسلام کی تعلیم نہین ہے مسلمانون کا تنزل اپنے مذہب سے بے پروائی کا نتیجہ ہی موجودہ تمدن نے اگر ہوائی جہاز نکال کر صرف فضاء آسمانی کی سیر کی ہے۔ تو اسلام یہ چاہتا ہے کہ "پورنیس" اور "نیپچون" بلکہ اون سے بلند نظامون مین بھی پھرنے کے وسائل پیدا ہو جاوین۔

یمن کا منجم خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین حاضر ہوتا ہے آپ فرماتے ہین مین تجھکو مدینہ کے اوس عالم کا پتہ دیتا ہون جو ایک ساعت مین اتنی سیر کرتا ہے۔ جتنی سورج ایک سال مین سیر کرتا ہے۔ (دیکھو ہماری فلسفۃ الاسلام ہیئۃ صفحہ ۱۵۲ مین حرکت آفتاب کو جتنی کہ وہ عالم قطع کرتا ہے۔ بارہ ہزار عالمون کو جو تمھارے عالم کے مانند ہین۔ (بصائر الدرجات بحار الانوار، اختصاص)

امام زین العابدین علیہ السلام ایک منجم سے فرماتے ہین (مین تجھکو ایسے شخص کو بھیجواؤن جس کی سیر اتنے عرصہ مین جتنی دیر تجھکو میرے پاس آئے گذری چودہ عالمون مین ہوئی ہو اور ہر عالم اس دنیا سے تین حصہ بڑا ہے اور

www.kitabmart.in

دہ مین ہون (بحار الانوار، بصائر الدرجات، شرح صحیفہ کاملہ، اختصاص)
اسلام جن ترقیون کو چاہتا ہے۔ اب تک متمدنین نے اوس کا تصور
بھی نہین کیا ہے۔

مسئلہ حجاب کا حل دو مسئلون پر موقوف ہے،

بعد اس کے کہ مین نے اپنی پوزیشن
کو بتا دیا اب مسئلہ حجاب پر
بحث کو شروع کرتا ہون لیکن اس مسئلہ کو دو مسئلون کی تحقیق پر منحصر سمجھتا ہون
جن مین ایک مسئلہ مساوات ہے جس سے بے حجابی نے جنم لیا ہے دوسرے
یہ کہ عورت کی اسلام مین کیا پوزیشن ہے۔ ان ہی دونون مسئلون پر تفصیل
سے مجھکو اس رسالہ مین بحث کرنا ہے۔ ہر چند مقصود ان اوراق مین
مسئلہ حجاب پر بحث تھی لیکن مناسب معلوم ہوا کہ اشیا کی دیگر ضروریات
پر بحث ہو اور اخلاق و تمدن کی اصلاح کے لیئے ایک دستور العمل مرتب
کردون اور ضروریات زمانہ کو سمجھا دون۔ (وما توفیقی الا باللہ)

سید احمد نقوی لکھنوی

www.kitabmart.in

پردہ و حجاب

(۱) فطرت کی تعلیم

جب انسان ایک وحشی زندگی کے دور مین تھا جس کو عصر حجری کہا ہے۔ اور جس کے پاس بجز فطرت کوئی معلم و مودب نہ تھا۔ اسی وقت سے فطرت نے اوس کو تدریجی ارتقاء اخلاقی سے عروج و ترقی دی اور اوس کو ستر و حجاب کا خیال پیدا ہوا۔ جس کو اُس نے بہت سادہ طریقہ سے جسم کو رنگین اور خاکستری کر کے بجائے لباس اختیار کیا تھا۔ چنانچہ آج تک بعض مقامات پر وحشی اپنے تمام جسم کو رنگ لیتے ہین۔ ہندوستان کی فقرا اور جوگی اس وقت بھی بھبھوت ملتے ہین۔ ابتدا ارتو اس رسم کی محض حجاب و ستر کی خاطر ہوئی جس مین صرف جلد و بشرے کا خلقی رنگ روپ چھپایا گیا تھا مگر بعد مین اس خاکی لباس کی تزئین و خوشنمائی کی بھی سوجھی اور یہ دوسرا دور ارتقاء اخلاقی کا ہے۔ اس بھبھوت مین بھی مختلف تزئینین ہوتی رہتی تھین بعض اقوام نصف چہرہ سُرخ اور نصف نیلا رنگتے تھے۔ اور بعض امریکہ کی بومی قومین سُرخ سفید لکیرین جسم پر بنا کر منقش کرتے تھے اہالیان اسٹرالیا صرف سفید رنگ

www.kitabmart.in

استعمال کرتے تھے۔

دور ثانی مین انسان نے برہنگی و عریانی کے دور کرنے مین کوشش کرکے لباس کی ایجاد کی پتون اور چھالون سے ستر کیا۔ اور ابھی تھوڑی مدت گذری ہے۔ کہ اہالیان "نگپور" قوم "جوانگ" پتون سے ستر کرتے تھے اور سالانہ عید مین جو مدراس کے قریب ہوا کرتی تھی اس قوم کی عورتین اپنے لباس خانگی کو جدا کرکے چھال سے بنے ہوئے کپڑے پہن کر عید مناتی تھین۔

چھال کا سادہ ترین لباس یہ تھا کہ چھال درخت سے اُدھیڑ کر جسم پر لپیٹ لیتے تھے۔ ذرا زائد متمدن وحشی تنہ درخت سے چار پانچ فٹ کا بوٹا کاٹ کر مسلم پوست جدا کرکے چند روز پانی مین بھگوتے جب وہ نرم ہوجاتا تو بجائے آستین دو سوراخ کرکے پوستین جسم کا بنا لیتے تھے۔

اب تک ہندوستان مین ہندو دہرم کے فقرا و صحرانشین پتون کا لباس پہنتے ہین۔ بعض جزائر باسفیک مین درخت کی چھالون کو کوٹ کر نرم کرلیتے ہین اور رنگون سے منقش کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور جزیرہ نشینان بحر جنوب تمام ملبوسات گھاس سے بن لیتے ہین۔ اور باوجود کمال تمدن یورپ والے اب تک موسم گرما مین گھاس کی بنی ہوئی ٹوپی استعمال کرتے ہین۔ جو قدیم زمانہ کی یادگار اب تک باقی ہے۔

امریکائے جنوبی کی وحشی قوم چمڑون مین حیوانات کی نوکدار ہڈیون

www.kitabmart.in

سے سوراخ کرکے ریسمان سے سی کر لباس درست کرتے تھے استخوانی سوزن فرانس کے غارون سے اب تک برآمد ہوتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے مین وہان بھی چرمی لباس مستعمل تھا اسکیمو قومین آج تک چرمی لباس استعمال کرتی ہین۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اقوام عالم نے اخلاقی ارتقا سے دور حاضرہ مین اس طرح سے ترقی کرکے قدم دھرا ہے۔ اور آج سے ہزارون سال پیشتر جب انسان صرف حیوانی و وحشی زندگی بسر کرتے تھے۔ اوس وقت سے اون کو ستر و حجاب کا خیال تھا عقل و فطرت نے اون کو یہ سبق پڑھا رکھا تھا "یابنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواتکم و ریشا و لباس التقوی ذلک خیر" بنی آدم کے لیئے خدا نے لباس اوتارا فطری ضروریات پورا کرنے اور ماحول سے مناسبت پیدا کرنے کیلیئے تاکہ وہ اپنی برہنگی کو ڈھانپے اور زینت ہو۔ اور تقوی کا لباس تمام فیشنون مین بہترین فیشن ہے۔

آثار قدیمہ کے مجسمہ اور بت بھی عریان و برہنہ نہین ہین بلکہ ایک طرح کے لباس سے ملبس ہین جن کے زن و مرد کے لباس مین بھی امتیاز و فرق ہے۔ معلوم ہوا کہ لباس کی ایجاد و اختراع فطرت نے محض جسم کی عریانی چھپانے کے واسطے کی ہے۔ فطرت حیوان کو عریان نہین دیکھنا چاہتی پوشش و لباس اور دم سے ستر کیا گیا۔ اور عقل انسان کی برہنگی

www.kitabmart.in

سے نفرت رکھتی ہی۔ تمدن کی ترقی اور اخلاق کی ترقی کے ساتھ ساتھ جسم کی پوشش مین ترقی و اضافہ ہوا ہے۔

"فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم" فطرت الہی کے قائم ہوجانے کے بعد فطرت تو نہین بدلتی اور وہی فطرت الہی دین قیم ہوتا ہے لیکن فطرت الہیہ کی مخالفت انسان کے ہاتھون اور اوس کی جدت طرازیون کے ماتحت ہوتی ہی۔ خدا نے تو فطری راستون کو پیدائش کے وقت ہی بتا دیا ہے یہ انسان کا کام ہی۔ کہ شکر گذار ہو یا کہ کفران کرے "انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا"۔

خلاصہ یہ ہے کہ حجاب دستر فطری ہی جس کا جی چاہے اوس کو بدلے۔

(۲) مذہب کی مداخلت

مذہب نے اس فطرت مین کوئی تبدیلی اور کوئی مداخلت نہین کی بلکہ فطرت کی صرف تصدیق کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی فیشن کوئی کپڑا مخصوص نہین کیا اور جتنی بھی مداخلت کی وہ صرف ارتقار تمدن کی غرض سے۔ انسانی مخلوق کی دو بڑی قسمون مرد و زن کی تعیین حقوق و تمدن نسوانی و تمدن رجالی کی تشخیص و تعیین کی غرض سے جو آیندہ ہم مفصل بیان کرینگے دیکھو "بقرہ" جو بعد مین زوجہ حضرت اسحاق ہوئین حضرت اسحاق کو دیکھکر نقاب سے منہ چھپانا۔ توریت پیدائش باب ۲۴-۱ آیت ۶۶ سے

www.kitabmart.in

واضح ہوتا ہے۔

اور عورت مرد کا لباس نہ پہنے۔ مرد عورت کا لباس نہ پہنے خدا اس سے نفرت کرتا ہی۔ توریت استثنا رباب ۲۲۔ آیت ۵ مین مذکور ہے۔

صیہون کی رہنے والی عورتین شوخ چشمی و مستانہ رفتار سے اٹھلاتی راستون مین پھرتی تھین بے برقع و سر برہنہ خدا نے ان سے بیزاری جتائی اور عذاب سے ڈرایا (دیکھو یسعیاہ باب ۳۔ آیت ۱۶ لغایتہ ۲۴۔

قرآن مجید نے بھی اس کو دہرایا ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی" رسول کی بی بیان مسلمانون کی مانین جو اخلاقاً امت کی عورتون سے بہتر تھین اور احکام شرع اور فرائض مذہبی سے واقف ترا ون کو گھرون مین بٹھالا گیا ہے۔ تو عام عورتون کا کیا ذکر ہے۔

انجیل جس نے تمام احکام شرع کا خاتمہ کردیا۔ اور پولوس مقدس جنھون نے یک لخت تمام قیود و رواسم مذہبی پر قلم پھیر دیا۔ وہ بھی ایک خط مین قرنتیون کے نام باب ۱۱۔ آیت پانچ مین لکھتے ہین کہ ہر عورت جو سر بن ڈھانپے دعا یا نبوت کرتی ہی اپنے سر کو بیحرمت کرتی ہی۔ کیونکہ سر منڈے ہوئے کے برابر ہے۔ سو اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو اس کی چوٹی بھی کٹ جاوے اور جو عورت چوٹی کٹنے یا سر منڈنے سے بیحرمت ہوتی ہی تو اوڑھنی اوڑھے

اسی خط کے جابجا اقتباسات حسب ذیل ہین۔ عورت کا سر مرد ہے

www.kitabmart.in

عورت مرد کا جلال ہے۔ کیونکہ مرد عورت سے نہین بلکہ عورت مرد سے ہے
اور نہ مرد عورت کے لیئے بلکہ عورت مرد کے لیئے پیدا ہوئی ہے۔ اس لیئے
عورت کو چاہیئے کہ فرشتون کے سبب اوس کے سر پر مرد کا اختیار ظاہر ہو
تم آپ ہی انصاف کرو کیا مناسب ہے۔ کہ عورت بغیر سر ڈھانپے خدا سے دعا
مانگے یا کیا طبیعت آپ تم کو نہین سکھلاتی ہے کہ اگر مرد چوٹی رکھے تو یہ اوس
کی بیحرمتی ہے۔ پھر اگر عورت کے لمبے بال ہون تو یہ اوس کی زینت ہے
کیونکہ بال اوس کو پردے کے عوض دیئے گئے ہین۔ لیکن اگر کوئی تکراری
معلوم ہو تو (جان لے کہ) نہ ہمارا نہ خدائی کلیسیاؤن کا یہ دستور ہے"

کس قدر صاف و صریح پردے کا حکم ہے اور صرف دعا سے مخصوص ہونا
عیسائیون کی ہٹ دھرمی ہے۔ (دیکھو پوری بحث ہماری کتاب بین
حمایت الاسلام جلد ۲ صفحہ ۶۸ لغایتہ ۷۰)

قرآن مجید نے بھی اس حکم پر صاد کیا ہے "یا ایھا النبی قل لازواجک
وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن الآیۃ" یہ پردہ نہین تو اور
کیا ہے۔ سر ہی ڈھکنا مقصود ہوتا تو ٹوپی عمامہ کافی تھا۔ اوڑھنی کی خصوصیت
نہ تھی۔

اسلام مین تو یہان تک ہے کہ حکم ہوا امت کو رسول کی ازواج طاہرات
سے جو کچھ مانگنا ہو پردے کے باہر سے مانگو "واسئلوھن من وراء حجاب"

www.kitabmart.in

نقاب پوشی کسی ہندوستان کی طرح ازواج نبی کو گھر کی چار دیواری مین پردے بٹھالا ہے۔ اور یہی سیرت خاندان رسالت کی ہے۔ تاریخی شہادت اس کے خلاف نہین ملتی پھر پردے سے کون مذہبًا انکار کرسکتا ہے۔ اگر آیات قرآنی مین تاویلات کرکے پردہ وحجاب مٹایا جائے تو اوس کا کیا جواب ہوگا کہ پردہ وحجاب جبکہ مضر تمدن اور خلاف اخلاق اور عورتون سے بے انصافی کہا جاتا ہے۔ تو قرآن وحدیث نے اس مذموم رسم کو کیون نہ روکا اور صریح حکم دیکر عورتون کو آزاد و بے حجاب کیون نہ بنا دیا۔ ایک سچا مسلمان کیا جواب دے سکتا ہے۔ اسی طرح سے شریعت امم سابقہ مین جبکہ پردہ وحجاب تھا تو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ کس وجہ سے اوس کی مخالفت نہ ہوئی۔

(۳) ایک غلطی کا ازالہ

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عورتون سے حجاب کیون مخصوص ہے یہ غلط ہے مرد و عورت دونون کے لیئے اسلام مین پردہ وحجاب ہے جیسا کہ فطرت مین ہے قرآن مجید کا صریحی ارشاد ہے "وقل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن" زن و مرد دونون کو آنکھ اٹھا کر نظر کرنے کی برابر سے ایک ہی حکم مین ممانعت ہے عورت کے لباس مین صرف اوڑھنی کا اضافہ

www.kitabmart.in

کیا گیا ہے۔ کیونکہ اوس کے بناؤ سنگار کو بھی چھپانا مقصود ہے عربیت سے جہالت اور قرآن مجید سے ناواقفیت کی دلیل ہے اگر اس آیت مین "غض بصر" سے کچھ اور مراد لین بجز آنکھ بند رکھنے آنکھ موندنے آنکھ میچنے کے جس ہندی محاورے مین کہو یہی معنے ہون گے اب بتاؤ زن و مرد کا آنکھین بند کیئے پٹی باندھے اندھون کی طرح لاٹھی پکڑے چلتے رہنا کیا قرآن مجید کی ایک ظالمانہ خواہش ہین ہے۔ تمام آنکھون والون کو اندھا بنا دینا یہ کیسی تعلیم ہوئی اسی ظلم و نا عاقبت اندیشی کے لیئے نقاب پوشی اور حجاب قرار دیا گیا ہے۔ جس مین "غض بصر" کا پورا فائدہ بھی اور معطلیت و تمدن و کاروباری دنیا مین کوئی مزاحمت بھی نہین ہے۔ اور عدل سے بھرپور ہے جس غرض کو "من وراء حجاب" "وقرن فی بیوتکن" اور "ولیضربن بخمرھن" اور "یدنین علیھن من جلابیبھن" سے بیان فرما دیا ہے۔ بجز تاویلات رکیکہ اور کیا معنے ان الفاظ کے ہو سکتے ہین۔ عربی جاننے والے اس سے انکار نہین کر سکتے۔ اور یہی سیرت صحابیات اور اولاد رسول و ازواج رسول کی ہے۔ تاریخ اٹھا کر دیکھو۔ غرضکہ سلسلہ نبوت کے شروع ہونے کے وقت سے نزول قرآن مجید تک اہل دین و دیانت مذہب مین پردہ و حجاب رہا اور زن و مرد کے لباس مین فرق کیا گیا۔ فیشن کی تعیین اور بازارون کی لباس مین تعیین اسلام نے نہین کی